إعلام الأذكياء بإثبات علوم الغيب لخاتم الأنبياء

تصنیف

سراج العلماء ابو الذکاء سراج الدین

علامہ سلامت اللہ محدث رامپوری متوفی ۱۳۲۸ھ

مصدقہ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت

امام احمد رضا خان محدث بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ

تخریج و تحقیق

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

ناشر: انجمن ضیاء طیبہ

قال اللہ تعالیٰ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شی

الحمد للہ کتاب تصنیف نصاب مصدق بتصدیقات علمار کرام مزین ہوا

فضلاء عظام نافع جملہ خواص و عوام مثبت علم غیب رسول سید الانام

علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الیٰ یوم القیام اسمے

سنہ ۱۳۲۰ھ

اعلام الاذکیاء

باثبات علوم الغیب لخاتم الانبیاء

جناب مولانا مولوی محمد سلامت اللہ شاہ صاحب

سنہ ۱۹۰۲ء

حسب فرمائش جناب مولوی محمد عماد الدین صاحب سنبھلی - باہتمام

جناب مولوی حافظ محمد احمد علیخانصاحب شوق دام ظلہم

مطبع احمدی کوچہ لنگرخانہ ریاست رامپور میں زیور طبع سے مزین ہوکر شائع ہوئی

حاشیہ پر خلاصہ ترجمہ جناب مولوی محمد علیم الدین صاحب اسلام آبادی شاگرد رشید مصنف رحمہما اللہ مرقوم ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

ضیائی سلسلہ اشاعت : 84

نام کتاب : اعلام الاذکیاء باثبات علوم الغیب لخاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصنف : سراج العلماء رئیس المحققین حضرت علامہ ابوالذکاء سراج الدین سلامت اللہ رامپوری علیہ الرحمۃ

مصدقہ : اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت، مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ

تخریج، تحقیق وتحشیہ : مفتی محمد اکرام المحسن فیضی مدظلہ

ضخامت : 168 صفحات

تعداد : 1000

سن اشاعت : فروری 2013ء

کمپوزنگ وسرورق : محمد ذیشان قادری

طباعت :

ہدیہ :

ناشر : ضیائی دار الاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

انجمن ضیاءِ طیبہ

B-1، بلاک 7-8، شادمان اپارٹمنٹ، شبیر آباد سوسائٹی، KCHS، کراچی۔

Anjuman Zia-e-Taiba

B-1, Shadman Appartments Block 7-8,, Shabirabad Society, KCHS, Near Bloch Pull Karachi.

Ph: 92(21) 34320720, 34320721 Fax: 92(21)34893350

E-mail: info@ziaetaiba.com , Url: www.ziaetaiba.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

بسم الله الرحمن الرحیم

فہرس

پیش گفتار

از: حضرت علامہ نسیم احمد صدیقی نوری
خادم ضیائی ریسرچ لائبریری

اللہ رب سیدنا محمد صلی علیہ وسلما
نحن عباد سیدنا محمد صلی علیہ وسلما

انجمن ضیاء طیبہ
www.ziaetaiba.com

اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسان کریمانہ ہے کہ جس نے اپنے پیارے محبوب اور جمیع موجودات کے مطلوب حضور اقدس رحمۃ اللعالمین ﷺ کے انوار وتجلیات سے کل کائنات (مادّی وغیر مادّی) تخلیق فرمائی اور ہمیں اس نبی محتشم، محبوب معظم ﷺ کی غلامی کا شرف عطا فرمایا۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ کا عرفان بھی عطا فرمایا۔ آقائے کائنات، محسن موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی معرفت محض بنی نوع انسان ہی کو نہیں بلکہ تمام وجمیع عالمین کو حاصل ہے۔

عالم کونیات و مغیبات، فلکیات و سیّارات، ملکیات و بشریات، جنات و حیوانات اور نباتات و جمادات، میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہچانتے ہیں۔

شائقین مطالعہ! دنیا اور اس میں بسنے والے خود نمائی کے جذبات سے رنگے ہوئے ہیں، لہٰذا اہل دنیا یہ خواہش رکھتے ہیں کہ انہیں سب جانیں......سب پہچانیں......سب مانیں......''عارف'' و ''متعارف'' کا رشتہ دوطرفہ نہیں ہوتا۔ عارف اپنی ذاتی پہچان سے ماوراء اپنے مقصود و مطلوب کو جانتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ''معروف'' بھی اپنے عارف کی معرفت کا محتاج ہو، اس لئے کہ بالعموم ''معروف'' شان بے اعتنائی کے باعث غرور و تکبر کا حامل ہو کر اپنے عارف سے لا پرواہ ہوتا ہے۔

یہ رنگ اور یہ ڈھنگ اس بے ثبات دنیا کے ہیں۔ کیونکہ اسی بے ثباتی کی وجہ سے نہ تو ''عارف'' کو ثبات حاصل ہے اور نہ ہی ''معروف'' کو ثبات حاصل ہے۔ جس کے نتیجے میں کبھی ''عارف'' اپنے درجہ سے نکل کر ''معروف'' کے درجہ میں صعود کرتا ہے اور کبھی ''معروف'' اپنے درجہ سے زوال کا شکار ہو کر پستی میں ورود کرتا ہے۔ یہ بلندی و پستی، نشیب و فراز، مدوجزر اور عروج و زوال کی داستانیں جغرافیائے عالم میں ہر کس و ناکس کی بصارت و سماعت سے خارج نہیں ہیں۔

قارئیں محترم! اہل دنیا نے جو اسلوب اختیار کیا ہے اس کے برعکس اسلوب ''شاہد، ایجادات عالم'' نے رکھا ہے (واضح رہے کہ فقیر راقم السطور کے نزدیک ''شاہد'' سے مراد وہ ذات اقدس ہے جو خلق میں اول اور رسل و ملک میں اول ہے۔

www.ziaetaiba.com

''عارف'' بھی ہیں اور معروف بھی۔ ہر کس و ناکس جو آپ ﷺ کو جانتا ہے آپ ﷺ اس کے علم و معرفت سے بدرجہا زیادہ اسے جانتے ہیں۔ دنیا نے ''بدایت وخلقت'' اور ''عدمیت تا وجودیت'' کا عمل مشاہدہ نہیں کیا، جبکہ مونس آقا اور محسن مولا ﷺ چالیس ہزار عالمین (عوالم) کی تخلیق کے شاہد ہیں۔ بس ......بس ......فقیر کو کہنے دیجئے کہ جب آپ ﷺ کو موجودات عوالم جانتے ہیں تو آپ بھی انہیں بدرجہ اتم جانتے ہیں۔ آپ کیلئے کوئی غیب نہیں، آپ سے کوئی پوشیدہ نہیں...... ہر شئے کی بدایت، ہیئت، ماہیت، ساخت اور کیفیت کچھ بھی میرے آقا ﷺ سے مخفی نہیں۔ ماکان و ما یکون کا علم رکھتے ہیں۔ حواران جنت، غلمان جنت اور نعمان جنت کا مشاہدہ بھی فرماتے ہیں اور جملہ مغیبات کا علم بھی رکھتے ہیں۔ اہلبیت اطہار، اصحاب ابرار اور اولیاء کبار کے نزدیک '' عقیدۂ علم غیب'' سے متعلق یہی نظریہ راسخ رہا ہے جس کی ترجمانی امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے یوں فرمائی ہے

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا ❁ جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں درود

www.ziaetaiba.com

مصنف العلام حضرت سلامت اللہ رامپوری علیہ الرحمۃ نے اسلامیان برصغیر کی راہنمائی کیلئے اس عظیم الشان کتاب کو ۱۳۲۰ھ میں تصنیف فرمایا تھا، یہ وہ زمانہ تھا جب منبع علوم وحکمت، نبی رحمت ﷺ کے علم غیب پر چند نام نہاد علماء دراصل مولویانِ دیوبند بدعقیدگی کا پرچار کر رہے تھے، اور بلا کسی دلیل، یہ کفر تک بک رہے تھے اور لکھ رہے تھے'' آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول

زید صحیح ہوتو دریافت طلب امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہرصبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کوکسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے'' (حفظ الایمان ص ۸ مولوی اشرفعلی تھانوی، مطبوعہ دیوبند)

معاذ اللہ......ثم......معاذ اللہ......رسول اکرم نبی محتشم ﷺ کی بارگاہ عظمت پناہ میں کیسی صریح گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ:

﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾

تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اورانجان

(پارہ:۲۳ سورۃ:الزمر، آیت:۹)

قارئین محترم! کس قدر بے ادبی ہے کہ حضور پرنور، شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ''علم'' کو نابالغ، پاگل، حیوانات اور جمیع حشرات الارض یعنی کیڑوں مکوڑوں سے تشبیہ ونسبت دی جارہی تھی اور آج بھی ایسے بدبخت گستاخ موجود ہیں۔

جبکہ متذکرہ آیت مقدسہ سے وضاحت ہورہی ہے کہ عالم اور غیر عالم میں...... صاحب بصارت اور محروم بصارت میں درجہ بندی ہے، اسی طرح مسلم وغیر مسلم، ولی

اور غیر ولی، صحابی اور تابعی، رسول و نبی اور غیر نبی میں درجہ بندی اور حفظ مراتب اللہ تبارک وتعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں۔ سرکار حبیب کبریا خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ عظمت پناہ میں مختلف جہات و انداز سے گستاخانہ طرز عمل و روش برصغیر میں دیوبندیوں، وھابیوں، قادیانیوں، چکڑالویوں اور نیچریوں نے اپنائی ہوئی تھیں۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''براہین قاطعہ'' اپنے شیخ مولوی رشید احمد گنگوہی کے حکم پر تحریر کی، جس کے صفحہ ۵۵ پر یہ کفریہ عبارت مرقوم ہے، ''الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر علم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔''

معاذ اللہ......ثم معاذ اللہ......(نقل کفر کفر نباشد)۔ گستاخوں اور شاتموں کے ان اکابرین فی النار خالدین کی متذکرہ گستاخیاں محض ایک جھلک ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب سے متعلق ملت اسلامیہ کے متفقہ و مسلمہ عقیدہ سے بغاوت و فرار کا اظہار ہے، جبکہ پیارے آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے جملہ محاسن و مناقب اور کمالات و مراتب کے یہ منکرین، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت پر اصرار کرتے ہوئے، نورانیت مقدسہ کا انکار کرتے ہیں، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات و تصرفات کا انکار کرتے ہیں اور کبھی افضلیت، اوّلیت اور ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں۔

www.ziaetaiba.com

قارئین محترم! اسلامیان برصغیر کے معتقداتِ راسخہ کو چیلنج کرنے والے بے ادب اور گستاخ مولویوں نے متعدد کتب و رسائل مثلاً ''تحذیر الناس''، ''فتاویٰ رشیدیہ''، ''تقویۃ الایمان''، ''صراط مستقیم''، ''بلغۃ الحیر ان''، ''تفسیر ثنائی''، ''تفسیر ستاری''، ''جواہر القرآن''، ''فتاویٰ اشرفیہ''، ''امداد الفتاویٰ''، ''مقالات سرسید''، ''تفسیر القرآن علیگڑھی''، ''فتاویٰ نذیریہ'' نذیر حسین دہلوی غیر مقلد، ''کتب مرزا غلام قادیانی'' میں، کسی مقام پر انبیاء والمرسلین، علیہم السلام اجمعین کے عصمت کے منافی عبارات لکھی گئی ہیں، تو کسی مقام پر سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کی بے مثلیت کو یوں چیلنج کیا کہ حضور انور شفیع محشر ﷺ کی ذات اقدس کو گاؤں کے چودھری اور بڑے بھائی پر قیاس کیا جائے۔ میلاد شریف کی عظیم الشان محافل کو شرک و بدعت کا عنوان دے کر اس سے استفادہ حرام اور ہندوؤں کے تہوار ''دیوالی'' اور ''ہولی'' کی پوریاں کھانا جائز قرار دیا گیا۔ جگر گوشۂ بتول نواسہ و ریحان رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں بنائی گئی پانی و شربت پینے کی ''سبیل'' حرام اور ہندوؤں کی سودی رقم سے بنائے گئے ''پیاؤ'' کا پانی پینا جائز قرار دیا گیا۔ سرسید علیگڑھی نے رسول ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کے ارتکاب کے علاوہ، بیت اللہ شریف کو ''کالا کوٹھا''، حوران جنت کو ''طوائفیں''، جنت و دوزخ کو انسانی مزاج کا ''تخیل'' اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے یقینی وجود مسعود کو بھی تخیل قرار دیا ہے۔ دیو بند کے بعض دریدہ دھن مثلاً مولوی اسماعیل دہلوی نے ''یکروزی'' فارسی تالیف صفحہ ۱۷ پر اللہ سبحانہ تعالیٰ کیلئے جھوٹ

www.ziaetaiba.com

بولنا امر ممکنہ قرار دیا۔ اور ایسا ہی مولوی محمود الحسن (نام نہاد شیخ الھند) نے کتاب "الجہد المقل فی تنزیہ المعز والمزل" کے صفحہ ۴۱ پر اللہ تعالیٰ کیلئے جھوٹ بولنا ثابت کرنے کیلئے غیر منطقی اور مکروہ دلائل جمع کئے ہیں۔

قارئین کرام! برصغیر کی دھرتی پر تیرہویں صدی کے اوائل سے ہی بدعقیدگی کی مسموم ہوا مصنوعی طور پر چلائی گئی، مولوی اسماعیل دہلوی، احمد رائے بریلوی اور مولوی عبدالحئی وغیرہ نے حجاز مقدس سے محمد بن عبدالوھاب نجدی کے فاسد معتقدات کو عقیدۂ توحید کی آڑ میں اسلامیان برصغیر پر مسلط کرنے کی ناپاک و مذموم کوشش کی۔ فاسد معتقدات کی آلودگی سے اسلامی عقائد کو محفوظ رکھنے کیلئے اللہ جل شانہٗ نے امام المتکلمین حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی، سیف اللہ المسلول حضرت شاہ فضل رسول بدایونی اور التقی الفاضل والنقی الکامل حضرت علامہ نقی علی خاں، رئس العلماء حضرت علامہ ارشاد حسین رامپوری، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی اور حضرت علامہ سلامت اللہ رامپوری رحمہم اللہ اجمعین کو وابستگان اہلسنت و جماعت کے محسنوں کے طور پر ظاہر فرمایا۔ ان بزرگان ملت اور ان کے تلامذہ وخلفاء نے عملاً بدعقیدہ مولویوں کا علمی، نظریاتی اور فکری تعاقب فرمایا، جس کے نتیجہ میں عقائد اسلامیہ محفوظ رہے اور گستاخ و بےادب مولویوں کو لگام پڑی۔

عمدۃ المحققین حضرت علامہ سلامت اللہ رامپوری قدس سرہ القوی، قطب الارشاد، استاذ الاساتذہ، رئس العلماء حضرت مفتی ارشاد حسین رامپوری علیہ الرحمۃ کے تلمیذ

www.ziaetaiba.com

خاص اور خلیفہ خاص تھے اور حضرت مفتی ارشاد حسین رامپوری علیہ الرحمۃ مجدد الف ثانی کی اولاد میں سے تھے اور سلسلہ نسب یوں تھا، ارشاد حسین بن احمد بن محی الدین بن فیض احمد بن کمال الدین بن درویش احمد بن زین بن یحییٰ بن احمد عمری سرہندی، حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی امام الطریقہ مجددیہ نقشبندیہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی اولاد میں سے تھے۔

حضرت العلام مفتی سلامت اللہ رامپوری علیہ الرحمۃ علوم شرعیہ (عقلیہ ونقلیہ) اور علوم باطنیہ کے جامع تھے، حافظ قرآن، مفسر قرآن اور محدث وفقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ، اصفیاء اور اتقیاء کیلئے بھی راہنما کا درجہ رکھتے تھے۔ ہمیشہ عزیمت کی راہ پر گامزن رہے، مسلک حقہ مذہب مہذب اہلسنّت و جماعت پر متصلب رہے۔ اپنے تقویٰ، زہد و ورع، توکل علی اللہ، استقامت فی الدین اور قناعت کے باعث قرون اولیٰ کی مثل معلوم ہوتے تھے، نہایت سادگی سے زندگی بسر کی۔ غرباء سے قریب اور اُمراء سے بعید رہتے۔ فاسقوں اور فاجروں سے مجتنب رہتے۔ جو داڑھی مونڈاتا یا یکمشت سے کم کرتا یا موچھوں کو بڑھاتا اور جو انگریزی تہذیب اختیار کرتا، اسے اپنے احباب کی صف سے خارج فرما دیتے تھے، ایسے غیر متشرع افراد سے سلام و مصافحہ اور کلام و معانقہ سے بھی گریز فرماتے تھے۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ رامپور کے نواب حامد علی خان سے ملاقات نہیں فرمائی اگرچہ نواب صاحب آرزو مندانہ حاضری کیلئے آتے رہے مگر آپ نے شرف باریابی نہیں بخشا۔

www.ziaetaiba.com

قارئین محترم! پیشِ مطالعہ کتاب ''اعلام الاذکیا'' نہایت معرکۃ الآراء ہے، اور اس کی اشاعت ثانیہ تک کے معاملات بھی کسی معرکہ سے کم نہیں ہیں۔ تقاریظ اعلیٰ حضرت پر نہایت علمی اور وقیع مشغلہ ومصروفیت کے دوران ''اعلام الاذکیا'' سے متعلق معلوم ہوا کہ متذکرہ کتاب پر محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی مبارک تقریظ موجود ہے۔ چنانچہ کتاب کے حصول کیلئے کوشش کی گئی پیہم مساعی نے کامیابی عطا کی، مگر اس کے باوجود جو نسخہ دستیاب ہوسکا وہ نہایت خستہ حال ہونے کی وجہ سے قابل مطالعہ نہ تھا اور مختلف مقامات پر الفاظ ناقابل شناخت تھے چنانچہ درست نسخہ کی تلاش شروع ہوئی اور انجمن ضیاء طیبہ کے ناظم الامور محترم سید محمد مبشر رضا اختر القادری زید مجدہٗ اور ضیائی دارالافتاء کے نگراں محترم علامہ مفتی محمد اکرام المحسن فیضی مدفیوضہم واقبالہم نے ''اعلام الاذکیا'' کے حصول کیلئے انجمن ترقی اردو کی لائبریری واقع گلشن اقبال کا دورہ کیا اور انجمن ترقی اردو کے معتمد اعزازی محترم سید اظفر رضوی سے ملاقات کی کوشش کی لیکن ملاقات نہ ہوسکی اور ادارہ کے چند افراد نے دست تعاون دراز کیا اور ''اعلام الاذکیا'' کی فوٹو کاپی فراہم کی یوں اعلام الاذکیاء کے درست حالت میں موجود نسخے تک رسائی ممکن ہوسکی۔

www.ziaetaiba.com

مذکورہ بالا تمام مراحل سے گزرنے کے بعد اس کتاب ''اعلام الاذکیا'' کو کمپیوٹر (Computer) سے جدید انداز میں کتابت کروا کر اور حوالہ جات وحاشیہ سے مزین کر کے شائع کرنے کا اعزاز انجمن ضیاء طیبہ کے شعبہ ''ضیائی دارالاشاعت'' کو

حاصل ہورہا ہے۔

فقیر پر تقصیر بندۂ بے توقیر وحقیر (نسیم احمد صدیقی نوری غفرلہٗ) اس نایاب کتاب کی اشاعت پر احباب انجمن ضیاء طیبہ کو بصمیم قلب مبارکباد پیش کرتا ہے دامے، درمے، قلمے، سخنے حصہ داروں کو اجر عظیم عطا ہو اور حضرت علامہ مفتی سلامت اللہ رامپوری قدس سرہ القوی کے روحانی فیوضات و برکات وتجلیات سے مستفیض و مستنیر ہونے کی سعادت عطا ہو۔

پیش نظر رسالہ جلیلہ ''اعلام الاذکیا'' محقق ملت، مؤفق عقائد اہلسنت، حضرت علامہ ومولانا محمد سلامت اللہ رامپوری قدس السرہٗ القوی نے نہایت مدلل شرح وبسط سے تصنیف فرمایا تھا۔ حضرت العلام علیہ الرحمۃ المنعام، اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت، شاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہٗ کے معاصرین میں سے تھے۔ حضرت العلام علیہ الرحمۃ المنعام کی مختصر سوانح عمری آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں سوانح اور تحقیق وتحشیہ نیز تخریج وتسہیل کا کار عظیم مفتیٔ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد اکرام المحسن فیضی مدظلہ العالی کے رشحات قلم کا مرہون منت ہے۔

انجمن ضیاء طیبہ اپنے سفر ارتقاء کی مصروفیت ومشغولیت میں یہ دیکھنے سے قاصر ہے کہ کتنے مسافران وراہروان منزل شکستہ پا وآبلہ پا ہوکر زخم خوردہ ٹھہر گئے ہیں اللہ تعالیٰ کے بے پایاں کرم اور اس کے محبوب کے فضل وعطا سے فیضان غوثیت کبریٰ اور برکاتِ رضویت عظمیٰ نیز تجلیات ضیاء کے ثمرات ہیں، کہ نامساعد حالات کے باوجود

www.ziaetaiba.com

''ضیاء طیبہ'' کا سفر جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ، مفتی صاحب، ناشر سید اللہ رکھا قادری ضیائی مدظلہ العالی اور فقیر راقم السطور کے علاوہ تمام معاونین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

مقدمہ

از: مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

الحمد لله الذی خلق الانسان و علمه البیان والصلوٰة والسلام الاکملان علی سید الانس والجان الذی من هو عالم مایکون وما کان وعلیٰ اٰله واصحابه الذین عزروا حبیب الرحمن لاسیما علی الشیخین والختنین الذین رضی عنهم المنان وعلی اولیاء امته لا سیما علی سیدنا الشیخ محی الدین الجیلانی و سیدنا الشیخ معین الدین الاجمیری وسلطان السمنان و علی علماء ملته الذین صنفو ا کتبا لاثبات علم الغیب لسید الثقلان صلی الله علیه وسلم و سلامة الله ورحمته علی من الف اعلام الاذکیاء ومن قرظ علیه مثل الامام احمد رضا خان الذی هو مجدد الزمان علیهم الرحمة والرضوان اما بعد...!

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب نبی کریم ﷺ کو بے شمار خصائص و معجزات عطا

www.ziaetaiba.com

فرمائے جن میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کو ہر شئی کا علم دیا گیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب آپ ﷺ کے علم میں ہے یعنی ما کان (جو ہو چکا) ما یکون (جو ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا) یہ سب کچھ باطلاع الٰہی و باعلام ربانی جانتے ہیں۔

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان محدث ومحقق بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

علم وہ وسیع وغریز (کثیر در کثیر) عطا فرمایا کہ علوم اولین وآخرین اس کے بحر علوم کی نہریں یا جوشش فیوض کے چھینٹے قرار پائے (شرق تا غرب عرش تا فرش انہیں دکھایا ملکوت السمٰوٰت والارض کا شاہد بنایا روز اول سے روز آخر تک کا سب ما کان وما یکون انہیں بتایا ازل سے ابد تک تمام غیب وشہادت (غائب وحاضر) پر اطلاع تام (و آگاہی تمام انہیں) حاصل الا ماشاء اللہ اور ہنوز ان کے احاطۂ علم میں وہ ہزار در ہزار بے حد و بے کنار سمندر لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت وہ جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک ومولیٰ عز علا۔ [1]

www.ziaetaiba.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم وصف پر بعض شیطان کے حواریوں نے اعتراضات کیئے اور اپنے رہبر و رہنما شیطان لعین کے علم کو حضور نبی کریم ﷺ کے علم مبارک سے بڑھ کر بتایا (نعوذ باللہ) اور آپ ﷺ کے علم مبارک کو مجنون،

[1] فتاویٰ رضویہ ج ۲۹، ص: ۳۴۶، مطبوعہ رضا فائونڈیشن لاہور

بچوں، پاگلوں بلکہ جانوروں کے علم سے تشبیہ دے ڈالی (نعوذ باللہ)

اس موقع پر علماء حقہ نے ان باطل عقائد ونظریات کی تردید کیلئے قلم اٹھایا اور تحقیق کا حق ادا کر دیا۔

ان میں سے ایک نام رئیس المحققین، سراج العلماء، استاذ الفضلاء حضرت علامہ ابوالذکاء سراج الدین شاہ محمد سلامت اللہ رام پوری علیہ الرحمہ متوفی ۱۳۳۸ھ کا بھی ہے جنہوں نے اس موضوع پر زیر نظر رسالہ مبارکہ ''اعلام الاذکیاء باثبات علوم الغیب لخاتم الانبیاء'' تحریر فرمایا جو آپ کے تبحر علمی پر دال ہے نیز آپ نے ایک اور رسالہ بھی اس موضوع پر تفصیلی تحریر فرمایا جس کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہاں جو کچھ میں نے لکھا نہایت نہایت مختصر لکھا جس کو تفصیل دیکھنی منظور ہو ہمارے رسالۂ جوابات مفصلہ کو مطالعہ کرے اس مسئلہ کی تحقیق اور علم غیب کے ثبوت میں میں نے چھاسی (۸۶) آیتیں اور ڈھائی سو ۲۵۰ حدیثیں اور پانچ سو ۵۰۰ اقوال محققین اوران کا اجماع اور اتفاق نقل کیا ہے۔ [1]

www.ziaetaiba.com

[1] اعلام الاذکیاء باثبات علوم الغیب لخاتم الانبیاء ص ۱۸ مطبوعہ رامپور

اثبات علم غیب پر
بعض اکابر ائمہ وعلماء اہلسنّت کی چند تصانیف

۱۔ ازاحۃ العیب بسیف الغیب ۱۳۳۰ھ

۲۔ الجلاء الکامل لعین قضاۃ الباطل ۱۳۲۶ھ

۳۔ خالص الاعتقاد ۱۳۲۸ھ

۴۔ اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر بما کان وما یکون ۱۳۱۸ھ

۵۔ مالی الحبیب بعلوم الغیب ۱۳۱۸ھ

۷۔ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ ۱۳۲۳ھ

۸۔ انباء المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحال سر واخفی ۱۳۱۸ھ

۹۔ ظفر الدین الجید ملقب بہ بطش غیب

www.ziaetaiba.com

۱۰۔ ابراء المجنون عن افتھا کہ علم المکنون

۱۱۔ ماحیۃ العیب بایمان الغیب

۱۲۔ میل الھداۃ لبرء عین القضاۃ ۱۳۲۵ھ

۱۳۔ اراحۃ جوانح الغیب عن ازاحۃ اھل العیب ۱۳۲۶ھ

۱۴۔ الفیوضات الملکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ ۱۳۲۶ھ

۱۵۔ انباء الحی بان کلامہ المصنون تبیان لکل شئی ۱۳۲۶ھ

۱۶۔ حاسم المفتری علی السید البرزنجی ۱۳۲۶ھ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ متوفی ۱۳۴۰ھ

۱۷۔ جوابات مفصلہ

۱۸۔ اعلام الاذکیا باثبات علوم الغیب لخاتم الانبیاء ﷺ...
سراج العلماء حضرت علامہ ابو الذکاء سلامت اللہ رامپوری (متوفی ۱۳۳۸ھ)

۱۹۔ اقامۃ شواہد المنقول و المعقول علی احاطۃ علم نبینا الرسول ﷺ... امام منصور بغدادی علیہ الرحمۃ

۲۰۔ ملاک الطلب و جواب استاذ حلب ... امام الحدیث عبد المالک بن محمد التجموعتی قاضی سجلماسۃ

۲۱۔ النیر الوضی فی علم النبی ﷺ... حضرت علامہ قاضی محمد نور چشتی متوفی ۱۳۳۴ھ

۲۲۔ الیواقیت الثمینۃ فی الاحادیث القاضیۃ بظہور سکۃ الحدید و وصولہا الی المدینۃ... حافظ العصر محدث مراکش علامہ سید عبد الحی الکتانی متوفی ۱۳۸۲ھ

۲۳۔ فصل الخطاب فی العلم بما غاب ...علامہ برکات احمد

www.ziaetaiba.com

ٹونکی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۳۴۷ھ

۲۴۔ القول المقبول فی اثبات علم الغیب للرسول ﷺ... علامہ محمد یسین قادری حیدر آبادی

۲۵۔ القول المقبول فی علم غیب الرسول ﷺ...علامہ حافظ محمد امین اندرابی

۲۶۔ السیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول ﷺ... علامہ نذیر احمد رام پوری متوفی ۱۳۲۳ھ

۲۷۔ مرجع غیب ...حضرت علامہ مولانا غوث الدین صاحب

۲۸۔ اثبات علم الغیب ...حضرت علامہ مفتی محمد سعید خان ۱۲۸۲ھ سید المطابع دہلی

۲۹۔ جلاء القلوب من الاصداء الغینیۃ ببیان احاطتہ علیہ السلام بالعلوم الکونیۃ (۳ ضخیم جلدین) المعروف علم المحمدی... شیخ الاسلام علامہ محمد بن جعفر الکتانی متوفی ۱۳۴۵ھ

۳۰۔ السر المصون فی بیان ان اللہ اطلع نبیہ علی ما کان وسیکون ...علامہ سید احمد بن جعفر الکتانی

www.ziaetaiba.com

۳۱۔ الیاقوت و المرجان فی العلم المحمدی... علامہ ابو الفیض محمد بن عبد الکبیر الکتانی متوفی ۱۳۲۷ھ

۳۲۔ مسئلہ علم غیب ... علامہ سید احمد دین گانگوی متوفی ۱۳۸۸ھ

۳۳۔ علم غیب ... مفتی آگرہ علامہ مفتی عبدالحفیظ حقانی متوفی ۱۳۷۷ھ

۳۴۔ علم غیب ... شیخ الجامع علامہ غلام محمد گھوٹوی متوفی ۱۳۶۷ھ

۳۵۔ نجم الرحمن ... علامہ غلام محمود پپلانوی متوفی ۱۳۶۷ھ

۳۶۔ رسالہ علم غیب ... علامہ مخدوم اللہ بخش عباسی متوفی ۱۳۳۵ھ

انجمن ضیاء طیبہ
www.ziaetaiba.com

۳۷۔ رسالہ علم غیب... علامہ قلندر علی سہروردی متوفی ۱۳۷۷ھ

۳۸۔ القول الجلی فی رد حسین علی فی کشف المغیبات للنبی ﷺ ... حضرت علامہ نظام الدین ملتانی علیہ الرحمۃ

۳۹۔ علم النبی ﷺ ... مولانا نور الحسن سیالکوٹی

۴۰۔ الکلمۃ العلیاء صدر الافاضل بدر المماثل ...مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ، متوفی ۱۳۶۷ھ

۴۱۔ ازالۃ الریب عن مبحث علم الغیب (۲ جلدیں)...علامہ قاضی فضل احمد لدھیانوی

۴۲۔ نور العینین فی اثبات علم الغیب لسید الثقلین ﷺ ... علامہ مفتی محمد حسن اللہ صدیقی متوفی ۱۳۳۹ھ

۴۳۔ کشف رین الریب عن مسئلۃ علم الغیب... علامہ عبدالباقی اللکنوی المدنی متوفی ۱۳۶۴ھ

۴۴۔ انتباہ المنکرین علامہ نبی بخش حلوائی

۴۵۔ مطابقۃ الاختراعات العصریۃ لما اخبر بہ سید البریۃ ﷺ ... محدث مراکش علامہ احمد بن محمد بن الصدیق الغماری ۔متوفی ۱۳۸۰ھ

www.ziaetaiba.com

۴۶۔ منیر الدین فی اثبات علم جمیع الاشیاء لسید الانبیاء و خاتم المرسلین ﷺ...علامہ بشیر الدین صاحب علیہ الرحمۃ

۴۷۔ تنبیہ الغفول عن علم غیب الرسول ﷺ ...علامہ مولانا عبیداللہ قادری بدایونی علیہ الرحمۃ

اعلام الاذکیاء

"اعلام الاذکیاء باثبات علوم الغیب لخاتم الانبیاء" کی تالیف کا سبب علماء دیوبند کی وہ گستاخانہ عبارات ہیں کہ جن میں ہے کہ معاذ اللہ حضور نبی کریم ﷺ کچھ نہیں جانتے تھے اور معاذ اللہ آپ کو اپنے اور اپنی امت کے خاتمے کا حال بھی معلوم نہیں اور جو آپ ﷺ کے بارے میں یہ خیال رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم غیب عطا فرمایا وہ مشرک ہے۔ اور معاذ اللہ شیطان کا علم آپ ﷺ کے علم سے بڑھ کر ہے۔ (نعوذ باللہ)

سراج العلماء حضرت علامہ ابوالذکاء سراج الدین شاہ محمد سلامت اللہ رامپوری علیہ الرحمۃ متوفی ۱۳۳۸ھ سے ان عبارات کے بارے میں یہ سوال کیا گیا آپ علیہ الرحمۃ نے ان کے اجمالاً وتفصیلاً جوابات تحریر فرمائے اور دلائل و براہین کے انبار لگا دیئے۔

اجمالی طور پر جو جوابات آپ نے تحریر فرمائے وہ "اعلام الاذکیاء باثبات علوم الغیب لخاتم الانبیاء" کے نام سے ۱۳۲۰ھ میں باہتمام مولانا حافظ احمد علی خان شوق مطبع احمدی علیہ الرحمہ کوچۂ لنگر خانہ ریاست رامپور سے طبع ہوئے جس کے کل صفحات ۳۲ ہیں اور یہ رسالہ مصنف علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید حضرت علامہ مولانا عمادالدین سنبھلی علیہ الرحمۃ کی خواہش پر طبع ہوا۔

اس رسالہ میں منقول اکثر آیات قرآنیہ وعربی عبارات کا ترجمہ فاضل مصنف علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید حضرت علامہ مولانا محمد علیم الدین اسلام آبادی علیہ الرحمۃ نے کیا ہے نیز اس رسالہ پر سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان، حضرت مولانا محمد رضا خان، مولانا محمد عبداللہ، مولانا محمد ارشد علی، مولانا عبدالغفار رامپوری، مولانا پردل رامپوری، مولانا خواجہ احمد رامپوری، مولانا محمد حسین، مولانا معز اللہ خان رامپوری، مولانا ولی النبی مولانا ظہور الحسین رام پوری، مولانا علیم الدین اسلام آبادی، مولانا حامد حسین، مولانا عماد الدین سنبھلی، مولانا عبدالحکیم قائم گنجوی، مولانا نسیم چاٹگامی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی تقریظات وتصدیقات درج ہیں۔

یاد رہے کہ امام اہلسنّت، مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کی خدمت میں بھی بعینہ یہی سوالات ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۸ھ کو ارسال کئے گئے جس کے جواب میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے رسالہ مبارکہ "انباء المصطفیٰ بحال سر واخفی" (۱۳۱۸ھ) تحریر فرمایا جو فتاویٰ رضویہ (جدید) ج ۲۹، صفحہ ۴۸۵ تا ۵۱۰ میں موجود ہے۔ اعلام الاذکیاء کی طباعت (۱۳۲۰ھ) کے بعد ۱۳۲۳ھ میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ دوسری مرتبہ حج کیلئے حرمین طیبین حاضر ہوئے تو مولوی خلیل احمد انبیٹھوی پہلے سے مکہ شریف میں موجود تھا اور اس نے اعلام الاذکیاء کی یہ عبارت "وصلی اللہ تعالیٰ علی من ھو الاول والاخر و

www.ziaetaiba.com

الظاھر و الباطن و وھو بکل شیء علیم" علماء مکہ مکرمہ کو پیش کر چکا تھا اور اس کے مصنف حضرت مولانا شاہ محمد سلامت اللہ رامپوری صاحب علیہ الرحمۃ کے بارے فتویٰ حاصل کرنا چاہتا تھا۔

اس بارے میں امام اہلسنّت سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اس بار سرکار حرم محترم میں میری حاضری بے اپنے ارادے کے جس غیر متوقع اور غیر معمولی طریقوں پر ہوئی اس کا کچھ بیان اوپر ہو چکا ہے، وہ حکمتِ الٰہیہ یہاں آکر کھلی، سننے میں آیا کہ وہابیہ پہلے سے آئے ہوئے ہیں جن میں خلیل احمد انبیٹھوی اور بعض وزراء ریاست دیگر اہل ثروت بھی ہیں۔ حضرت شریف تک رسائی پیدا کی ہے اور مسئلہ علم غیب چھیڑا ہے اور اس کے متعلق کچھ سوال اعلم علماء مکہ حضرت مولانا شیخ صالح کمال سابق قاضی مکہ و مفتی حنفیہ کی خدمت میں پیش ہوا ہے۔

میں حضرت موصوف کی خدمت میں گیا۔ حضرت مولانا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے عزیزی مولوی عبدالاحد صاحب بھی ہمراہ تھے۔ میں نے بعد سلام و مصافحہ مسئلہ علم غیب کی تقریر شروع کی اور دو گھنٹہ تک اسے آیات واحادیث واقوال آئمہ سے ثابت کیا اور مخالفین جو شبہات کیا کرتے ہیں ان کا رد کیا۔ اس دو گھنٹے تک حضرت موصوف محض سکوت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر میرا منہ دیکھتے رہے۔ جب میں نے تقریر ختم کی، چپکے سے اٹھتے ہوئے قریب الماری رکھی تھی وہاں تشریف لے گئے اور ایک کاغذ نکال لائے جس پر مولوی سلامت اللہ رامپوری

www.ziaetaiba.com

کے رسالہ اعلام الاذکیا کے اس قول کے متعلق کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

ھو الاول و الاٰخر و الظاھر و الباطن و ھو بکل شیء علیم لکھا چند

سوال تھے اور جواب کی چار سطریں ناتمام اٹھا لائے مجھے دکھایا اور فرمایا تیرا آنا اللہ کی

رحمت تھا ورنہ مولوی سلامت اللہ کے کفر کا فتویٰ یہاں سے جا چلتا۔ میں حمد الٰہی بجالایا

اور فرودگاہ پر واپس آیا۔ [1]

www.ziaetaiba.com

[1] ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ ۲، ص: ۱۲۷، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی۔

سراج العلماء، حضرت علامہ ابو الذکاء سراج الدین

شاہ محمد سلامت اللہ رامپوری علیہ الرحمۃ

سراج العلماء، سند الفضلاء، محدث، مفسر، محقق و مدقق حضرت علامہ ابو الذکاء سراج الدین شاہ محمد سلامت اللہ رام پوری علیہ الرحمۃ اعظم گڑھ کے ساکن تھے حفظ قرآن مجید اپنے آبائی علاقہ میں ہی کیا اس کے بعد تحصیل علم کیلئے رامپور کا سفر کیا اور استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی شاہ محمد ارشاد حسین رام پوری علیہ الرحمۃ متوفی ۱۳۱۱ھ کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم دینیہ کی تکمیل کی ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد باطنی علوم بھی اپنے استاذ مکرم حضرت مولانا شاہ محمد ارشاد حسین رامپوری علیہ الرحمۃ سے حاصل کیئے اور انہیں کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہوئے اور اجازت وخلافت سے نوازے گئے۔

ایک زمانہ تک اپنے شیخ و مرشد کی صحبت میں رہے بعد وفات شیخ ان کے قائم مقام ہو گئے۔

www.ziaetaiba.com

حضرت مولانا خواجہ احمد قادری علیہ الرحمۃ کے مدرسہ میں مدرس رہے۔ تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ ہمیشہ بے تکیہ و بستر سوتے، گھریلو سامان خریدنے خود تشریف لے جاتے۔ نیز رؤسا و امراء سے ہمیشہ دور رہتے، داڑھی منڈانے والوں سے مصافحہ اور سلام نہیں کرتے تھے۔

مشہور تلامذہ میں حضرت علامہ مولانا عماد الدین سنبھلی علیہ الرحمۃ ، حضرت علامہ مولانا علیم الدین اسلام آبادی علیہ الرحمۃ شامل ہیں۔

معرکۃ الآراء کتب تصانیف فرمائیں جن میں

* اوضح البراھین علی عدم جواز الصلوٰۃ خلف غیر المقلدین
* التحفة المنصفية والهدية الاحمدية فى ادلة سماع الموتى وحياتهم السرمدية
* احکام الحجی فی احکام اللحی
* تحقیق المرام
* تلخیص الافادات
* تبشیر الوریٰ بحضور المصطفیٰ ﷺ
* عمدۃ الفائحۃ
* براھین لائحہ ضمیمہ عمدۃ الفائحۃ
* احکام الملۃ الحقیۃ فی تفسیق قاطع الحیۃ
* حقوق الوالدین والولد......وغیرہم

اور تفسیر قرآن مجید، شامل ہیں جو تحقیق وتدقیق کا عظیم شاہکار ہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے تعلق:

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کا اپنے معاصرین علماء

www.ziaetaiba.com

جن سے گہرا تعلق تھا ان میں تاج الفحول محب رسول حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی علیہ الرحمۃ، حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ کے نام کے ساتھ حضرت علامہ سلامت اللہ رامپوری علیہ الرحمۃ کا نام بھی اہم ہے اور مذاہب باطلہ کی سرکوبی کیلئے تدریس وتصنیف ووعظ کے ذریعے انہوں نے بے انتہا کوششیں کیں اور عوام الناس کو متزلزل ہونے سے بچایا۔ ان شخصیات کی بریلی شریف آمد پر سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ، فرمایا کرتے:

اذا حلوا تمصرت الایاوی

اذا راحوا فصار المصر بید

(جب وہ تشریف فرما ہوتے تو ویرانہ شہر بن جاتا اور جب وہ کوچ کرتے ہیں تو شہر ویران ہوجاتا ہے)

ملک العلماء حضرت علامہ ظفر الدین قادری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جامع حالات غفرلہ کہتا ہے کہ میرے زمانہ قیام بریلی شریف یعنی ۱۳۲۱ھ سے ۱۳۲۹ھ تک علمائے اہلسنّت و مشائخ کرام و داعیان دین وملت و دیگر حضرات اہلسنت وجماعت برابر تشریف لایا کرتے۔ کوئی دن ایسا نہ ہوتا کہ ایک دو مہمان تشریف نہ لاتے ہوں ان سب کی خاطر مدارت حسب مرتبہ کی جاتی اور علماء کرام کی تشریف آوری کے وقت اعلیٰ حضرت کی مسرت کی جو حالت ہوتی احاطہ تحریر سے باہر ہے خصوصاً حضرت محدث سورتی مولانا شاہ وصی احمد صاحب پیلی بھیتی، حضرت ابو

www.ziaetaiba.com

الوقت شیر بیشہ سنت مولانا ہدایت الرسول صاحب لکھنوی، حضرت مولانا سراج الدین ابوالذکاء مولانا سلامت اللہ صاحب اعظمی رام پوری الخ۔ [1]

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور حضرت مولانا شاہ محمد سلامت اللہ رام پوری علیہ الرحمۃ نے باہم ایک دوسرے کی کتب پر تقاریظ وفتاویٰ پر تصدیقات ثبت فرمائیں اور ان میں ایک دوسرے کو حسب مراتب القابات وآداب سے یاد فرمایا ہے۔

قصیدہ امال الابرار والام الاشرار میں حضرت مولانا شاہ محمد سلامت اللہ رام پوری علیہ الرحمۃ کا ذکر خیر اس طرح موجود ہے۔

سراج ابو الذکاء سلامۃ اللہ　　　حباہ سلامہ المبدی المعید

(سراج الدین ابوالذکاء شاہ سلامت اللہ رام پوری انہیں ان کی سلامتی دے وہ اول و آخر بنانے والا) [2]

وصال:

حضرت علامہ سلامت اللہ رام پوری علیہ الرحمۃ نے ۸ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ کو رام پور میں وصال فرمایا اور خالق حقیقی سے جا ملے۔ اور اپنے استاد ومرشد حضرت مولانا شاہ محمد ارشاد حسین رام پوری علیہ الرحمۃ کی درگاہ میں دفن ہوئے۔

www.ziaetaiba.com

[1] (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۸۲، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

[2] قصیدہ امال الابرار والام الاشرار ص ۱۳ مطبوعہ مطبع حنفیہ عظیم آباد

اعلام الاذکیاء اور اعلیٰ حضرت

امام اہلسنّت سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ دولۃ المکیہ کے دوسرے حصے میں اعلام الاذکیاء پر اعتراضات کے جوابات تحریر فرماءے ہیں جو بنظر قارئین ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

الحمدللہ حق ظاہر ہوا اور صواب چمک اٹھا اور آفتابِ ہدایت پر کوئی پردہ نہ رہا۔ یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے اور جو اس حقیر ترین بندگان کے کلام میں ایسے شخص کی طرح نظر کرے جو بات میں غور کرے اور فائدہ لینا چاہے یا قلب حاضر کے ساتھ کان لگائے حملہ آور ہٹ دھرم کے ہر سوال کا صحیح جواب اس پر ظاہر ہو جائے گا مگر تصریح زیادہ نافع اور بیان کے زیادہ لائق ہے تو چاہئے کہ ہم ہر سوال پر جدا جدا کلام کریں اور اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

www.ziaetaiba.com

پہلا سوال:

اس عبارت سے جو فاضل ابوالذکاء سلامت اللہ سلمہ اللہ کے رسالہ اعلام الاذکیاء مطبوعہ ہند آخر میں واقع ہوئی و صلی اللہ تعالیٰ علی من ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیٔ علیم اور اللہ درود بھیجے ان پر جو اول و آخر ظاہر و باطن ہیں اور ہر وہ شے کے جاننے والے ہیں

اقول

جواب اول: یہ رسالہ مصنف حفظہ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس تقریظ کیلئے بھیجا تھا اور میں نے اس کی تقریظ میں لکھا اور وہ تمہاری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔جس کی عبارت یہ ہے:

زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے، حضرت عزت عظمۃ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سید عالم کو تمام اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے قیامت تک کا سب ما کان وما یکون انہیں بتایا جس کے دلائل کافی بتفصیل بقدر حاجت مولانا الفاضل الکامل المجیب سلمہ المولی القریب المجیب نے بیان فرمائے اور اگر کچھ نہ ہوتو قرآن عظیم شاہد عدل وحکم فصل ہے۔

قال تعالیٰ

﴿ وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ﴾ [1]

اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے [2]

اس دلیل کے آخر تک جو میں نے اس مدعائے جلیل پر تحریر وتقریر کی اور ہر ایک جو عامی اپنے سے گھٹنے چل کر آگے نکل گیا ہے پہچانے گا کہ میں نے اپنی اس تقریظ

---

[1] سورۃ الانعام، الآیۃ ۷۵
(ترجمہ کنزالایمان) ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔

[2] اعلام الاذکیاء ص: ۲۷-۲۸، مطبوعہ رامپور۔

میں صرف اتنی بات کا ذمہ لیا ہے کہ جو دلیلیں فاضل مجیب نے ذکر کیں، بقدر حاجت کفایت کرتی ہیں اور اس میں رسالہ کے لفظ لفظ پر نظر نہیں بلکہ جس طرح دعویٰ کی صورت اس میں مذکور ہوئی وہ بھی ملحوظ نہیں اسلئے کہ میں نے صورتِ دعویٰ اپنی عبارت میں علیحدہ ذکر کی ہے اور جس نے علم کی خدمت کی یا عقل وتمیز کے ساتھ علماء کی صحبت میں بیٹھا تو وہ تقریظ اور تصحیح کرنے والوں کے الفاظ میں تمیز کر لیتا ہے کہ تقریظ والے اگر یوں کہیں کہ ہم نے یہ رسالہ یا فتویٰ اول سے آخر تک غور و تامل کے ساتھ دیکھا جیسا کہ گنگوہی نے براہین قاطعہ کی تقریظ میں لکھا تو انہوں نے اس رسالہ یا فتویٰ میں جو کچھ ہے اس سب کی صحت کا ذمہ لیا اور اس وقت درست ہے کہ اس میں جو کچھ معانی اور عبارات ہیں وہ سب ان تقریظ کرنے والوں کی طرف نسبت کئے جائیں اور اگر یوں کہیں کہ ہم نے اسے جا بجا سے دیکھا اور نافع پایا تو صرف اس کی تحسین کی جس مادہ میں کتاب لکھی گئی، رہے بیان کے طریقے اور دلیل کی روانی اور الفاظ وعبارات ان کے حال سے سکوت ہے نہ انکار ہے نہ اقرار اور اسی طرح فتویٰ کی تصحیح میں مصحح کا کہنا کہ حکم صحیح ہے بلکہ کبھی ایک پوشیدہ نظر سے اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ دلیل یا الفاظ میں کچھ ناپسند ہیں جب تو صرف حکم کو صحیح بتایا اور اگر لفظ نفس زیادہ کر دیا (کہ لفظ نفس صحیح ہے) تو یہ نقص پر زیادہ دلیل ہوگا۔ اور اگر مصححین اپنے لفظوں میں دعویٰ کا اعادہ کریں اور کہیں کہ مجیب نے اس کے دلائل کی تفصیل کی تو ان کے کلام سے دلائل ہی کی تسلیم سمجھی جائے گی اور ممکن ہے کہ انہوں نے نفسِ دعویٰ میں کسی لفظ کا بدلنا یا

www.ziaetaiba.com

بڑھانا یا کسی حرف کا گھٹانا پسند کیا۔ اسی وجہ سے اسے اپنی عبارت میں ذکر کیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے دعویٰ کا اعادہ زیادت توضیح و تاکید و تصریح کیلئے کیا ہو تو مصححین پر کچھ حکم نہ لگایا جائے گا کہ انہوں نے اصل کا دعویٰ برقرار رکھا یا اس پر کچھ اعتراض کیا۔

اور جب نفس دعویٰ میں یہ بات ہے تو تیرا ان خارج و زائد لفظوں پر کیا گمان ہے، جنہیں دلیل سے نہ تعلق ہے نہ دعویٰ سے یہ وہ ہے جو عالمانہ طریقہ کا مقتضیٰ ہے اور اس تقریر سے تجھے ظاہر ہو گیا کہ میں نے تقریظ لکھتے وقت زائد باتوں کی طرف خاص توجہ نہ کی اور اس وقت مجھے یاد نہیں آتا کہ جب ان کے اصل مسودہ میں کیا لفظ تھا مگر اس رسالہ کا جو عربی ترجمہ مؤلف نے کیا اور وہ اسی معروف خط کا لکھا ہوا ہے جس میں ان کے رسائل و مسائل جو ہمارے پاس تصدیق و تحقیق کیلئے آتے ہیں لکھے ہوتے ہیں اس میں لفظ یوں ہے کہ درود بھیجے وہ جو اول و آخر و ظاہر و باطن اور ہر چیز کا دانا ہے ان پر جو اس آیت کے مظہر ہیں، وہی اول و آخر ظاہر و باطن اور وہی ہر چیز کا دانا ہے۔ اس میں کسی وہم والے کے وہم کی گنجائش نہیں اور کچھ تعجب نہیں کہ مطبع کے کاتب سے مظہر کا لفظ من ہو سے بدل گیا ہو کہ اسی کاتب نے میری تقریظ میں محمد کی جگہ مجمعون لکھا دیکھو ص ۲۹ کا آخر جو غلطی سے ۲۶ چھپا تو اگر بات ایسی ہی ہے جب تو بہتر بہت خوب اور اگر ہم فرض کر لیں کہ اصل عبارت اسی طرح ہے جیسی چھپی تو میں مجیب کو پہچانتا ہوں کہ وہ عالم سنی صحیح العقیدہ ہیں اور بد مذہبوں، معاندوں کو بہت زخم رساں ہیں

اور ہر مسلمان پر فرض عین ہے کہ اپنے بھائی کا کلام تا حدِ قدرت بہتر سے بہتر معنی و توجیہہ پر حمل کرے اس سے محروم نہ ہوگا مگر وہ جو سلامتِ قلب سے محروم رہا جیسا کہ ائمہ اخیار نے اس پر نص فرمایا۔

جواب دوم یہ ہے کہ تمہیں کیا ہوا کہ لفظ من کو بسکون نون اسم موصول بنا کر پڑھتے ہوا سے مَنِّ بہ تشدید و کسر نون آیت کریمہ کی طرف مضاف کر کے کیوں نہیں پڑھتے یعنی: اللہ تعالیٰ ان پر درود بھیجے جو اس آیہ کریمہ کی نعمت ہیں اور وہ محمد ﷺ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بدل دیا۔
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (اس آیت کی تفسیر) میں فرمایا کہ نعمت الٰہی سے مراد محمد ﷺ ہیں تو حضور اقدس ﷺ اللہ کی نعمت، قرآن کی منت ہیں اور خاص اس آیت کا ذکر مناسبت مقام کی سبب کیا اسلئے کہ نبی ﷺ آفرینش میں تمام جہاں سے اول ہیں تو تمام مخلوقاتِ الٰہی کو حضور نے دیکھا کہ حضور ان سب سے پہلے موجود ہوئے اور تمام پیغمبروں سے بعثت میں آخر ہیں تو تمام انبیاء پر جتنے علم اترے وہ سب حضور ﷺ نے جمع فرمالئے اور حضور ﷺ اپنے معجزوں سے ظاہر ہیں، ان میں سے حضور کا غیب کی خبریں دینا ہے اور حضور اپنی ذات سے باطن ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کی ذات اور اسکی قدیم صفات کی مظہر تو حضور اقدس ﷺ روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور ہوگا اپنے رب کے بتانے سے اس سب کو جانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضور پر ان پانچوں ناموں کی تجلی سے منت فرمائی اور ہم پر حضور ﷺ کے بھیجنے سے احسان فرمایا تو حضور ﷺ اس آیہ عظمٰی کی منت ہوئے۔

جواب سوم کوئی شک نہیں کہ حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کے بہت سے

www.ziaetaiba.com

اسمائے حسنیٰ کے ساتھ موسوم ہوئے ان میں سے ہمارے سردار حضرت والد قدس سرہ الماجد نے اپنی کتاب مستطاب سرور القلوب فی ذکر المحبوب میں سڑسٹھ ۶۷ نام شمار فرمائے اور فقیر نے اپنی کتاب العروس الاسماء الحسنیٰ من الاسماء الحسنیٰ میں ایک معقول تعداد ان پر زائد کی اور جن محدثوں نے انہیں روایت کیا اور جہاں جہاں سے وہ نام لئے گئے ان سب کا ذکر کیا اور معلوم کہ اول و آخر ظاہر و باطن بھی انہیں ناموں میں سے ہیں۔ جو ہمارے رب تبارک وتعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو عطا فرمائے مواہب اور اس کی شرح علامہ زرقانی کی دیکھو اور مجموعہ ان چاروں ناموں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک نفیس حدیث ہے [1] جس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم

---

[1] قال العلامۃ القاری الخ علامہ قاری نے شرح شفا میں فرمایا کہ تلمسانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جبرئیل اترے مجھ پر سلام کیا تو اپنے سلام میں کہا سلام تم پر اے اول، سلام تم پر اے آخر سلام تم پر اے ظاہر، سلام تم پر اے باطن تو میں نے اس کا انکار کیا اور کہا یہ صفت یقینا خالق ہی کی ہے تو انہوں نے کہا اے ﷺ بلاشبہ مجھے حکم فرمایا کہ میں تم پر ان صفات کے ساتھ سلام کروں کہ اس میں تمہیں ان صفتوں سے فضل عطا فرمایا اور تمام انبیاء ومرسلین سے ان صفات کے ساتھ تمہیں خاص کی اور تمہارے لئے اپنے نام سے نام اپنے صفات سے صفت نکالی اور تمہارا اول نام رکھا، کیونکہ تم اول الانبیاء ہو پیدائش کے اعتبار سے اور آخر نام کیونکہ تم زمانہ میں انبیاء سے پیچھے اور پچھلی امت کے پچھلے نبی ہو، اور تمہارا نام باطن رکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نام کو اپنے نام کے ساتھ سرخ نور سے ساق عرش پر لکھا قبل اس کے کہ تمہارے باپ آدم کو پیدا کرے دو ہزار برس پہلے تا بےنہاویت بغایت مجھے تم پر درود کا حکم دیا تو میں نے تم پر درود بھیجا۔ ہزار برس بعد ہزار برس کے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مبعوث کیا خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکتا چراغ اور تمہارا نام ظاہر رکھا کیونکہ تمہیں غالب فرمایا تمہارے اس زمانہ میں ہر دین پر اور تمہاری شریعت کی تعریف کی اور اہل سمٰوات والارض پر تمہیں تفضیل دی تو ان میں سے کوئی نہیں مگر یہ کہ وہ تم پر درود پڑھتا ہے اللہ آپ پر درود بھیجے کہ آپ کا رب محمود ہے اور آپ محمد اور آپ کا رب اول و آخر وظاہر و باطن ہے اور آپ اول و آخر وظاہر و باطن ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس اللہ کیلئے حمد ہے جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی حتیٰ کہ میرے اسم وصفت میں اور درۃ الخواص میں اور جواہر ودرر میں کہ یہ دونوں سیدی عبدالوہاب شعرانی کی ہیں اپنے شیخ سیدی علی خواص قدس سرہما سے شان نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں ہے راز ان کا جامع اور مظہر ان کا لامع ہے تو وہی اول و آخر وظاہر و باطن ہیں۔ اھ۔ منہ غفرلہ مدینہ۔

ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور انہوں نے آ کر حضور ﷺ کے یہ چاروں نام لئے اور ہر ایک کی وجہ بیان کی تو من کو موصلہ ہی ٹھہراؤ اور اس کا صلہ والباطن تک تمام ہو گیا۔ رہا یہ قول کہ وہ ہر چیز کا دانا ہے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ اس جملہ کو نبی ﷺ کی طرف نسبت کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ اور حضور ﷺ کیلئے نہیں ہوسکتا اگر پہلی شق لیتے ہو تو یہ بدکنا کیسا اور اگر دوسری شق مانتے ہو (وہ) کی ضمیر نبی ﷺ کی طرف کیوں ٹھہراتے ہو اللہ عزوجل کیلئے کیوں نہیں قرار دیتے کہ اسی کلام میں اللہ عزوجل کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ تو معنی یہ ہوئے کہ اللہ درود بھیجے ان پر جو اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا دانا ہے۔ اس جملہ پر اسے ختم کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد کو کہ ولیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اپنے اس قول سے ختم فرمایا کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے اب اگر تم یہ کہو کہ اس میں انتشار ضمائر ہوگا میں کہوں گا ہر گز نہیں بلکہ یہ بات کہ پچھلا جملہ حضور کے لائق نہیں جیسا تم گمان کرتے ہو روشن تر قرینہ ہے کہ یہ ضمیر حضور ﷺ کیلئے نہیں کیا اللہ عزوجل کا یہ ارشاد نہیں سنتے کہ بے شک ہم نے تمہیں بھیجا، حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا تا کہ اے لوگو تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر اور تعظیم کرو رسول ﷺ کی اور توقیر کرو رسول ﷺ کی اور تسبیح کرو اللہ کی صبح شام تو تعزروہ اور توقروہ کی ضمیریں رسول اللہ ﷺ کیلئے اور تسبحوا کی ضمیر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیلئے اسی واسطے قاریوں نے تُوقروہ پر وقف کیا اور انتشار ضمائر لازم نہ آیا۔ اسلئے کہ پاکی ہے اسے کہ تسبیح سوا اس کے دوسرے کو لائق

www.ziaetaiba.com

نہیں تو اس کا نبی ﷺ کیلئے نہ ہوسکنا روشن تر قرینہ ہوا کہ ضمیر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے کیا ہوا حکم لگاتے ہو۔

جواب چہارم ہم نے مانا کہ مصنف نے اپنی نیت میں کل ضمیریں نبی ﷺ کی طرف پھیریں حالانکہ تم کو کسی کے دل پر حکم لگانے کا اختیار نہیں تو اب ہمیں بتاؤ کیونکر اس کے سبب مصنف پر اسلام یا دائرہ اہل سنت سے نکلنے کا حکم دیا جائے گا۔ اسلئے کہ حضور اقدس ﷺ کے علیم ہونے سے کسی مسلمان بلکہ کسی ایسے کافر کو بھی انکار نہیں ہوسکتا جس نے حضور ﷺ کے احوال سے واقفیت حاصل کی اب رہا کل کا لفظ۔

اقول اس کے متعدد مواقع ہیں اور وہ سب قرآن عظیم میں آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ کل شئ کا عالم ہے اور یہ واجب ممکن ومحال غرض جملہ مفہومات کو شامل ہے اور یہ وہ عام ہے جو خاص کیا گیا اصولیوں کے اس قول سے کہ کوئی عام ایسا نہیں جس میں کچھ نہ کچھ کوئی تخصیص نہ کی گئی ہو اور فرماتا ہے (۲) بے شک اللہ کل شے پر قادر ہے یہ ممکنات کو شامل ہے موجود ہوں خواہ معدوم واجب اور محال کی طرف اس کو کوئی راہ نہیں جیسا کہ سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح میں، میں نے اس کی تحقیق بیان کی اسلئے کہ اگر واجب پر قادر ہو تو خدا نہ رہے گا جیسا کہ اوپر گزرا اور اگر محال پر قادر ہوا تو منجملہ محال اس کا فنا ہونا بھی ہے تو اس پر بھی قادر ہوگا تو اس کی فنا

www.ziaetaiba.com

ممکن ہوگی تو اس کا وجود واجب نہ ہوگا تو خدا نہ رہے گا اور فرماتا ہے بے شک اللہ کل شیء کو دیکھ رہا ہے تو یہ جملہ موجودات کو شامل ہے جن میں ذات وصفات الٰہی اور ممکنات داخل ہیں نہ محالات ومعدومات اسلیئے کہ معدوم دکھائی دینے کے قابل ہی نہیں جیسے کہ کتب عقائد میں ہمارے علماء نے اس کی تصریح کی ازانجملہ سیدی عبدالغنی نابلسی نے مطالب وفیہ میں۔

اقول کیا انہیں دیکھتا جسے ایسی چیز نظر آئے جو واقع میں موجود نہیں جیسے شعلہ جوالہ میں دائرہ اور مینہ کی اتری بوند سے خط اور سر کے گھومنے سے گھر کا گھومنا اسے یہ کہا جائے گا کہ اس کی نظر نے خطا کی اور یہ جو چیزیں دکھائی دیں نگاہ کی غلطی سمجھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ خطا اور غلط سے پاک ہے اور فرماتا ہے اللہ کل شے کا خالق ہے تو یہ صرف اس ممکن کو شامل ہوگا جس کیلئے کسی زمانہ میں وجود ہو نہ واجب اور محال کو اور نہ اس ممکن کو جو کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ابدالاباد تک کبھی ہو اور فرماتا ہے ہر چیز ہم نے شمار کر دی ہے ایک روشن پیشوا میں تو یہ صرف انہیں حادث چیزوں کو شامل ہے جو روز ازل سے روز آخر تک ہوئیں اور ہوں گی نہ غیر متناہی کو کہ متناہی کا اسے گھیرنا محال ہے جیسا کہ گزرا تو اب دیکھئے کہ پانچوں جگہ لفظ تو ایک ہی ہے اور ہر جگہ اس سے عموم ہی مراد ہے مگر ہر بات نے اتنی ہی چیزوں کا احاطہ کیا جو اس کے دائرہ میں ہیں نہ اسے جو اس سے باہر ہے اور اس کی قابلیت نہیں رکھتا اور اس میں کسی عاقل کو شک نہ ہوگا چہ جائے فاضل اور بے شک ہم عرش تحقیق ثابت کر آئے کہ قرآن عظیم اور صحاح احادیث نبی

کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم ناطق ہیں کہ روز اول سے روز آخر تک کے جمیع ما کان وما یکون یعنی جملہ مکتوبات لوح محفوظ کا علم ہمارے نبی ﷺ کو حاصل ہے اور علماء نے تصریح فرمائی ازاں جملہ مدقق علاؤ الدین نے در مختار میں کہ جو نام خالق و مخلوق میں مشترک ہیں مخلوق پر ان کا بولنا جائز ہے اور مخلوق کیلئے ان کے معنی اور لئے جائیں گے اور ان کے غیر جو اللہ کے واسطے مراد ہوں تو یہ قول کہ وہ کل شیء کا عالم ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کیا جائے تو اس سے پہلے معنی مراد ہوں گے اور جب نبی ﷺ کی طرف نسبت کیا جائے تو اس سے پانچویں معنی لئے جائیں گے تو نہ کوئی قباحت نہ کوئی ممانعت۔

جواب پنجم ہمارے سردار شیخ محقق عبدالحق محدث بخاری دہلوی قدس سرہٗ المعنوی جو اجلہ علماء اور اکابر اولیاء سے ہیں ان کی شہرت سے کان اور مکان بھرے ہوئے ہیں اور ان کی خوشبو کی مہک سے شہر اور میدان مہک اٹھے اور ضرور ہے کہ ہمارے سردار علماء مکہ بھی ان کی جلالت شان اور رفعت مکان سے آگاہ ہیں شیخ قدس سرہٗ کیلئے تصنیفیں ہیں جن کی وقعت عظیم اور دین و شرع میں نفع کثیر ان میں سے لمعات التنقیح شرح مشکوۃ المصابیح اور اشعۃ اللمعات چار جلدوں میں اور جذب القلوب اور شرح سفر السعادۃ دو جلدوں میں اور فتح المنان فی تائید مذہب النعمان اور شرح فتوح الغیب اور احوال نبی ﷺ میں مدارج النبوۃ دو جلد لطیف ہیں اور اخبار الاخیار اور آداب الصالحین اور ایک مختصر متن اصول حدیث میں اور ان کے سوا شیخ قدس سرہٗ کی وفات کو تین سو برس گزرے

www.ziaetaiba.com

ان کا مزار دہلی میں ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے تو ان امام جلیل القدر جلی الفخر نے اپنی کتاب مدارج النبوۃ کا خطبہ اسی آیت سے شروع کیا [1]

اور فرمایا جس طرح یہ کلمات حمد وثنا الٰہی پر مشتمل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ان سے اپنی حمد فرمائی۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی نعت کو متضمن ہیں ان کے رب نے ان کے یہ نام رکھے اور ان اوصاف سے ان کا یہ وصف کیا اور قرآن مجید اور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے کتنے ہی اسماء حسنیٰ ہیں کہ اس نے اپنے حبیب ﷺ کو ان سے مسمی کیا جیسے نور اور حق اور حلیم اور حکیم اور مومن اور مہیمن اور ولی اور ہادی اور رؤف اور رحیم اور ان کے سوا اور یہ چاروں نام اول و آخر و ظاہر و باطن بھی انہیں میں سے ہیں۔ پھر ان میں سے ہر نام کی وجہ بیان کرنی شروع کی۔ پھر فرمایا وہ ہر شے کے عالم ہیں۔

نبی ﷺ کو ذاتِ الٰہی کے شانوں اور صفاتِ حق کے احکام اور اسماء و افعال اور

---

[1] وزیدک اخریٰ الخ . . . اور تمہارے لئے دوسری زیادہ کروں جو لذیذ اور شیریں تر ہے۔ فرمایا شیخ سیدنا اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دسویں باب فتوحات مکیہ جلد ایک ۱۷۷ میں پہلا نائب حضور ﷺ کا اور ان کا خلیفہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر پیدائش ہوئی اور نسل کا اتصال ہوتا رہا۔ اور ہر زمانہ میں خلفاء متعین ہوتے رہے تا آنکہ زمانہ پیدائش جسم طاہر محمدی پہنچا ﷺ وہ چمکتے آفتاب کی طرح ظاہر ہوئے کہ مندرج ہوا ہر نور ان کے چمکتے نور میں اور پوشیدہ ہوگیا ہر حکم ان کے حکم میں اور کھنچ آئیں سب شریعتیں ان کی جانب اور ان کی سرداری کہ چھپی ہوئی تھی ظاہر ہوگئی تو وہی اول و آخر و ظاہر و باطن اور وہی ہر چیز کے جاننے والے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں جامع کلمے دیا گیا اور انہوں نے اپنے رب کا ارشاد فرمایا کہ اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے بیچ رکھا تو میں نے اس کی انگلی کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی تو میں نے علم اولین و آخرین جان لیا تو حاصل ہوگیا ان کیلئے تخلق باخلاق اللہ اور الٰہی نسبتیں قول الٰہی سے اپنے لئے وہی اول و آخر وہی ظاہر و باطن اور وہی ہر چیز کا جاننے والا اور یہ آیت سورۃ حدید میں آئی کہ جس میں شدید سختی ہے اور لوگوں کیلئے فوائد تو اس لئے حضور مبعوث ہوئے تلوار کے ساتھ اور بھیجے گئے سارے عالم کیلئے رحمت۔ اھ منہ حفظ رب مدینہ

www.ziaetaiba.com

آثار غرض جمیع اشیاء کا علم ہے اور حضور ﷺ نے جمیع علوم اول و آخر و ظاہر و باطن کو احاطہ فرمایا۔ اور اس آیت کا مصداق ہوئے کہ ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے ان پر سب سے افضل درود اور سب سے اتم و اکمل سلام انتہی۔ مترجماً تو یہ کہنا اگر شرع میں جرم ہے تو ان جلیل امام [1] کا گناہ مجیب سے بڑھ کر ہے، اور اس میں مجیب کے وہی پیشوا ہیں تو اب ان پر حکم لگاؤ اور مجھے بتاؤ کہ کیا وہ معاذ اللہ تمہارے نزدیک کافر ہیں یا گمراہ، یا گمراہ گر یا مسلمان سنی ہیں عام لوگوں میں سے یا بڑے عالم اور

---

[1] وازیدک آخری امر وادھی الخ۔۔۔ اور میں تیرے لئے زیادہ کروں دوسرا زیادہ کڑوا اور سخت بلا یہ کہ علامہ نظام الدین نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان میں پھیر دیا قول الٰہی آیۃ الکرسی میں "یعلم ما بین ایدیھم" تا "الا بما شائ" جانب محمد ﷺ ج ۳ ص ۲۴ جہاں کیلئے ہیں "من ذالذی یشفع عندہٗ الا باذنہ" یہ استثناء راجع ہے نبی کریم ﷺ کی جانب۔ گویا کہ ارشاد ہوا کون ہے وہ کہ شفاعت کرے اس کے پاس قیامت کے دن مگر اس کا بندہ محمد ﷺ کہ وہی اجازت یافتہ شفاعت ہے حسب وعدہ صادقہ قریب ہے کہ تیرا رب تجھ کو مقام محمود میں مبعوث کرے گا "یعلم" یعنی محمد ﷺ جانتے ہیں "بین ایدیھم" جو ان کے سامنے ہیں ابتدائی کاموں سے قبل پیدائش مخلوق کے "وما خلفھم" یعنی جو ان کے پیچھے ہے حالات قیامت سے "ولا یحیطون بشئی من علمہ" اور انہیں احاطہ کرتے ہیں ذرا کسی چیز کا اس کے علم سے اور جزیں نیست کہ وہ معائنہ فرمانے والے ہیں ان کے حالات اور ان کی سیرتوں اور ان کے معاملات وحکایات کا اور تم سے ہم سب بیان کریں گے پیغمبروں کی خبریں اور وہ نبی جانتے ہیں آخرت کے سب کام اور جنت ودوزخ کے حالات اور وہ لوگ نہیں جانتے کچھ اس میں سے "الا بما شائ" مگر وہ چیز کہ وہ نبی چاہے کہ اس سے انہیں خبردار کرے "وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض" وسیع ہے اس کی کرسی سائے ہوئے ہیں آسمان و زمین عرش بایں وسعت مثل ایک چھلہ ہے کہ پڑا ہے درمیان آسمان و زمیں کے بہ نسبت وسعت قلب مومن کے "ولا یؤدہ حفظھما" نہیں گراں ہے روح انسانی کو تحفظ اسرار "سمٰوات والارض" کا اور سکھایا آدم کو سارے نام اھ۔ مختصراً تو حکم کرو ان پر کیا وہ تمہارے نزدیک کافر ہیں۔ اھ غفرلہ مدینہ۔

میں کہتا ہوں کہ میرے دل میں القا کیا گیا کہ اس پر ان کی تقریر یہ ہے کہ جب اشارہ کیا قول الٰہی "من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ" نے اس جانب کہ محمد ﷺ وہی ماذون باشفاعت وہی اس کا دروازہ کھولنے والے ہیں نہ کوئی اور ان کے سوا ﷺ تو گویا پوچھنے والے نے ان دونوں کے ساتھ تخصیص نبی ﷺ کو دریافت کیا تو جواب دیا گیا کہ بارگاہ الٰہی میں شفیع کیلئے اس سے چارہ نہیں کہ وہ مطلع ہو اوپر ہر اس چیز کے کہ صادر ہوتی اور صادر ہوگی ان سے کہ جن کی شفاعت کرے تاکہ ہر وہ شخص کہ جو شفاعت کئے جانے کا اہل ہوتا کہ جان لے ہر اس شخص کو جو شفاعت کا سزاوار ہے اور یہ کون سی قسم شفاعت کا فی نفسہٖ محتاج ہے اور کون سی شفاعت بارگاہ الٰہی میں اس کیلئے قابل امداد ہے کیونکہ شفاعت کی بہت سی قسمیں ہیں کتنے اس کیلئے مواقع اور مقامات ہیں تو جو اسے نہ جانے اس کے کام کی بصیرت نہ ہوگی وہ کہتے ہیں کہ اس طرف اشارہ کر رہا ہے قول الٰہی "لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن و قال صوابا" وئی بات نہ کرے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور ٹھیک بولا اور محمد ﷺ وہی احاطہ کئے۔۔۔

......ہوئے ہیں اس سب کو سارے جہانوں میں سے تو بلاشبہ وہ سارے عالم جانتے اور وہ چیز جس پر وہ اس آن پہچانتے ہیں ''یعلم ما بین ایدیھم'' اور جانتے ہیں اس کو جو اس کے سامنے ہیں ''ما کان'' سے اور جو ان کے پیچھے ہے ''ما یکون'' سے زمانہ تک اپنے رب غالب بڑے علم والے کے بتائے سے کیونکہ ''ما کان و ما یکون قبل اطلاع خاص تھیں ان کے ساتھ جیسا کہ ان پر گذشتہ حدیث نے روایت کی یعنی روشن کر دینا اللہ سے جس نے میرے لئے روشن کیا جیسا کہ مجھ سے پہلے تمام انبیاء کیلئے روشن فرمایا تو اس طرح جواب دیا گیا کہ انہوں نے اگر چہ جانا مگر نہ جانا ہے ان کے سکھائے اور ان کی امداد کے ﷺ اور باوجود اس کے انہوں نے احاطہ نہ کیا مثل ان کے احاطہ کے اور نہ انہیں ادراک ہوا مثل ان کے ادارک کے اور بلاشبہ باوجود اس کے ان کے لئے فضل وکمال ہے ''لا یحیطون بشیء من علمہ'' اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے ''الا بما شائ'' مگر جتنا وہ چاہے۔

(ترجمہ شعر) وہ بزرگی کا آفتاب ہے یہ اس کے ستارے کہ لوگوں کیلئے اپنے انوار ظاہر کرتے ہیں تاریکیوں میں یہ سب ان کے اصل اول ہونے کے اور اس میں انہیں پر اعتماد اور وہی اتم واکمل ہیں تو وہی اس کے ساتھ خاص کئے گئے نہ ان کا غیر ﷺ تو گویا کہا گیا مشفوع لھم میں اولین وآخرین سے وہ کثرت ہے کہ عدد اس کے حصر سے تھک رہے تو اگر ان کیلئے نہ ہوں مگر ایک ہی شفیع اور وہ ﷺ ایک بشر ہیں تو شاید ان کا سینہ کبھی تنگی فرمائے اور حاصل ہو اس سے ایک نوع جدائی۔ باقی ہلاک ہو جائیں تو جواب دیا گیا کہ اس کا سینہ کیسے تنگی کرے گا حالانکہ ''وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض'' اور یقینی وسعت رکھتی ہے اس کی کرسی سارے آسمان وزمین کو تو تمہارا کیا گمان ہے ان کے قلب کریم کے ساتھ جس میں عرش کا گنبد ایک مچھر ہی طرح کہ اڑ رہا ہو فضا میں آسمان وزمین کے درمیان تو گویا کہا گیا ہاں لیکن ہم ڈرتے ہیں شائد بھول جائیں کوئی اس عظیم کثرت کو کہ جو ان کیلئے ہو جائے بھولنے والا تو جواب دیا کیونکر بھول جائے گا۔ کوئی ان میں سے او وہ وہ ہے کہ اس پر گراں نہیں (ان دونوں آسمان وزمین کی حفاظت) مع اس کے (-----) کہ جو ان دونوں میں ہے مخلوقات سے اور فضل فرمایا، سفارش کئے گیوں پر ایسا ایسا دہرایا کہ جس کا احصاء نہ فرمائے، مگر اللہ برتر یہاں تک کہ انتہائے کلام اور ازالۂ اوہام ہوا اور پوری فرحت حاصل ہوئی اسے جو ان کا بابستۂ کنارۂ دامن ہے ان پر اور ان کی آل پر سب سے افضل صلوٰۃ وسلام جان لو کہ میں اس کا مدعی نہیں کہ یہ معنی آیہ کریمہ کے ہیں نہ اس کا دعویٰ علامہ مفسر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا لیکن وہ کہ درحقیقت ان اشارات کے قسم سے ہے جو اہل ربانی اہل باطل کیلئے معروف ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی برکتوں سے منتفع کرے مثل ان کے قول کے زیر حدیث صحیح کہ ملائکہ ان گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو کہ بیت قلب اور ملائکہ تجلیات الٰہی اور کلب شہوت اور حاشا انکار نہیں کرتے معنی ظاہر کا باطنیہ کی طرح اور ان کا یہ کام محض ایمان وکمالِ عرفان ہے جیسا کہ کہا علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح عقائد میں اور بسا اوقات ایسی شق لاتے ہیں جو بعید وغریب تر ہو اہل ظاہر میں تو وہ ان پر خطا وجھوٹ کی تہمت رکھتے ہیں یہ نہیں ہیں مگر از ''قبیل الخیار بد النقین'' (ککڑی کھیرا بعوض دو دانگ) اور ایک شے دوسری شے کے ساتھ ذکر ہوتی اور قلب ایک حرف سے نصیحت پاتا ہے اور یہ زیادہ بعید نہیں ان کے اذہان کے منتقل ہونے سے ساتھ سننے تغزل لیلی اور سلمی اور عزہ اور شبینہ (معشوقان خیالی شعرائ) کہ ان کے محبوب کی طرف فرمایا حضور ﷺ نے تفسیر احسان میں یہ کہ تو اللہ کی عبادت کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے تو اگر نہیں دیکھ رہا ہے تو تجھے دیکھ رہا ہے بعض عارفین قدس اسرارہم دوسرے ''تراہ'' پر رک گئے۔ اس معنی پر کہ ''انک الم تکن'' یعنی تو فنا ہو جائے نفس سے تو اب تو اسے دیکھے اور تو پہنچ جائے مقام مشاہدہ باری تعالیٰ تک کیونکہ تیرا نفس وہی حجاب ہے تجھ میں اور شہود مولیٰ میں اور اس پر امام ابن حجر عسقلانی نے یہ اعتراض......

......کیا کہ اگر مراد وہ ہے جوانہوں نے کہا تو البتہ "تراہ" مخدوف الالف ہوتا اور یقینا قول "فانہ یراک" ضائع ہو جاتا تاکہ اس کو ماقبل سے کوئی ربط نہ رہتا، پھر الفاظ حدیث کی روایات پے درپے لائے کہ محتمل اس تاویل کی نہیں جیسے روایت کھمس "انک ان لا تراہ فانہ یراک" کہ بلاشبہ تو اگر اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے تو اس کا جواب شیخ محقق علامہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ نے لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح میں یوں دیا کہ الف کا مضارع مجزوم میں ایک مروجہ لغت میں ہے اور اسی بنا پر ہی روایت قبنل کی ابن کثیر سے قول الٰہی میں "ارسلہ معنا غدا یرتعی ویلعب" اور قول الٰہی "ومن یتقی ویصبر" اور شاعر کا قول ہے ۔ الم یاتیک والانباء تمنی علاوہ ازیں واجب نہیں جزم جزاء کا جب شرط ماضی ہو اگرچہ معنی جیسا کہ یہاں ہے اور ارتباط "فانہ یراک" کا وہ بیان امکان رویت کیلئے ہے جیسا کہ استدلال کیا گیا ہے، کلام میں امکان دیدار الٰہی پر یعنی ہمارا اس کو دیکھنا بغیر جہت ومکان اور خروج شعاع وغیرہا کے اور ممکن ہے کہ دوسری بالمعنی روایتیں مبنی ہوں اس معنی پر اسے راوی نے سمجھا حدیث سے کیا علاوہ ازیں کہ نہیں ہے یہ تاویل حدیث کی اور بیان معنی کا مثل مراد کے نزدیک علماء عربیت کے جزیں نیست کہ یہ ایک چیز ہے جو ظاہر ہو جاتی ہے ان کے بواطن پر بہ سبب غلبۂ حال محویت وفنا کے ان کے قلوب پر اور نہیں ہے یہ اس لفظ سے بیچ اس روایت کے اور یہ فی الحقیقت از قبیلہ سعتر بری اور دس کھیرے بعوض ایک دانگ کے واللہ تعالیٰ اعلم اھ۔ مختصراً اور یوں ہی رد کیا اسے علامہ علی قاری نے مرقاۃ میں مگر انہوں نے ایراد اول وثالث کے جواب میں وسیع کلام کیا اور نہ قریب آئے، جواب ثانی کے نمایاں طور پر جہاں کے انہوں نے کہا جو کہا گیا کہ اس کے موافق نہیں ہے الف کے ساتھ رسم خط تو یہ مدفوع ہے اور اس کے محمول کرنے سے ایک لغت پر یا بر بنائے اشباع حرکت یا حذف مبتدا اور وہ انت ہے اور جائز ہے حذف (فا) کا جملہ اسمیہ سے جو واقع ہو جزا کے مقام پر کہا اور قول اس کا "فانہ یراک" کلام سابق سے متعلق ہے اگرچہ اس کا کچھ تعلق لاحق سے بھی ہے اور میں نے اس مقام میں تطویل اس کلام میں بعض شراح کے اظہار خطاہی کے لئے کی اور اس کے منافی نہیں وہ بعض روایت میں وارد ہوا "فانک ان لا تراہ فانہ یراک" "تو اگر اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے" "فان لم ترہ فانک یراک" کہ یقینا پہلے کے قائل نے ادعا نہ کیا مراد حدیث وہ ہونے کا جو عبارت نے ادا کیا بلکہ ذکر کیا ایسے معنی کو جو ماخوذ فحواء کلام سے ہیں بطور اشارہ۔ اھ۔ مخلصاً میں کہتا ہوں ظاہر ہوئیں اس بعد ضعیف کیلئے دوسری وجود ارتباط "فانہ یراک" میں امید کرتا ہوں کہ یہ لطیف وضعیف تر آور ہوگا جملہ واسطے بیان ثبوت روایت کہ نہ خالی امکان کے اول "فان لم تکن" پس اگر تو نہ ہوا اور فنا ہو جائے اس کے شہود کی خواہش میں "تراہ" تو اسے دیکھے گا اور مراد کو پہنچ جائے گا۔ "فانہ یراک" کہ بے شبہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور تجھ سے ایک لمحہ غافل نہیں تو جب اس نے تجھے دیکھا کہ تو نے اس کیلئے اپنی جان فنا کر دی تو وہ کسی کو ناامید نہیں کرتا کیونکہ تو مقام احسان تک رسا ہو گیا اور اللہ ضائع نہیں کرتا محسنین کا اجر۔ ثانی "فان لم تکن" تو تو اگر نہ ہو تو یقینا اسے دیکھ رہا ہے کیونکہ تو فنا ہو گیا اور وہی باقی ہے تو اب وہی اپنی ذات کا دیدار کرنے والا ہے اور کیونکہ نہ دیکھے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور تو یقینا فنا ہو چکا تو باقی ثالث پس اگر تو نہ ہوگا تو اس وقت تو اسے دیکھے گا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے اور اس کی آنکھ کا پردہ نہیں "فانہ یراک" تو وہ بے شک تجھے دیکھ رہا ہے اور تو ایک صورت خیالی خواب میں آنے والی پر تو تجلی عکسی وظلی میں سے ہے تو کیسے نہ دیکھے حسن حقیقی اور جمال اصلی یہ لو لیکن قول ان کا من قبیلہ سعتر بری اشارہ ہے اس چیز کی طرف جو رسالہ امام قیشری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بسند یحییٰ بن رضی علی ہے کہ انہوں نے کہا، سنا ابو سلیمان دمشقی نے طواف میں ندا یا سعتر بری تو غش ہو کر گر پڑے جب افاقہ ہوا دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ وہ کہتا ہے "استع تربری" یعنی کسرۂ با سے اور وہ نیکی اور احسان ہے اگرچہ طواف کرنے والے اسے فتح (با) سے کہا اور کتاب مرقی فی مناقب سید محمد شرقی کے کہ ان کے نواسہ عبدالخالق ابن محمد......

دین کے ستون اور سید المرسلین ﷺ کے وارث فوراً فوراً جواب دو اور حملہ کرنے والے نقاب میں منہ چھپانے سے بچیں۔

سوال دوم:

مجیب کے اس قول سے کہ نبی ﷺ ازل سے ابد تک جو کچھ ہوا اور ہوگا سب جانتے ہیں

اقول:

جواب اول:

تم نے کلام مجیب کا ایسا ترجمہ کیا جو تم جیسوں کیلئے وہم زیادہ ابھارنے کا باعث ہو

......ابن احمد بن عبدالقادر کی مصنفہ ہے اس میں ہے کہ ایک شخص مصر کی گلیوں میں بیچتا اور کہتا یاسعتر بری تو اسے تین بندگان خدا نے سمجھا پہلے نے اہل ہدایت سے "استع تربری" یعنی کوشش کر میری اطاعت میں تو دیکھے گا میری کرامت کی عطائیں۔ دوسرا متوسط تو اس نے سمجھا "یاسعۃ بری" یعنی کس قدر وسیع ہے میری بھلائی اور احسان اس کیلئے جو مجھ سے محبت اور میری اطاعت کرے اور تیسرا اہل نہایت سے تو اس نے سمجھا "الساعۃ تری بری" پس ان تینوں کو وجد آ گیا اھ۔ اور احیاء میں ہے کہ عجمی پر کبھی وجد کا غلبہ عربی اشعار پر ہوجاتا ہے کیونکہ اس کے بعض حروف بروزن حروف عجمیہ ہوتے ہیں تو ان سے دوسرے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ کسی کا شعر تھا

مازارنی فی النوم الاخیالہ　　　　فقلت لہ اھلاً وسہلاً ومرحبا

میں نے اس کی صورت خیالی کا خواب میں نظارہ کیا تو میں نے اس سے کہا اہلاً وسہلاً مرحبا

تو اس پر ایک عجمی کو وجد آ گیا تو اس سے سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا "مازارئم" کہ مرنے کے قریب ہوں اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ لفظ زار برزبان فارسی ہلاکت سے قریب والے پر دال ہے تو اسے وہم ہوا کہ ہم سب ہلاکت کے قریب ہیں اور اس نے اس وقت خطرہ ہلاکت آخرت سمجھا عشق الٰہی میں جلنے والا اس کا وجد اس کے حسب فہم ہوتا ہے الخ۔ خلاصہ یہ کہ ہمارا استدلال یہاں تفسیر آیہ کریمہ سے نہیں بلکہ تاویل مفسر اور ان معنی پر ان کے اعتقاد سے ہے یہاں تک کہ اس نے جائز رکھا آیۂ کریمہ کا اس کی جانب اشارہ تو وہ اب تمہارے نزدیک کفر کے زائد لائق والعیاذ باللہ تعالیٰ اور مقصود اس بات کا بیان ہے کہ تم معرفت محمد ﷺ سے محجوب ہو اور اتنی معرفت بھی نہیں جتنی علمائے ظاہر کو ہے کجاوہ کہ اولیائے کرام کو مرحمت ہوئی تو تم مسلمان کی تکفیر کرتے ہو اور بے علمی سے انکار کرتے اور اس انکار کو اچھا خیال کرتے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے بلکہ انہوں نے جھٹلایا اسے جسے انہوں نے نہ جانا یہ ہے ان کا مبلغ علم تو جسے اللہ نور نہ دے اس کیلئے نور نہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں عفو وعافیت اھ۔ منہ جدیدہ

اسلئے کہ تمہاری عبارت میں ''ازل'' سے کا تعلق ''جانتے ہیں'' سے بھی متحمل ہے ازل کو جب اصطلاح کلام پر عمل کیا جائے تو معنی یہ ہوں گے کہ نبی ﷺ کا علم ازل سے موجود ہے جس کیلئے ابتدا نہیں اور یہ کھلا کفر ہے کہ اس سے نبی ﷺ کا قدیم ہونا لازم آئے گا اور مجیب کے کلام میں اس احتمال کو راہ نہیں۔ ان کی عبارت یوں ہے ـــ بے شک جملہ مالم تکن تعلم شامل ہے ان تمام مغیبات کو جو ازل سے ہو گزریں اور ابد تک ہوں گی۔ انتہی۔

رہا علم نبی ﷺ کا ازل سے ابد تک کے تمام کائنات کو شامل ہونا تو آگاہ ہو کہ ازل و ابد بولے جاتے ہیں اور ان سے وہ مراد ہوتی ہے جو متکلمین کی اصطلاح ہے یعنی وہ جس کے وجود کی ابتدا نہیں اور وہ جس کے بقا کی انتہا نہیں۔ اور اس معنی پر جمیع اشیاء کو علم کا شامل ہونا ہم تجھے بتا چکے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے بندوں کیلئے عقل و نقل دونوں کی رد سے محال ہے مگر بارہا ازل و ابد بولتے ہیں اور ان سے گذشتہ و آئندہ کا طویل زمانہ مراد ہوتا ہے جیسا کہ بمعنی[1] ابد میں قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں تصریح کی۔

www.ziaetaiba.com

[1] اور کوکب الانور شرح عقد الجوہر توقیف سے منقول ازل قدم ہے کہ جس کی ابتدا نہیں اور اس کا اطلاق مجاز اس پر آتا ہے جسکی عمر طویل ہو۔ اھ۔ اور جواہر و درر مصنف عارف باللہ امام علامہ سیدی عبدالوہاب شعرانی میں استفادہ فرمایا اپنے شیخ عاف باللہ سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جس کی عبارت یہ ہے تو میں نے ان سے کہا کیا مراد ان کے قول سے کہ اللہ نے لکھ لیا اسے ازل میں باوجود یہ کہ ازل کا تعلق نہیں مگر یہ کہ وہ زمانہ ہے اور زمانہ مخلوق ہے اور اللہ کا لکھنا قدیم ہے تو فرمایا (رضی اللہ عنہ) نے کہ مراد کتاب ازلیہ سے وہ علم الٰہی ہے جس نے احصاء کر لیا تمام اشیاء کا اس میں لیکن ازل پس وہ زمانہ وہ ہے کہ درمیان وجود الٰہی اور وجود ان موجودات کے معقول ہیں، اب اسی میں لیا گیا عہد وجود پر الخ تو ظاہر فرمادیا سوال کرنے والے امام نے سوال میں یہ کہ ازل بمعنی زمانہ نہیں ہے مگر مخلوق حادث غیر قدیم اور ظاہر کر دیا سردار عارف باللہ مجیب نے جواب میں کہ وہ زمانہ ہے جس میں حق تعالیٰ نے اخذ میثاق فرمایا تو شک منتفی ہو گیا اور عیب عیبی کی طرف پھر گیا۔ امام احمد بن خطیب قسطلانی علیہ الرحمۃ نے مواہب لدنیہ ج ۲ ص ۳۸۰ میں فرمایا خوب فرمایا علامہ ابومحمد شقراطسی نے جہاں اپنے مشہور قصیدہ میں فرمایا ملک اللہ کیلئے ہے یہ عزت جس کیلئے نبوت باندھی گئی ازل میں تو اگر ازل سے قدم مراد ہو تو اس وقت عرش کہاں تھا۔ اھ منہ غفرلہ

اور میرے سردار عارف باللہ مولانا نظامی قدس سرہ السامی نے نبی ﷺ کی نعت میں کہا

محمد کازل تا ابد ہر چہ ہست   بہ آرایش نام او نقش بست

یعنی ازل سے ابد تک جو کچھ موجود ہے اس نے اسی لئے صورت پکڑی اور موجد ہوا کہ نام محمد ﷺ کی زیبائش بنے یعنی حضور ﷺ کے خدم و حشم سے ہوا اور حضور کے عزت وجلالت کے جلوس میں شامل ہو تو اب تیرا کیا گمان ہے مولانا نے ازل سے یہاں کیا مراد لیا اگر تو اسے اصطلاح کلام پر حمل کرے تو معاذ اللہ کفر ہوگا تو اپنے بھائی کے کلام کو اس معنی پر کیوں نہیں حمل کرتے جس پر ان سید عارف باللہ کا کلام حمل کرو گے اور میں نے اسی ایضاح کا قصد کیا کہ ''ازل سے ابد تک'' کی جگہ ''روز اول سے روز قیامت تک'' لکھا مگر اعتراض کی لت معنی فساد کی طرف جلد لے جاتی ہے

جواب دوم:

اگر تم ص ١٦ پر خود مجیب کا کلام دیکھتے تو ازل و ابد سے ان کی مراد جان لیتے جیسے ہم نے جان لی پس بے شک وہ کہتے ہیں بے شک لوح محفوظ کہ اس میں مرقوم و محفوظ ہے وہ سب جو ہو گزرا اور ہوگا ازل سے ابد تک تو کیا کوئی وہم کرے گا کہ انہوں نے ایسی چیز کا جس کے نہ وجود کا اول ہے نہ بقا کا آخر ایک محدود و متناہی لوح میں منقوش ہونا مانا ہے بلکہ ان کی مراد وہی ہے جو ہم نے کہا کہ روز اول سے روز آخر تک ۔ جس طرح صحیح حدیث میں نبی ﷺ سے وارد ہوا کہ ابد تک سب چیزوں کا لوح میں ثبت

ہونا فرمایا اور وہاں پھر یقیناً وہی مراد ہے جو ہم نے ذکر کی۔

جواب سوم:

کاش تم خود رسالہ مجیب کا ص ۱۱ دیکھتے جہاں تفسیر روح البیان سے یہ عبارت نقل کی ہے کہ (اے نبی) تم پر اپنے رب کے فضل سے پوشیدگی والے نہیں کہ جو کچھ ازل سے ہوا اور جو کچھ ابد تک ہوگا تم پر کچھ چھپا ہو اسلئے کہ جَنّ بمعنی پوشیدگی ہے بلکہ تم جانتے ہو جو کچھ ہو گزرا خبردار ہو جو کچھ ہونے والا ہے انتہی تو یہ مفسر فاضل اس لفظ میں مجیب کے پیشوا ہیں بلکہ اگر یہ گناہ ہے تو ان مفسر کا گناہ مجیب سے سخت تر ہے، اسلئے کہ مجیب نے تو یہ اپنے کلام میں کہا اور مفسر نے اسے کلام الٰہی کی تفسیر ٹھہرایا تو اس لفظ پر کفر یا گمراہی یا جو حکم لگاؤ پہلے اس عالم جلیل پر لگاؤ پھر مجیب عقیل کی طرف بڑھو۔

سوال سوم:

مجیب کے اس قول سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم تمام غیبوں کو شامل ہے یہ حق ہے یا نہیں۔

www.ziaetaiba.com

اقول:

جواب جمیع اس معنی پر کہ تمام معلومات الٰہیہ کو تفصیل وار احاطہ حقیقیہ سے محیط ہو جائے۔ یہ تو ہم تمہیں بتا چکے کہ یہ مخلوق کیلئے یقینا قطعاً عقل وشرع دونوں کی رو سے محال ہے اور اس معنی پر کہ جو کچھ روز اول سے ہوا اور روز آخر تک ہوگا اس سب کو محیط ہو یہ حق اور سچا ہے اللہ و رسول کا ارشاد سننے اور ماننے کی رو سے۔ اے کاش میں

جانوں جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر شے کا روشن بیان اور فرماتا ہے ہر چیز کی تفصیل اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر شے مجھ پر روشن ہوگئی اور علماء فرماتے ہیں نبی ﷺ کو تمام جزوی و کلی علم حاصل ہو گئے اور سب کا احاطہ فرمالیا۔

اور فرماتے ہیں نبی ﷺ نے ہر شے بیان فرمادی اور فرماتے ہیں نبی ﷺ کے علم نے تمام عالم کو گھیر لیا اور فرماتے ہیں نبی ﷺ نے جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ ہوگا سب جان لیا اور فرماتے ہیں سب کچھ ایسا دیکھتے اور سنتے ہیں جیسا آنکھوں کے سامنے ہے اور فرماتے ہیں نبی ﷺ تمام اشیاء کے عالم ہیں اور فرماتے ہیں نبی ﷺ نے جمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر کا احاطہ فرمالیا اور فرماتے ہیں کہ عارف پر ہر شے روشن ہوجاتی ہے جیسے کہ یہ عبارات اوپر گزریں تو جمیع غیوب کہنے میں کون سی انوکھی بات ہے۔ کیا اس کا عموم ان کلمات الٰہیہ اور کلام رسول ﷺ واقوال ائمہ والفاظ علماء کے عموم سے زیادہ خیال کرتے ہو بلکہ اگر تم عقل کا دامن تھامو تو اکثر ارشادات جو گزرے ان سے اس لفظ کی چوڑان اور وسعت کم پاؤ گے تو مراد وہی ہے جو ٹھہر چکا اور قرار پا گیا تو اگر یہ کفر یا گمراہی یا خطا یا نادانی ہے تو پہلے اللہ ورسول کا کلام بدلو اور عالموں کو کافر یا گمراہ یا جاہل کہو پھر سب کے بعد مجیب کی طرف پلٹو۔

سوال چہارم:

کیا نبی ﷺ کے علم کی ابتدا اور انتہا اور کسی حد سے محدود ہے یا ایسا نہیں۔

www.ziaetaiba.com

اقول:

جواب ابتدا تو ضرور ہے اسلئے کہ مخلوق کا علم حادث ہی ہو کر ممکن ہے رہے انتہی اگر اس سے مراد یہ ہو کہ نبی ﷺ کے معلومات کی ہر زمانہ میں کوئی گنتی ہے جسے اللہ جانتا ہے اگر چہ کوئی آدمی اور فرشتہ شمار نہ کر سکے تو یہ بھی بلا شبہ صحیح ہے اور اگر یہ مراد ہو کہ نبی ﷺ کا علم کسی حد پر ٹھہر جائے کہ اس سے آگے نہ بڑھے تو یہ باطل ہے اور اللہ اسے نہیں مانتا بلکہ ہمارے محبوب ﷺ ابد الآباد تک ذات وصفات الٰہی کے علم میں ترقی فرماتے رہیں گے اور ان تمام باتوں پر نظر اول میں ہم کلام مفصل کہہ چکے۔

سوال پنجم:

تقریظ میں میرے اس قول سے جسے سائل نے عربی بنانے میں یوں کر دیا کہ نبی ﷺ کے علم سے ذرہ بھر غائب نہ ہوا کہ اس سے تمہاری مراد ہے کہ ازل سے ابد تک ذرہ بھر کوئی شے حضور کے علم سے غائب نہیں یا کچھ اور اقول جواب اول میرے کلام کا ترجمہ تو یہ ہے نہیں باقی رہا کوئی ذرہ جو حضور ﷺ کے علم سے خارج ہو اور یہ صاف حدوث کی طرف ناظر ہے بخلاف ترجمہ سائل کے علاوہ بریں سائل نے لفظ مثقال بڑھا دیا اور وہ میرے کلام میں نہیں گویا وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ تردید وتردد جو اس کے کلام میں کہ ازل سے ابد تک مراد ہے یا کچھ اور یہ ٹھیک ہو جائے اس لئے کہ اگر وہ مثقال کا لفظ نہ بڑھاتا اور یوں پوچھنے کھڑا ہوتا کہ کیا ازل سے کوئی ذرہ حضور ﷺ کے علم

www.ziaetaiba.com

سے غائب ہوا تو یہ اس پر دلیل ہوتا کہ وہ ازل میں ذروں کا وجود مان رہا ہے تو کھلا ہوا سخت گمراہ کفر ہوتا تو اس نے مثقال بڑھا دیا کہ اور نہ جانا کہ ازل میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مثقالوں سے تولی جائے وہاں تو اللہ ہے اور اس کی صفتیں تو اس کا کمال وتردد احتمال کفر کی طرف ناظر رہ گیا یا اس میں ظاہر اور ٹھہر چکا ہے کہ یہی انجام ہے اس کا جو اپنے بھائی کیلئے کنواں کھودے پھر یہاں جو بات ہے ہم بار بار تجھے بتا چکے اور صاف کھول کر ظاہر کر چکے اور ازل کا لفظ نہ میرے کلام میں ہے نہ اس معنی پر کہ جو سائل کے وہم میں ہے میری مراد۔

جواب دوم:

یہاں تین مرتبے ہیں۔

پہلا مرتبہ مسلمان صالح سلامتی والے کا جو مسلمان پر بدگمانی نہیں کرتا مگر نیک تو اگر وہ کوئی ایسا لفظ پاتا ہے جس میں دوسرا پہلو ہے اسے تاویل کر کے برائی اور نقصان سے پھیر دیتا ہے۔

www.ziaetaiba.com

دوسرا مرتبہ وہ جسے یہ توفیق تو نہیں مگر ایک طرح کی دیانت رکھتا ہے اور اس کا دین کچھ محفوظ ہے تو وہ اپنے بھائی کیلئے اپنی طرف سے کوئی محال نہیں گڑھتا تاکہ بدگمانی اور تہمت کیلئے مجال پائے۔

تیسرا مرتبہ وہ جوان نعمتوں سے محرومی میں حد کو پہنچ گیا مگر اس کی آنکھ میں کچھ حیا

باقی ہے تو گمان بد جس کا افترا کرے جب یہ اس کے خلاف کی تصریح پاتا ہے تو جرأت کا اقدام نہیں کرتا، اسلئے کہ اس کے آنکھوں کے سامنے وہ چیز موجود ہے جو اس کے افترا کو رد کردے گی اور اس کے منہ میں لگام دے دے گی مگر وہ جس نے حسد کیا اور تباہ ہو گیا اور حد سے گزر گیا وہ دیکھتا اور منہ پھیر لیتا ہے اور سنتا اور اعتراض کرتا ہے اور میں حملہ آور کو متنبہ کرتا ہوں اور میں اسے گھاٹوں پر اتار لایا اور ایسے مسائل کا افادہ کیا اور اس کے سامنے کھرے مسائل بیان کئے کہ ہر پست سے پست تر نہ بننے پر کیونکر ہو حالانکہ میرے کلام میں اتنا ہی نہ تھا کہ یہ لفظ ازل سے خالی ہے بلکہ اس میں عظیم تصریح کے ساتھ مصرح تھا کہ وہ مراد ہے، جو روز آخر تک روز اول سے ہوگا اور ہوا تو کیا تصریح نے بدگمانی پر راستے بند کردیئے تھے۔ مگر حسد ایک گوکھرو ہے کہ جسے لپٹ جاتا ہے وہ تباہ و ہلاک ہو جاتا ہے تو بچ اور بچ ہلاکت کی جگہوں سے اور اللہ ہماری اور تیری ہدایت کا والی ہو، الحمد للہ جواب پورا ہوا اور صواب کھل گیا اور جب کہ یہ جلد لکھا ہوا ایک رسالہ کی صورت میں نکلا تو مناسب ہے کہ اس کا نام ''الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ'' رکھوں تا کہ یہ نام بھی ہو اور مقصود و تالیف اور مکان تصنیف کا اشعار و اعلام بھی ہو اور ابجد کے حساب سے سال تالیف کی علامت اور نشانی بھی ہو۔ [1]

اعلام الاذکیا اور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ:

اعلام الاذکیاء کی طباعت کے بعد فریق آخر کے مولوی واحد نور رام پوری نے

[1] الدولۃ المکیۃ ص: ۱۹۱ تا ۲۳۹، مطبوعہ مکتبۃ رضویہ کراچی۔

بزعم خود اس کے جواب میں اعلاء کلمۃ الحق لکھی جس میں انہوں نے ایسی فحش باتیں تحریر کیں جو ایک عاقل سے بعید ہیں جس پر صدر الافاضل بدر الماثل حضرت علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے حضرت میاں اشرف شاذلی علیہ الرحمۃ کے اصرار پر اعلاء کلمۃ الحق کا جواب لکھا جو الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ ﷺ کے نام سے معروف ہے چنانچہ صدر الافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی تحریر فرماتے ہیں:

''بندۂ مسکین المعتصم بحبل اللہ المتین محمد نعیم الدین خصہ اللہ بمزید الصدق والیقین ابن الفاضل الکامل حضرت مولانا مولوی محمد معین الدین صاحب مدظلہ العالی مراد آبادی صانہما اللہ الہادی عن کید الاعادی برادران اسلام کی عالی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ آجکل مسئلہ علم نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم علماء میں ایسا زیر بحث ہے کہ ہر طرف اسی کا ذکر سنا جاتا ہے چنانچہ اسی بحث میں جناب مولانا مولوی شاہ سلامت اللہ صاحب رامپوری دام فیضہ نے جو اجلۂ فضلاء اہل سنت میں سے ہیں ایک رسالہ بہ مسمیٰ اعلام الاذکیاء تالیف فرمایا جس کی حالت مصنف علام کی جلالت علمی کی شہرت کے باعث محتاج بیان نہیں۔ اس رسالہ میں مولانا صاحب موصوف نے نبی کریم ﷺ کیلئے علم ما کان وما یکون کا اثبات کیا ہے اور کافی ثبوت

www.ziaetaiba.com

دیئے ہیں۔ بایں ہمہ رامپور کے ایک عالم مولوی حافظ واحد نور صاحب نے اس رسالہ کے جواب میں ایک رسالہ لکھا جس کا نام ''اعلاء کلمۃ الحق'' ہے ۔حافظ صاحب موصوف نے اس رسالہ میں جناب مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب دام فیضہٗ کی نسبت ایسی ایسی سخت کلامیاں اور زیادہ گوئیاں کیں جو علماء کی شان سے بعید ہیں۔ مسئلہ کے متعلق وہ رکیک ناحق خلاف صواب تقریریں کیں جو عاقل وفہیم سے غیر متوقع ہیں اسلئے ہیچمرزنی باستدعائے احباب بالخصوص میاں محمد اشرف صاحب شاذلی کے اصرار سے حافظ صاحب مذکور کے رسالہ کا جواب لکھا اور اس کا نام ''الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ ﷺ'' رکھا۔ اگرچہ حافظ صاحب نے اپنے رسالہ میں سخت کلامیاں کی تھیں مگر میں نے ان کے جواب میں کوئی سخت کلامی نہ کی اور اس کام کو انہی کی ہمت اور حوصلہ پر چھوڑا۔ کیونکہ زبان درازی عجز کی نشانی ہے۔ حافظ صاحب اور ان کے ہم مذہبوں کے رسالے اکثر بدزبانیوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ غالباً یہ حضرات فرصت کے اوقات اسی کام کی مہارت حاصل کرنے میں صرف کرتے رہتے ہیں جس طرح میں نے حافظ صاحب موصوف کے ساتھ کوئی سخت کلامی نہیں کی اسی طرح ان کی سخت کلامی زیادہ گوئی فضول بات کے جواب کی طرف بھی رخ نہیں کیا۔ البتہ مسئلہ کے متعلق علمی بحثیں کیں اور حافظ صاحب موصوف کے

www.ziaetaiba.com

شبہات کو دفع کیا۔ اعتراضوں کے جواب دیئے اور جوابات میں تحقیق کو مد نظر رکھا۔ نا انصافی اور تعصب کو پاس نہ آنے دیا حتی الوسع یہ کوشش بھی کی کہ مخالفین کے رسالے جمع ہوں چنانچہ مسطورۂ ذیل رسالے دستیاب ہوئے۔ سب پر نظر ڈالی مگر تقریباً سب کی تقریریں ملتی جلتی ہیں۔ نادر کسی میں کوئی بات کم و بیش ہو۔ تاہم میں نے اس رسالے میں سب کے جواب دیئے۔ اللہ جل شانہٗ اس کو میرے لئے کفارۂ سئیات فرمائے۔ ناظرین سے دعائے خیر خاتمہ سُول اور نظر انصاف مامول ہے۔'' [1]

نیز اعلام الاذکیاء کی اس عبارت و صلی اللہ علی من ھو الاول والاخر والظاہر والباطن وھو بکل شئ علیم پر کئے گئے اعتراض کے جواب میں فرماتے ہیں:

مولوی حافظ واحد نور صاحب کے رسالہ اعلاء کلمۃ الحق کا رد:

قولہ الحق ھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن وھو بکل شیئ علیم

اسی کی شان ہے ہمارا یہی ایمان ہے (اور حاشیہ پر ہے) اور مؤلف ''اعلام الاذکیا'' نے اپنے رسالہ کے آخر میں یوں لکھا ہے و صلی اللہ علی من ھو الاول والاخر والظاہر والباطن وھو بکل شئ علیم

---

[1] (الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ص: ۲ مطبوعہ قادری کتب خانہ، تحصیل بازار سیالکوٹ)

اقول: مؤلف اعلاء کلمۃ الحق نے گویا یہ اعتراض کیا کہ مؤلف اعلام الاذکیا یعنی جناب مولانا مولوی محمد سلامت اللہ صاحب نے جناب رسالتمآب ﷺ کی شان میں ھو الاول والاخر الخ لکھا اور یہ جناب حق سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، پس مخفی نہ رہے کہ یہ کلمات [1] جناب رسالت مآب ﷺ کی شان میں بیان کرنا نہ شرک ہے، نہ گناہ جیسا کہ جانب مخالف نے سمجھا بلکہ ایسے کلمات وصف جناب رسالتمآب ﷺ میں لانا جائز اور اکابر امت کا طریقہ ہے چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ کے خطبہ میں فرماتے ہیں:

"ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیئ علیم ایں کلمات اعجاز سمات ہم مشتمل بر ثنائے الٰہیست تعالیٰ وتقدس کہ در کتاب مجید خطبہ کبریائی خود خواندہ وہم متضمن نعت رسالت پناہی است کہ وے سبحنہ اورا بداں تسمیہ وتوصیف فرمودہ"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ کی توصیف میں یہ الفاظ کہنا درست اور علمائے امت کا طریقہ ہے بلکہ خود حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی توصیف میں یہ کلمات فرمائے ہیں پس اب منکرین جو ان کلمات کو

[1] اس عبارت میں ردالسیف مؤلفہ مولوی عبدالکریم کوچینی کا بھی رد ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب کے صفحہ ۸ میں لکھا ہے کہ یہ صفات جناب باری کی ہیں حضرت کیلئے ثابت نہیں۔ ۱۲

www.ziaetaiba.com

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ناروا جانتے ہیں خدائے کریم مولائے رحیم پر کیا اعتراض نہ کریں گے کہ اس نے خود حضرت کی شان میں یہ کلمات فرمائے یگانۂ زمانہ جناب الحاج مولانا المولوی احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی مدظلہٗ نے اپنے رسالۂ مبارکہ جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ ص ۳۴ پر نقل فرمایا علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی شرح شفا شریف میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا السلام علیک یا اول السلام علیک یا اخر السلام علیک یا ظاھر، السلام علیک یا باطن میں نے فرمایا اے جبریل یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہوسکتی ہیں؟ جبریل نے عرض کیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یوں سلام عرض کروں، اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے وسماک بالاول لانک اول الانبیاء خلقا وسماک بالاخر لانک اٰخر الانبیاء فی العصر خاتم الانبیاء الیٰ اخر الامم۔ حضور کا اوّل نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانہ میں مؤخر و خاتم الانبیاء و نبی اُمتِ آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

www.ziaetaiba.com

دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجے اور ہزار سال بھیجے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا۔ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج۔ حضور کو ظاھر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت وفضیلت کو تمام اہل سمٰوٰت وارض پر ظاہر وآشکار کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پرنور پر درود نہ بھیجے ہوں۔ اللہ حضور پر درود بھیجے فربک محمود وانت محمد وربک الاول والاٰخر والظاھر والباطن وانت الاول والاٰخر والظاھر والباطن پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد۔ حضور کا رب اول وآخر و ظاہر وباطن ہے، حضور اول وآخر، ظاہر وباطن ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا الحمدللہ الذی فضلنی علیٰ جمیع النبیین حتیٰ فی اسمی وصفتی سب خوبیاں اللہ عزوجل کو کہ جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام وصفت میں۔ انتہی [1]

www.ziaetaiba.com

[1] (الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص: ۲۸ تا ۳۰، مطبوعہ قادری کتب خانہ، تحصیل بازار سیالکوٹ)

سوال اول

حضراتِ کرام علمائے عظام اہلِ سنت و الجماعۃ دام فیضہم اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں، زید دعویٰ سے کہتا ہے کہ حضرت سلطانِ الانبیاء محبوبِ کبریا محمد مصطفی ﷺ کو اللہ جل جلالہ و عمّ نوالہ نے تمام غیوبات کا علم عطا فرمایا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہوا یا آئندہ ہوگا حتیٰ کہ بدء الخلق سے لے کر جنت و دوزخ میں داخل ہونے تک کا تمام احوال اور اپنی امت کا تمام خیر و شر آنحضرت ﷺ بالتفصیل پہچانتے ہیں اور جمیع اولین و آخرین کو مثل کفِ دست مبارک کی ملاحظہ فرماتے ہیں اور اس دعوی کے اثبات میں آیات قرآنی مثل

﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ﴾ [۱]

اور ﴿وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ﴾ [۲]

---

[۱] سورۃ النساء، الآیۃ: ۱۱۳
ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے

[۲] سورۃ القبرۃ، الآیۃ: ۱۴۳
ترجمہ کنزالایمان: اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ

www.ziaetaiba.com

اور ﴿ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴾ [1]

اور ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ﴾ [2]

اور ﴿ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ﴾ [3]

وغیرھا من الایات اور بکثرت احادیث صحاح اور اقوال علماء راسخین فقہاء و محدثین ومفسرین پیش کرتا ہے۔ بکر اس عقیدے کو شرک وکفر کہتا ہے اور دعوی کرتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ نہیں جانتے حتیٰ کہ آپ کو اپنے اور اپنی امت کے خاتمہ کا حال بھی معلوم نہیں تھا اور کہتا ہے کہ جو کوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے علم ذاتی کہے وہ مشرک ہے۔ اور جو کوئی یہ کہے کہ اللہ نے آپ کو علم غیب عطا فرمایا ہے وہ بھی مشرک ہے۔ اور اپنے دعوی کے اثبات میں تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے۔ اب علماء ربانی کی جناب میں باادب التماس ہے کہ ان دونوں میں کون برسرِ حق اور موافق عقیدۂ سلف صالح حضرات اہل سنت و الجماعۃ کے ہے۔ اور کون مبتدع اور ضال ومضل۔ بینوا توجروا

---

[1] سورۃ التکویر، الآیۃ: ۲۴
اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں

[2] سورۃ آل عمران، الآیۃ: ۱۷۹
(ترجمہ کنز الایمان) اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے

[3] سورۃ الجن، الآیۃ: ۲۷
(ترجمہ کنز الایمان) سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے

www.ziaetaiba.com

الجـــــــــــواب

والله سبحانه الموفق للصواب

زید حق پر ہے اور عقیدہ اس کا موافق عقیدہ سلف صالحین اہل سنت والجماعت کے ہے اور مطابق صریح آیات قرآن اور احادیث صحیحہ کے اور بکر کا عقیدہ فاسد، باطل مخالف عقائد اہل سنت والجماعت موافق عقیدہ فرقہ ضالہ وہابیہ کے ہے۔ اور یہ عقیدہ وہابیہ نجدیہ خارجیہ کا مطابق عقیدہ کفار و مشرکین و منافقین اور یہود زمانہ نبوت کے ہے۔ پس بکر بے شبہ مبتدع اور ضال اور مضل ہے۔

پہلے اسی کی برہان سنئے۔

ابن عبدالوہاب نجدی اپنے والد کی کتاب التوحید کے خلاصۃ الخلاصہ میں تقویۃ الایمان جس متن کی شرح ہے لکھتا ہے:

فمن اعتقد انه اذا ذكر اسم نبی فیطلع ہو علیه صار مشرکا و ہذا الاعتقاد شرک سواء کان مع نبی او ولی او ملک او جنی او صنم او وثن و سواء کان یعتقد حصوله بذاته او باعلام الله تعالیٰ بایّ طریق کان یصیر مشرکا الی قوله وعن النبی فی الصحیح والله لا ادری وانا رسول الله ما یفعل بی ولا بکم فهذا الحدیث صریح فی انه کان لا یعلم امر خاتمته فی

حال حیاته فکیف یعلم حال امته بعد مماته [1]

خلاصہ ترجمہ: جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ جب کسی نبی کا نام لیتا ہے تو ان کو خبر ہو جاتی ہے مشرک ہو جائے گا اور یہ عقیدہ شرک ہے خواہ کسی نبی کے ساتھ ہو یا ولی کے یا فرشتے یا بھوت و پری کے یا بت یا مورت کے اور خواہ یوں سمجھے کہ خود ان کو یہ بات حاصل ہے یا خدا کے بتلانے سے بہر حال مشرک ہوگا۔ اور صحیح حدیث میں نبی سے ثابت ہے کہ قسم خدا کی میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ نبی کو اپنی زندگی میں اپنے خاتمہ کا حال معلوم نہ تھا پھر بعد مرنے کے اُمت کا حال کیا معلوم ہوتا۔

جس کے رد میں علماء مکہ شرفھا اللہ تعالیٰ و عظمھم ہدیہ مکیہ اور رجم الشہاب علی ابن عبد الوہاب میں لکھتے ہیں:

ایھا الجاھل کیف تقول انه ﷺ کان لا یعلم امر خاتمته و قد قال اللہ تعالیٰ:

﴿لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ﴾ [2]

---

[1] سیف الجبار (اردو) للشیخ العلامۃ فضل رسول البدایونی علیہ الرحمۃ، ص: ۱۲۱، ۱۲۲ مطبوعہ مکتبہ رضویہ لاہور۔

[2] سورۃ الفتح، الآیۃ: ۲

(ترجمہ کنز الایمان): تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

﴿عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾﴾[1] ﴿وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ﴿۵﴾﴾[2] ﴿اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ﴿۱﴾﴾[3] و احادیث شفاعته لامته و شفاعة امته اکثر من ان یحصی و کیف قلت فکیف لم یعلم حال امته بعد مماته الم تسمع انه ﷺ قال حیاتی خیر لکم تحدثون بحدیث لکم فاذاانا مت و فاتی خیر الکم تعرض علی اعمالکم فان رایت خیر احمدت اللہ و ان رائیت شر ا استغفرت لکم[4]

اے جاہل یہ کیا بکتا ہے تو کہ آنحضرت ﷺ کو اپنے خاتمہ کا حال معلوم نہ تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فتح کی اس آیت میں ﴿لِیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ﴾ اور دوسری آیت میں فرمادیا کہ ﴿عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾﴾ اور تیسری آیت میں یہ فرمایا کہ ﴿وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ﴿۵﴾﴾ اور چوتھی آیت میں فرمایا ﴿اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ﴿۱﴾﴾ اور احادیث شفاعت آپ کی امت کے حق میں بے شمار ہیں اور کیسے بکا تو نے آنحضرت ﷺ بعد وفات کے اپنی امت کا حال نہیں جانتے تو نے سنا

---

[1] سورۃ الاسراء، الآیۃ: ۷۹
(ترجمہ کنز الایمان) قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

[2] سورۃ الضحٰی، الآیۃ: ۵
(ترجمہ کنز الایمان) اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

[3] سورۃ الکوثر، الآیۃ: ۱
(ترجمہ کنز الایمان) اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں

[4] سیف الجبار (اردو) للشیخ العلامۃ فضل رسول البدایونی علیہ الرحمۃ، ص: ۱۴۱، مطبوعہ کتبہ رضویہ لاہور۔

نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کیے جائیں گے، بہتر پر شکر کرونگا اور بُرے اعمال پر استغفار کروں گا یعنی خدا سے تمہاری بخشش چاہوں گا۔

اوران آیات سے وہ اپنے مدعائے باطل پر دلیل لایا تھا

قد نص اللہ تعالیٰ علی ہذا بقولہ ﴿وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾﴾ [1] و بقولہ تعالیٰ ﴿اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَاۤ٘ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَاۤ٘ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَاۤ٘ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ﴾ [2] [3]

اس کے رد میں فرماتے ہیں:

ہذا الآیات باتفاق المفسرین فی حق الاصنام فجعلہا نصاً فی حق من یعرض علیہ اعمال امتہ کل یوم غدوۃ وعشیۃ فیعرفھم بسیماہم واعمالھم ویستغفرلھم ویرد سلام کل من سلم علیہ ولو کانو فی کل لمحتہ اکثر من الفٍ الفٍ و تبلغہ صلوۃ المصلین حیث کانو ا فی مشارق الارض ومغاربہا

---

[1] سورۃ الاحقاف، الآیۃ:۵
(ترجمہ کنزالایمان):اوراس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں اور انہیں ان کی پوجا کی خبر تک نہیں۔

[2] سورۃ الاعراف، الآیۃ:۱۹۵
(ترجمہ کنزالایمان) کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا ان کے آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے کان ہیں جن سے سنیں۔

[3] سیف الجبار(اردو) للشیخ العلامۃ فضل رسول البدایونی علیہ الرحمۃ، ص:۱۳۵ مطبوعہ مکتبہ رضویہ لاہور۔

www.ziaetaiba.com

کفر صریح و الحاد قبیح انتہی [1]

یہ آیتیں باتفاق مفسرین بتوں کی شان میں نازل ہیں تو ان کو ذات پاک سرور عالم ﷺ کے حق میں سمجھنا صاف صاف کفر ہے اور بے دینی کیونکہ آپ کی یہ شان ہے کہ سب اعمالِ امت کے آپ کے روبرو صبح شام پیش کئے جاتے ہیں اور آپ اپنے جملہ اُمتیوں کو پہچانتے ہیں اور ان کے تمام اعمال خیر و شر کو جانتے ہیں اور ان کے لیے بخشش چاہتے ہیں اور جو حضور ﷺ پر سلام علیک عرض کرتا ہے حضور ﷺ انکا جواب دیتے ہیں اگر چہ ہر آن میں لاکھوں درود وسلام بھیجنے والے ہوں سب کا آپ جواب فرماتے ہیں اور درود و سلام بھیجنے والے کہیں ہوں مشرق میں یا مغرب میں۔

تفسیر کبیر کی عبارت سے واضح ہے کہ عقیدۂ مذکور موافق عقیدۂ مشرکین اور منافقین اور یہود کے ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر میں اور امام جلال الدین سیوطی تفسیر در منثور میں اور علامہ قرطبی اور علامہ ابن جریر طبری اپنی اپنی تفسیر میں تحت آیہ کریمہ

﴿ وَ مَاۤ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ ؕ ﴾ [2]

کے لکھتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے سورۂ فتح کی آیات سے۔ اور اس کو نقل کرتے

---

[1] سیف الجبار (اردو) للشیخ العلامۃ فضل رسول البدایونی علیہ الرحمۃ، ص:۱۳۶ مطبوعہ مکتبہ رضویہ لاہور۔

[2] سورۃ الاحقاف، الآیۃ:۹

(ترجمہ کنز الایمان) اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔

ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے:

عن ابن عباس انه قال لما نزلت ہذه الاية فرح المشركون والمنافقون واليهود وقالوا كيف نتبع نبيا لايدرى ما يفعل به وبنا فانزل الله تعالىٰ ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ﴾[1] الى قوله ﴿وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾﴾[2] فبين تعالىٰ ما يفعل به وبمن اتبعه ونسخت ہذه الاية وارغم الله انف المنافقين والمشركين۔[3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب یہ آیت اتری سب مشرک اور منافق اور یہود خوش ہوگئے اور کہنے لگے کیونکر تابعدار بنیں ہم ایسے نبی کے جو نہیں جانتے اپنا مآل اور نہ ہمارا پس نازل فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ﴾ الی قوله ﴿وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ

www.ziaetaiba.com

---

[1] سورۃ الفتح، الآیۃ: ۱۔۲
(ترجمہ کنز الایمان) بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی۔۔۔تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

[2] سورۃ الفتح، الآیۃ: ۵
(ترجمہ کنز الایمان) اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے۔

[3] تفسیر در منثور ج۶ ص۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔۔۔تفسیر کبیر للرازی ج۱۰ ص۹، مکتبہ حقانیہ ۔۔۔تفسیر جامع البیان، امام طبری ج۱۱ ص۲۷۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔۔۔تفسیر الجامع الاحکام القران، امام قرطبی ج۸ حصہ ۱۶ ص۲۸۵، مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت۔

فَوۡزًا عَظِيۡمًا ۙ﴿۵﴾ پس بیان فرمادیا اللہ تعالیٰ نے جوان کے ساتھ کیا جائے گا اور جوان کے تابعداروں کے ساتھ کیا جائے گا اور یہ آیت منسوخ ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے منافق مشرکین کی ناک رگڑ دی ہے۔

اسکے بعد امام رازی نے اس عقیدے کے باطل اور فاسد ہونے پر تین دلیلیں اور ذکر کی ہیں۔

الاول ان النبی ﷺ لا بدو ان یعلم من نفسه کو نه نبیا و متی علم کو نه نبیا علم انه لا تصدر عنه الکبائر و ان مغفور له اذ کان کذالک امتنع کو نه شا کانی انه ہل ہو مغفور له ام لا

الثانی لا شک ان الانبیاء ارفع حا لا من الاولیاء فلما قال فی ہذا ان الذین قالو ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون فکیف یعقل ان یبقی الرسول الذی ہو رئیس الاتقیاء و قدوۃ الانبیاء و الاولیاء شا کانی انه ہل و من المغفورین او من العذبین۔

الثالث انه تعالیٰ قال الله اعلم حیث یجعل رسالته و المراد منه کمال حاله و نہایة قربه من حضرة الله تعالیٰ و من ہذا حاله کیف یلیق به ان یبقی شا کانی انه من المعذبین او من المغفورین [1]

اول یہ کہ آنحضرت ﷺ ضرور جانتے تھے کہ میں نبی ہوں اور جب

[1] تفسیر کبیر، للامام فخر الدین الرازی ج:۱۰، ص:۹۔۱۰ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور

نبی ہونا معلوم کرلیا تو یہ بھی جان لیا کہ ان سے کبیرہ گناہ صادر نہ ہوگا اور مغفور ہیں اور جب یہ امر ثابت ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی مغفوریت میں شک کرنا ممنوع ہوگا۔

دوم یہ کہ انبیاء کے حالات اولیاء کے حالات سے بدرجہا بڑے اور عمدہ ہوتے ہیں شبہ نہیں پس جبکہ اولیاء کی شان میں یہ فرمایا کہ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہیں تو ان پر نہ کوئی خوف و ڈر ہے نہ وہ لوگ محزون و غمگین ہونگے پس کیونکر عقل میں آسکتی ہے یہ بات کہ رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا شک باقی ہو کہ میں مغفورین سے ہوں یا معذبین سے حالانکہ وہ پرہیزگاروں کے سردار اور انبیاء اور اولیاء کے امام ہیں۔

سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ جہاں پر ان کی نبوت گردانی ہے اور مراد اس سے کمال حال آنحضرت ﷺ اور نہایت قریب ہونا آنحضرت ﷺ کا درگاہ خداوند کریم سے ہے اور باوجود اس مرتبہ کے کہ حضور کو کیونکر شک باقی ہوگا کہ میں مغفورین سے ہوں یا معذبین سے نعوذ باللہ منہ۔

بلکہ معنی ﴿ وَمَآ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَلَا بِکُمۡ ؕ ﴾[1] کے یہ ہیں کہ بغیر

---

[1] سورۃ الاحقاف، الآیۃ: ۹

(ترجمہ کنزالایمان) اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔

www.ziaetaiba.com

اعلام الٰہی کے مجھ کو کچھ معلوم نہیں اور حق تعالیٰ کے بتانے سے سب کچھ جانتا ہوں اور یہ سنتِ قدیمہ ہے حق تعالیٰ کی کہ اپنے مقبولین کو علم غیب عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ سباقِ آیتِ اس کی برہان واضح ہے۔ جیسا کہ علماء مکہ کثرھم اللہ تعالیٰ شرفھا ابن عبدالوہاب نجدی کے رد میں بیچ کتاب ہدیۂ مکیہ کے یہی معنیٰ آیت مذکورہ کے علامہ ماوردی سے نقل کرکے فرماتے ہیں کہ ان کافروں خارجیوں کا (جن میں سے ابن عبدالوہاب بھی ہے) یہ عقیدہ موافق عقیدۂ کفار عہد نبوت کے ہے۔ اور نجدی کا وہ معنیٰ لینا اس حدیث و آیت کا ان کو محمول کرنا ہے غیر محمل صحیح پر۔ یعنی یہ کہ حضرت ﷺ کو اپنے خاتمہ کا حال معلوم نہ تھا۔

لما کثر اخباره بالمغیبات و ظهر اعجازه وقام حجة علی المنکرین ازداد غیظهم و غمضوه ﷺ بانه ادعی الرسالة اولا ثم یریدان نتخذه الٰها واخذوا فی التحکم والاستهزاء بالسوال عن کل شئی متی یکون و کیف یکون فامره الله تعالیٰ ان یقول ما کنت بدعا من الرسل ﴿وَمَآ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَلَا بِکُمۡ ؕ﴾[1] یعنی ان الله تعالیٰ یظهر علی رسله المغیبات و یخبرون بها و ذلک من الاعجاز الذی یخصهم الله به ویعجزبه المنکرین وکل ذلک باعلام الله سبحانه و اطلاعه فلیس ما اقول امرا مبدعا بل سنة الله الذی ﴿وَعَلَّمَ

[1] سورۃ الاحقاف، الآیۃ: ۹
(ترجمہ کنز الایمان) اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔

اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ کُلَّهَا ﴾[1] ﴿ وَکَذٰلِكَ نُرِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ مَلَکُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ﴾ [2] وقال عیسی بن مریم ﴿ وَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ ؕ ﴾ [3] وقال یعقوب ﴿ اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۶﴾ ﴾ [4] واما انا بدون اعلام اللّٰہ ﴿ وَمَاۤ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَلَا بِکُمۡ ؕ ﴾ [5] والکفار لما سمعوا ذالک حملو علی غیر محلہ و قالوا ہولاء یعرف مالہ وامر خاتمتہ و سرّوا بذالک وتقاولوا فانزل اللّٰہ تعالیٰ ﴿ لِّیَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ ﴾ [6] واخبر بحال المومنین فی الایۃ الاخری بعد ہا وفی القرٰان اٰیات کثیرۃ تدل علی علمہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم بحالہ ومال اصحابہ و اہل بیتہ و عامۃ امتہ جزماً لا یحومہ شبہۃ باعلام اللّٰہ تعالیٰ (الی قولہم بعد نقل الایات والاحادیث) وکل ما ذکرنا من

---

[1] سورۃالبقرۃ،الآیۃ:۳۱
(ترجمہ کنزالایمان) اوراللہ تعالیٰ نے آدم کوتمام (اشیاء) کے نام سکھائے۔

[2] سورۃالانعام،الآیۃ:۷۵
(ترجمہ کنزالایمان) اوراسی طرح ہم ابراہیم کودکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اورزمین کی۔

[3] سورۃآل عمران،الآیۃ:۴۹
(ترجمہ کنزالایمان) اورتمہیں بتاتا ہوں جوتم کھاتے اورجواپنے گھروں میں جمع کرر کھتے ہو

[4] سورۃیوسف،الآیۃ:۹۶
(ترجمہ کنزالایمان) مجھےاللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جوتم نہیں جانتے

[5] سورۃالاحقاف الایۃ:۹
(ترجمہ کنزالایمان) اورمیں نہیں جانتامیرے ساتھ کیاکیاجائے گااورتمہارے ساتھ کیا۔

[6] سورۃالفتح،الآیۃ:۲
(ترجمہ کنزالایمان) تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کےاورتمہارے پچھلوں کے۔

www.ziaetaiba.com

الایات و الا حادیث فی الباب قطرة من بحار فضائله الموجودة فی الکتاب و السنة و انما اطلنا بما ذکرنا لان شرذمة من کفرة الخوارج مع ادعائهم الایمان یقعون فی سوء ادبه ﷺ ویخبرون بما لا یمکن من المومنین بالله ورسوله ویحقرون شانه ﷺ فما الانبیاء و اولیاء و ہذه الایة الکریمة من اقوی الایات وفسادہم بسبب افساد ہم فی حملها و اتباعهم کفرة عهده ﷺ فی ذلک و سرور ہم کسرورہم وانکار ہم الایات المتکاثرة والاحادیث المتواترة انتہی۔ [1]

جبکہ آنحضرت ﷺ کے اخبار مغیباتِ کثیر ہوئے اور معجزہ ظاہر ہوا اور دلیل ان کی قائم منکرین پر تو منکرین کا غصہ زیادہ ہوا اور آنحضرت ﷺ کو اس طرح سے طعنہ کرنے لگے کہ اول انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا پھر ارادہ کرتے ہیں کہ ہم ان کو خدا بنائیں بناء علیہ حضور پرنور ﷺ سے استہزا اور بے ادبی سے سوال کرنا شروع کر دیا۔ ہر چیز سے کہ فلاں امیر کب ہوگا اور کیوں ہوگا، پس اللہ تعالیٰ نے حضور سراپا نور ﷺ کو فرما دیا کہ آپ فرما دیجئے کہ میں نیا پیغمبر نہیں پیغمبروں سے اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے

[1] سیف الجبار (اردو) للشیخ العلامة فضل رسول البدایونی ص ۱۴۴۔۱۴۷، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، لاہور۔

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں پر مغیبات کو ظاہر فرماتا ہے اور رسول ان کو بتاتے ہیں اور یہ وہ معجزہ ہے کہ ان ہی کو اللہ نے اس کے ساتھ خاص کیا ہے اور اس ہی کے ساتھ منکروں کو عاجز کیا اور یہ خبر باخبارِ الٰہی اور اعلامِ خدا اور اطلاعِ جناب باری سے ہوتی ہیں بس میں کوئی نئی بات نہیں بیان کرتا بلکہ یہ وہ سنتِ الٰہیہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے جمیع اسماء تعلیم فرمائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمان وزمین کے ملکوت دکھائے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم گھروں میں جمع کرتے ہو سب کی میں خبر دے سکتا ہوں اور مجھ کو سب کی خبر ہے اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں خدا کی طرف سے جو جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو اور لیکن بدون اعلام الٰہی میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا اور کافروں نے جب یہ سنا تو اس کو غیر محل پر محمول کیا اور کہا کہ وہ اپنا مآل اور انجام اور خاتمہ کو نہیں جانتے ہیں اور اس سے خوش ہوئے اور آپس میں بولتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا "لیغفر لک اللہ ۔۔۔ الخ اور خبر دی مآل مومنین سے دوسری آیت میں اس کے بعد اور قرآن شریف میں آیات کثیرہ ہیں جو دلالت کرتی ہیں حضر ت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم مآل پر اور صحابہ کے مآل کے علم پر اور اہل بیت اور عامہ اُمت کے انجام کے جاننے پر باعلام اللہ اس میں کوئی شبہ نہیں یہاں تک کہ قول انکا بعد نقل کرنے آیات واحادیث کے اور جو کچھ ذکر کیا ہم نے

آیات واحادیث سے اس بات میں آنحضرت ﷺ کے دریائے فضائل میں سے ایک قطرہ ہے جو کہ قرآن شریف اور حدیث شریف میں موجود ہے اور ہم نے کلام کو دراز نہیں کیا مگر اس واسطے کہ جماعت قلیلہ خارجی کافروں سے باوجود دعویٰ ایمان کے حضور پُرنور ﷺ پر طعنہ کرتے ہیں ایسی باتوں کی خبر دیتے ہیں جو مومنین سے اللہ اور رسول کے ساتھ ممکن نہیں اور آنحضرت ﷺ کی شان پاک کی حقارت کرتے ہیں اور انبیاء اور اولیا تو درکنار اور یہی آیتِ کریمہ اقویٰ آیات سے ہے اور ان کا فساد بباعث فساد حمل آیت اور تابعداری کفار زمانہ آنحضرت ﷺ کی ہے اس باب میں اور ان کی شرارتیں مثل شرارتیں کفار کے ہیں اور انکار کرنا ان لوگوں کا آیات کثیرہ اور احادیثِ متواترہ کا۔

عجیب چشم پوشی اور غشاوۃ ہے جو آیت وحدیث آنحضرت ﷺ کیلئے ثبوتِ علم غیب کی دلیل ہے اسی کو انکار کی حجت گردانتے ہیں۔

مخالفین بجہت کمالِ بلادت وعدم مہارتِ علمی کے اسی آیت وحدیث ﴿ وَمَآ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَلَا بِکُمۡ ؕ ﴾[1] کو دیکھو شانِ نزول سے کہ واقع ہوئی ہے موقع کثرتِ اخبارِ بالغیب میں اور صاف صاف ان سے ثابت ہے کہ ہم کو علم غیب اللہ تعالیٰ کے اعلام سے ہے۔ اسی لئے ہم بہت سی غیب کی باتیں تم کو بتاتے ہیں اور

[1] سورۃ الاحقاف الایۃ: ۹
(ترجمہ کنز الایمان) اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔

رسولوں اور نبیوں اور مقبولوں کو علم غیب دینا اور ان کا اس کو ظاہر کرنا امت میں سنت قدیمہ ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی نئی بات نہیں۔ بایں ہمہ نجدی خارجی اور ان کے متبعین مانند کفار عہد نبوت کے اس کے معنیٰ یوں کرتے ہیں کہ آپ کچھ نہیں جانتے آپ کو اپنے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں اور مثل منافقین اور یہود کے نفی علم عالم علوم الاولین و الاخرین سے خوش ہوتے ہیں۔

نعوذ باللہ من امثال ہذہ العقائد الخبیثۃ [۱]

جب بکر کے عقیدہ کا فساد اور بطلان اور موافقت عقیدۂ کفار سے واضح ہو گیا۔ زید کے عقیدہ کی خوبی اور موافق ہونا اس کا عقیدہ اہل سنت و جماعت سے اور مطابق ہونا نصوص قرآن اور احادیث سے ملاحظہ کیجئے۔ تفسیر خازن میں تحت آیۂ:

﴿ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ﴾ [۲]

کے مسطور ہے قیل علمک من علم الغیب مالم تکن تعلم و قیل معناہ و علمک من خفیات الامور و اطلعک علی ضمائر القلوب و علمک احوال المنافقین و کیدہم مالم تکن تعلم [۳]

یعنی سکھایا آپ کو علم غیب جسے آپ نہیں جانتے تھے۔ بعضوں نے کہا سکھائیں اور بتائیں آپ کو چھپی ہوئی باتیں اور دل کے بھیدوں پر آپ کو اطلاع دی اور منافقین

---

[۱] ہم اللہ سے ان جیسے خبیث عقائد سے پناہ چاہتے ہیں۔

[۲] سورۃ النساء، الآیۃ: ۱۱۳
(ترجمہ کنز الایمان): اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

[۳] تفسیر خازن ج ۱ ص ۴۹۶ طبع دار الفکر بیروت

www.ziaetaiba.com

کے حالات اوران کے فریبوں پر آپ کو آگاہ کیا۔

تفسیر بحر الحقائق میں ہے:

آں علمیت ما کان و ما سیکون است کہ حق تعالیٰ سبحانہ در شب اسریٰ بدان حضرت عطا فرمودہ چنانچہ در حدیث معراجیہ آمدہ است کہ در زیر عرش در حلق من ریختند فعلمت ما کان و ما سیکون۔[1]

میں کہتا ہوں جملہ جمیلہ ﴿مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ﴾[2] جملہ مغیبات کو شامل ہے ازل سے ابد تک کی چیزیں جو ہو چکیں اور ہونے والی ہیں سب کا علم آپ کے واسطے حاصل ہونا اس آیت سے ثابت ہے اور اس سے شرک لازم نہیں آتا اور نہ یہ منافی ہے ﴿وَ لِلّٰهِ غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ﴾[3] اور ﴿وَعِنۡدَهٗ مَفَاتِحُ الۡغَيۡبِ﴾[4] وغیرہ کے اس واسطے کہ یہ علم آپکا اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہے نہ بالذات یعنی بے بتائے مثل علم الٰہی کے اور نیز علم الٰہی قدیم ہے اور یہ حادث اور

www.ziaetaiba.com

---

[1] یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ما کان (جو ہو چکا) و ما یکون (جو ہوگا) کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شب معراج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا چنانچہ حدیث معراج میں آیا ہے کہ عرش کے نیچے میرے حلق میں کچھ چیز ڈالی گئی پس مجھ کو معلوم ہوگئی جو چیز زمانہ ماضی میں گزر گئی ہے اور جو چیز آئندہ ہوگی۔

[2] سورۃ النساء، الآیۃ:۱۱۳
(ترجمہ کنزالایمان): جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

[3] سورۃ النحل، الآیۃ:۷۷
(ترجمہ کنزالایمان): اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی چُھپی چیزیں

[4] سورۃ الانعام، الآیۃ:۵۹
(ترجمہ کنزالایمان) اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہی جانتا ہے۔

اختصاص حق تعالیٰ کا اول کے ساتھ ہے کہ وہ صفت ازلی قدیم ہے اور معنی ان آیات کے یہ ہیں کہ بغیر اعلام الٰہی کسی کو علم غیب نہیں ہوسکتا خاص اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے اعلام اور بتانے سے غیر کو ہوسکتا ہے یہاں تک کہ خمس لا یعلمھن الا اللہ کا علم بھی اس کے اعلام سے ممکن ہے بلکہ واقع۔

علامہ شیخ حافظ ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:

ان علم الانبیاء و الاولیاء انما ہو باعلام اللہ لھم و علمنا بذلک انما ہو باعلامھم لنا و ہذا غیر علم اللہ تعالیٰ الذی تفرد بہ و ہو صفۃ من صفاتہ القدیمۃ الازلیۃ الدائمۃ الابدیۃ المنزہۃ عن التغیر و سمات الحدوث و النقص و المشارکۃ و الانقسام بل ہو علم واحد علم بہ جمیع المخلوقات کلیاتھا و جزئیاتھا ما کان عنھا و ما یکون او یجوز ان یکون لیس بضروری و لا کسبی و لا حادث بخلاف علم سائر الخلقفلا ینافی ذلک اطلاع اللہ تعالیٰ لبعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیھن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خمس لا یعلمھن الا اللہ و لان اکثر علوم نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتعلق بالمغیبات بدلیل فعلمت علم الاولین و الاخرین انتھی۔[1]

فی الواقع انبیاء اور اولیاء کو علم نہیں ہوتا مگر خدا کے علم دینے سے ان کو علم ہوتا یعنی خدائے کریم نے ان لوگوں کو علم عطا فرمایا اور ہم لوگوں کو علم نہیں ہوسکتا مگر انبیاء اور

---

[1] الفتاوی الحدیثیۃ ص ۳۱۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی۔

اولیاء کی تعلیم سے ہم کو علم آیا اور یہ علم وہ علم نہیں ہے جس کیساتھ اللہ تعالیٰ جل شانہ منفرد ہے اور جس کے ساتھ خداوند کریم خاص ہے۔ وہ صفت ہے، صفات قدیمہ ازلیہ دائمہ ابدیہ الٰہیہ سے جو پاک ہے تبدل و تغیر اور علامات حدوث و نقص اور مشارکت اور انقسام سے بلکہ وہ ایک ہے اللہ جمیع مخلوقات کو خواہ کلیات ہوں یا جزئیات اسی علم کے ساتھ جانتا ہے جو گزر گئی ان کو بھی اور جو ہوگی ان کو بھی غرض کہ سب کو جانتا ہے یا یہ بھی جائز ہے کہ وہ علم نہ ضروری ہو نہ کسبی اور حادث بخلاف ساری مخلوقات کے علم کے یعنی ساری موجودات کا علم حادث ہے مخلوق ہے قدیم نہیں۔

پس یہ منافی نہیں ہے اس اطلاع سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بعض خاصوں کو بہت سے مغیبات پر آگاہ کر دیا یہاں تک کہ ان چیزوں سے بھی آگاہ کر دیا جس کے باب میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے اکثر علوم مغیبات کے ساتھ متعلق ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں علم اولین اور آخرین سے آگاہ ہوں اور مجھ کو اس علم کی تعلیم ہوئی۔

www.ziaetaiba.com

حافظ امام محقق جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ خصائص کبریٰ میں لکھتے ہیں:

ذہب بعضھم الی انہ ﷺ اوتی علم الخمس ایضاً و علم وقت الساعۃ والروح وانہ ﷺ امر بکتم ذلک۔ [1]

بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ان

[1] الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۹۵۔۱۹۳، مطبوعہ حیدر آباد دکن

پانچ کا علم بھی عنایت فرمایا اور وقت قیامت کا علم بھی اور روح کا علم بھی مگر آنحضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے اظہار کا حکم نہیں۔

روح البیان میں تحت آیۃ ﴿ وَ لِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ﴾[1] کے ہے:

اعلم ان علم الغیوب بالذات مختص باللہ تعالیٰ واما اخبار الانبیاء والاولیاء صلوٰت اللہ علیہم اجمعین فبو اسطة الوحی والالہام و تعلیم اللہ تعالیٰ و من ہٰذا القبیل اخبارہ علیہ السلام عن حال العشرۃ المبشرۃ و کذا عن حال بعض الناس و کذا اخبارہ علیہ السلام عن اشراط الساعۃ وما یظہر فی اخر الزمان من غلبۃ البدع والھوی واماتت الصلوۃ واتباع الشہوات وعن سید الطائفۃ جنید البغدادی رحمہ اللہ قال لی خالی سری السقطی تکلم علی الناس و کنت اتہم نفسی فی استحقاق ذلک ورایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان لیلۃ الجمعۃ فقال تکلم علی الناس فانتبہت و اتیت بابہ العامی فقال لم تصدقنا حتی قیل لک فقعدت من غد للناس ای بطریق العظۃ والتذکیر فقعد علی غلام نصرانی متنکرا و قال ایہا الشیخ ما معنی قولہ علیہ السلام:

---

[1] سورۃ النحل، الآیۃ: ۷۷

(ترجمہ کنزالایمان): اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی چُھپی چیزیں۔

www.ziaetaiba.com

اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور اللّٰه [1]

فاطرقت راسی ورفعت فقلت اسلم فقد حان وقت اسلامک فاسلم الغلام۔ [2]

جان تو کہ غیبوں کا علم بالذات اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے اور انبیا اور اولیاء جو غیب کی خبریں دیتے ہیں تو وہ بذریعہ وحی الٰہی اور الہام اور تعلیم خدا کے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشرہ مبشرہ اور بعض لوگوں کے حال سے جو خبر دی ہے تو وہ بھی اسی قسم سے تھی اور اسی طرح علامات قیامت

---

[1] الجامع الترمذی رقم الحدیث: ۳۱۲۷، ۳۰۷۲، اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة للسیوطی ۲/۳۲۹ رقم الحدیث: ۲۲۸۱، الفوائد المجموعة للشوکانی رقم الحدیث:۷۷- ۲۲۳۷، احادیث ابی الحسن البزاز رقم الحدیث:۸، الرسالة القشیریة للقشیری ۱/۱۲۷، رقم :۵۵، جزء فیه أحادیث الأربعین للمعمربن احمدزیاد رقم الحدیث: ۳۹، السابع من فوائد أبي عثمان البحيري رقم الحديث: ۱۹، طبقات الشافعیة الکبری للسبکی ۱/۴۶۶ رقم :۱۶۸، طبقات الشافعین للابن کثیر ۱/۱۶۷ رقم الحدیث: ۲۱، الصلة لابن بشکوال ۲/۳۹۸ رقم الحدیث:۵، المقاصد الحسنه فیما اشتهر علی الألسنة للسخاوی رقم الحدیث:۲۳، جامع البیان عن تاویل آي القرآن للطبری ۱۴/۹۶ رقم الحدیث:۱۹۴۵۳، الضعفاء الکبیر للعقیلي ۴/۱۲۸۲رقم الحدیث:۱۸۴۷، المعجم الأوسط للطبراني رقم الحدیث:۸۰۵۴-۷۸۴۳، امثال الحدیث لأبي الشیخ الأصبهاني رقم الحدیث:۱۲۷-۱۲۱، طبقات المحدثین باصبهان والواردین علیها للاصبهانی رقم الحدیث:۸۲۲-۸۱۹، معجم الشیوخ لابن جمیع الصیداوي رقم الحدیث ۱۸۶-۱۹۲، الأربعین في شیوخ الصوفیة للمالیني ۱/۹۰ رقم الحدیث:۱۲، مسند ابی حنیفة روایة الحصکفي رقم الحدیث:۳-۴۹۳، حلیة الأولیاء لأبي نعیم رقم الحدیث:۱۵۶۵۳، ۱۵۶۸۶، تاریخ بغداد للخطیب البغدادي ۸/۱۶۸ رقم الحدیث:۲۳۷۵، تاریخ بغداد للخطیب البغدادی ۴/۳۱۳، رقم الحدیث:۹۹۲، تاریخ بغداد للخطیب البغدادی ۴/۳۱۳ رقم الحدیث:۹۹۳، تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۴/۲۶ رقم الحدیث:۵۵۲۴، الموضوعات الکبری لابن الجوزي ۳/۱۴۶ رقم الحدیث:۱۵۵۴، التکملة لکتاب الصلة للقضاعی رقم الحدیث:۸-۵۴

[2] تفسیر روح البیان ج۴ص۲۶۸ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت

www.ziaetaiba.com

کی خبر جو آنحضرت ﷺ نے دی ہے اوران چیزوں کی جو آخر زمانے میں ظاہر ہونگی یعنی غلبۂ بدعت اور خواہش نفسانی اور نماز کی بے قدری یعنی ناقص ادا کرنا اور شہوت کی تابعداری کی خبر جو آنحضرت سراپا برکت ﷺ نے دی ہے بھی اسی قسم سے تھی۔اور حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ میرے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم لوگوں کو وعظ سنایا کرو اور میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں جانتا تھا تو میں نے آنحضرت ﷺ کو جمعہ کی رات خواب میں دیکھا پس حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم وعظ کہا کرو پس میں بیدار ہوکر ماموں کے درِ دولت پر آیا تو ماموں نے فرمایا کہ مجھ کو معتبر نہ جانا میری تصدیق نہ کی یہاں تک کہ تیرے واسطے (خواب میں) کہا گیا۔تو میں دوسرے دن وعظ کو بیٹھا تو ایک منکر نصرانی غلام (لڑکے) آکر میرے سامنے بیٹھ گیا اور کہا اے شیخ اس حدیث کے کیا معنی ہیں۔اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ بچو مومن کی فراست سے کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے پس میں نے سر جھکایا اور اٹھا کر کہا کہ تو مسلمان ہو اب تیرے مسلمان ہونے کا وقت آگیا تو وہ مسلمان ہوا۔

(نیز اسی تفسیر روح البیان میں ﴿ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ ﴾ کے تحت ہے)

ایضا فیہ تحت ایۃ

﴿قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ﴾ [1]

امر نبیه علیه السلام ان یکلم الکفار علی قدر عقولهم فانه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یخبر عما مضی و عما سیکون باعلام الحق و قد قال علیه السلام لیلة المعراج، قطرت فی حلقی قطرة علمت ما کان و ما سیکون انتہی۔ [2]

اے میرے حبیب کہہ دیجئے کہ میں نہیں کہتا کہ تمہارے واسطے میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور میں غیب کو جانتا ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہے کہ آپ کفار سے جو کلام فرمایا کریں تو ان کی فہم کے اور عقل کے موافق ارشاد کریں اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر گزری ہوئی چیزوں کی خبر دیا کرتے اور وہ چیز جو آئندہ ہوگی اس کی خبر بھی تعلیم خدا سے دیا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں میرے حلق میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا تو میں نے جو چیزیں ہوگئیں اور جو چیزیں آئندہ ہونگی سب کو جان لیا اور سب کو معلوم کر لیا۔

ایسا ہی تفسیر نیشاپوری [3] وغیرہ میں ہے:

اس سے واضح ہوگیا کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں ایک بالذات وہ مختص ہے اللہ

www.ziaetaiba.com

[1] سورۃ الانعام، الآیۃ ۵۰۔
(ترجمہ کنز الایمان) تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں۔

[2] تفسیر روح البیان ج ۳ ص ۴۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

[3] غرائب القرآن، تفسیر نیشاپوری ۷/۱۱۲، مطبوعہ مصطفیٰ البابی، مصر۔

تعالیٰ کے ساتھ دوسری بالعطا جو بواسطۂ وحی یا الہام یا کشف یا فراست وغیرہ کے ہو۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ انبیاء اولیا کو ہوتا ہے اور ہوا ہے۔ یہاں سے جملہ آیات اور احادیث متعارضہ کا جواب حل ہو گیا اور باہم سب میں تطبیق ہو گئی اور اختلاف درمیان اقوالِ محدثین ومفسرین وفقہاء وغیرہم کا اس تنقیح سے اٹھ گیا۔ علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیها علی اطلاعه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الغیب ولا ینافی الایات الدالة علی انه لا یعلم الغیب الا اللہ لان المنفی علمه من غیر واسطة اما اطلاعه علیه باعلام اللہ فمحقق بقوله تعالیٰ الا من ارتضی من رسول۔[1]

اور اخبار درجہ تواتر کو پہنچ گئیں اور ان اخبار کے معنوں میں اتفاق ہے اس بات پر کہ آنحضرت علیہ السلام غیب کے مطلع تھے اور یہ ان آیتوں کے منافی نہیں ہے جو دلالت کرتی ہیں اس بات پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب نہیں جانتے تھے کیونکہ منفی علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلا واسطہ ہے لیکن تعلیم خدا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غیب پر مطلع ہونا پس محقق وثابت ہے اور یہ موافق فرمانِ خداوندِ کریم کے ہے یعنی اللہ تعالیٰ علم غیب کسی کو نہیں دیتا مگر جس کو اللہ تعالیٰ برگزیدہ اور مقبول کرتا ہے رسول سے (ان کو علم غیب دیتا ہے)۔

شیخ محدث دہلوی ترجمہ مشکوٰۃ حدیث خمس لا یعلمہن الا اللہ کی شرح میں

[1] شرح العلامة الزرقانی علی المواہب ج ۱۰ ص ۱۱۲ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت

لکھتے ہیں:

مراد آنست کہ بے تعلیم الٰہی بحساب عقل ہیچ کس اینہارا نداند آنہا از امور غیب اند کہ جز خدا کسے آنراند اند مگر آنکہ وے تعالیٰ از نزد خود کسے را بدانا ند بوحی والہام انتہی۔ [۱]

اسی طرح جمل حاشیۂ جلالین میں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم الغیب ہونا اعظم معجزات سے ہے۔ اور وجوہ جمع کی درمیان آیات اور احادیث متعارضہ کے چند بیان کئے اسی طرح سے:

قلت یحتمل ان یکون قالہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ ویقدرہ لی و یحتمل ان یکون قال ذلک قبل ان یطلعہ اللہ عزوجل علی الغیب فلما اطلعہ اللہ عزوجل اخبر بہ کما قال ﴿فَلَا یُظۡهِرُ عَلٰی غَیۡبِهٖۤ اَحَدًا ۝۲۶ اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ﴾ [۲] اویکون خرج ہذا الکلام مخرج الجواب عن سوالہم ثم بعد ذلک اظہرہ اللہ تعالیٰ علی اشیاء من المغیبات فاخبر عنہا لیکون ذلک معجزۃ لہ و دلالۃ علی صحۃ نبوتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہی من الخازن۔ [۳]

میں نے کہا کہ احتمال ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بطور تواضع اور

---

[۱] اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۴۴ فارسی۔۔۔ ج ۱، ص: ۲۱۰ اردو، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور۔
(ترجمہ) نفی علم سے مراد یہ ہے کہ بے تعلیم الٰہی محض عقل کے ذریعے ان مذکورہ چیزوں کو کوئی نہیں جان سکتا اور یہ ان امور غیبیہ میں سے ہیں جن کا صرف خدا تعالیٰ کو ہی علم ہے ہاں اگر اللہ تعالیٰ وحی والہام کے ذریعے بتادے تو یہ امر دیگر ہے۔

[۲] سورۃ الجن، الآیۃ ۲۶۔۲۷
(ترجمہ کنز الایمان) اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔۔۔سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

[۳] تفسیر خازن ج ۲ ص ۲۶۶ طبع دار الفکر بیروت

www.ziaetaiba.com

ادب کے فرمایا ہو اور معنیٰ یہ ہیں کہ میں غیب کو نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ مجھ کو غیب پر اطلاع کر دیتا ہے اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قول کو اللہ تعالیٰ کے آگاہ کر دینے سے پیشتر فرمایا ہو پھر جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو امور غیب پر مطلع کر دیا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر دے دی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر جس کو پسند فرماتا ہے رسول سے یعنی ان کو علم غیب دے دیتا ہے یا یہ کلام محل جواب میں نکلا ہوا ان لوگوں کے سوال کے پھر بعد اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشیاء مغیبات پر آگاہ کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر دے دی تا کہ یہ ان کیلئے معجزہ ہو اور صحتِ نبوت پر دال ہو۔

اور ﴿ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ﴾[1] کی تفسیر میں صاحب روح البیان لکھتے ہیں:

و معنی شہادۃ الرسول علیہم اطلاعہ علی رتبۃ کل متدین بدینہ و حقیقۃ التی ہو علیہا من دینہ و حجابہ الذی ہو بہ محجوب عن کمال دینہ فہو یعرف ذنوبہم و حقیقہ ایمانہم و اعمالہم و حسناتہم و سیئاتہم و اخلاصہم و نفاقہم و غیر ذالک بنور الحق و امتہ یعرفون ذلک من سائر الامم بنورہ

[1] سورۃ البقرۃ پارہ ۲، الآیۃ: ۱۴۳
(ترجمہ کنز الایمان): اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

علیہ الصلوٰۃ و السلام انتہی۔ [1]

اور معنی شہادت رسول کے لوگوں پر یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہر دیندار کے ہر مرتبہ سے آگاہ ہیں کہ وہ اپنے دین میں کس مرتبہ کا ہے اس کو جانتے ہیں اور اس کی حقیقت سے واقف ہیں اور وہ جس حجاب میں ہے اس پر بھی آنحضرت ﷺ واقف ہیں اس کے کمالِ دین کو جانتے ہیں پس آنحضرت ﷺ ان لوگوں کے گناہوں کو اور ان کے ایمان کی حقیقت کو ان کے عملوں کو اور نیکیوں کو اور بدیوں کو ان کے اخلاصوں کو اور نفاقوں کو وغیرہ ذلک سب کو پہچانتے ہیں اور نور حق سے سب کو جانتے ہیں اور حضرت کی امت بھی اس کو ساری امتوں سے بنور حضرت پہچانتی ہے۔

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اس آیت کے تحت افادہ فرماتے ہیں:

﴿ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ﴾ [2] یعنی وباشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست وحجابے کہ بدان از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس او مے شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا لہذا شہادات او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول و

---

[1] تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۲۲۹

[2] سورۃ البقرۃ پارہ ۲، الآیۃ: ۱۴۳

(ترجمہ کنز الایمان): اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

واجب العمل است وانچہ اواز فضائل و مناقب حاضران زمانِ خود مثلِ صحابہ و ازواج و اھل بیت یا غائبان از زمانِ خود مثل اویس و صلہ و مھدی و مقتول دجّال یااز معائب و مثالب حاضران و غائبان می فرماید اعتقاد بران واجب است وازیں است کہ در روایات آمدہ کہ ھر نبی را بر اعمال امتیان خود مطلع می سازند کہ فلانے امروز چنین می کند و فلانے چنان تا روزِ قیامت ادائے شہادت تواند کرد [1]

﴿ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ﴾ [2]

اور تعلیل ﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا ﴾ [3]

---

[1] (ترجمہ:)وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

(ترجمہ کنز الایمان):اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

تفسیر عزیزی (فارسی) پارہ ۲،ص:۵۱۸،مطبوعہ محمدی لاہور

تفسیر عزیزی (اردو) ج ۲،ص:۴۰۵،مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔

اس لیے کہ وہ نور نبوت کے ساتھ دین قبول کرنے والے ہر شخص کے مرتبہ سے آگاہ ہیں کہ وہ میرے دین کے کس درجہ میں پہنچا ہے۔اوراس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟اور وہ کون سا پردہ ہے۔جس کی وجہ سے وہ ترقی سے محروم رہا ہے۔پس آپ پہچانتے ہیں تمہارے گناہوں کو،تمہارے ایمان کے درجات کو،تمہارے نیک و بد اعمال کو اور تمہارے اخلاص و نفاق کو،اور اسی لیے حکم شرع کی وجہ سے دنیا میں امت کے حق میں آپ کی گواہی مقبول اور واجب العمل ہے،اور وہ جو آپ اپنے زمانے کے حاضرین جیسے صحابہ کرام،ازواج مطہرات اور اہل بیت کے فضائل و مناقب یا اپنے زمانے سے غائبوں جیسے اویس،صلہ،مہدی اور مقتول دجال کے یا حاضروں اور غائبوں کے عیب اور برائیاں بیان فرماتے ہیں ان پر اعتقاد واجب ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ روایات میں آیا ہے کہ ہر نبی علیہ السلام کو اپنے امتیوں کے اعمال پر مطلع کیا جاتا ہے کہ فلاں آج یوں کر رہا ہے۔اور فلاں یوں تا کہ قیامت کے دن گواہی ادا کر سکیں۔

[2] سورۃ البقرۃ پارہ ۲، الآیۃ:۱۴۳

(ترجمہ کنز الایمان):اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

[3] سورۃ البقرۃ پارہ ۲، الآیۃ:۱۴۳

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل۔

بایں نوع دخل تواں فهمید که مراد از علیکم علی مقولکم و مدعاکم مراد باید داشت بمعونت مقام وظاهر است که اگر امت راست گو و معتدل نباشد و اظهار واجبی نکند و ناقص را ناقص کامل را کامل را نه نماید پیغمبر که معصوم است چه قسم مطابق مقوله آنها و تصدیق دعوی آنها گواهی دهد ایں ست تحقیق آیت بر مذاق جمهور مفسرین [1]

و علیکم متعلق بفعلے ست که شهیدا بطریق تضمین بر اں دلالت میکند ای مطلعاً ورقیبا بلکه میتواں گفت که شهادت درینجا بمعنی گواهی نیست بلکه بمعنی اطلاع و نگهبانی است تا از جادۂ حق بیروں نروند چنانچه ﴿ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴾ انتهی [2]

بیان حضرت شاہ صاحب اور صاحب روح البیان سے اس آیت کی تفسیر میں

---

[1] تفسیر عزیزی (فارسی) پارہ ۲، ص: ۵۲۰، مطبوعہ محمدی لاہور

تفسیر عزیزی (اردو) ج ۲، ص: ۴۱۰، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، لاہور

(ترجمہ) وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ کو وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا کی تعلیل میں اس طرح داخل سمجھا جاسکتا ہے کہ مقام کے اعتبار سے علیکم سے مراد علی مقولکم و مدعاکم قرار دینا چاہئے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر امت سچ کہنے والی اور معتدل نہ ہو اور واجب شے کا اظہار نہ کرے۔ اور ناقص کو ناقص اور کامل کو کامل ادا نہ کرے تو رسول علیہ السلام جو کہ معصوم ہیں ان کے مقولے کے مطابق اور ان کے دعوے کی تصدیق میں کیسے گواہی دیں؟ یہ جمہور مفسرین کے مذاق کے مطابق اس آیت کی تحقیق ہے۔

[2] تفسیر عزیزی (فارسی) پ ۲، ص: ۵۲۰، مطبوعہ محمدی لاہور۔

تفسیر عزیزی (اردو) ج ۲، ص: ۴۱۲، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔

(ترجمہ) اور علیکم اس فعل کے ساتھ متعلق ہے۔ جس پر لفظ شہید بطور تضمین دلالت کرتا ہے۔ یعنی **مطلقاً و رقیباً**، بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ یہاں شہادت گواہی کے معنوں میں نہیں ہے۔ بلکہ اطلاع اور نگہبانی کے معنوں میں ہے۔ تا کہ راہ حق سے باہر نہ نکلیں۔ جیسا کہ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ میں۔

سورۃ المجادلۃ، الآیۃ: ۶ --- سورۃ البروج، الآیۃ: ۸۵، تفسیر عزیزی پارہ ۲ ص ۵۱۹۔۵۱۸

www.ziaetaiba.com

موافق مذاقِ جمہور مفسرین کے واضح ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کے کاملین دینداروں کے مرتبے ان کے درجے اور ان کے ایمان کی حقیقت پر اس حجاب پر جو ان کو ترقی سے مانع ہے اور ان کے گناہوں اور جملہ اعمال جوارح پر خواہ نیک ہوں یا بد اور اعمال قلوب پر مانند اخلاص اور نفاق وغیرہ غرض سب حالاتِ ظاہرہ اور باطنہ اور جملہ واقعاتِ ماضیہ اور آتیہ پر مطلع اور ان سے خبردار ہیں بلکہ ہر نبی کو ہر امتی کے ہر ہر عمل سے روزانہ اطلاع ہوتی ہے کہ فلاں شخص آج فلاں کام کر رہا ہے نیک یا بد اور جب عام نبیوں کا اور خاص امتیوں کا غیب دانی کے باب میں یہ حال ہے تو سلطان المرسلین خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطلع الغیوب ہونے میں کیا کلام رہا۔

اور حضرت شاہ صاحب قدس سرہ

﴿ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ﴾ [1]

کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اطلاع بر غیب خاصۂ پیغمبران است و اولیاء را اطلاع بر غیب بطریق وراثت و تبعیت حاصل میشود [2]

نیز اسی تفسیر میں ہے:

مراد از اطلاع بر لوح محفوظ اطلاع بر موجودات نفس

---

[1] سورۃ الجن، الآیۃ ۲۶
(ترجمہ کنزالایمان) تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔

[2] (ترجمہ) غیب پر اطلاع پیغمبروں علیہم السلام کا خاصہ ہے، جبکہ اولیاء اللہ کو غیب پر اطلاع وراثت اور تبعیت کے طریقے پر حاصل ہوتی ہے۔
تفسیر عزیزی (اردو) ج۳، ص: ۳۲۱، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔

الامریه است که قبل از ظهور موجودات در خارج حاصل شود گو بمطالعه نقوش باشد یا بے مطالعه واین معنی اولیاء اللّٰه رانیز حاصل میگردد[1]

اس کے بعد لکھتے ہیں:

اطلاع بر لوح محفوظ بمطالعه و دیدن نقوش هم بعضے را از اولیاء اللّٰه بتواتر منقول ست انتہی۔[2]

ہدیہ مکیہ میں ہے:

الغیب الخاص به تعالیٰ ہو الغیب المطلق لا الغیب الاضافی و علم تمام اللوح المحفوظ ایضاً غیب اضافی ثبت حصوله لغیره باعلامه تعالیٰ کما ہو مصرح فی کتب الحدیث و التفسیر[3]

وہ علم غیب جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ منفرد ہے وہ غیب مطلق ہے نہ غیب اضافی اور نہ علم تمام لوحِ محفوظ کا (کیونکہ) غیب اضافی سوائے اللہ تعالیٰ

---

[1] (ترجمہ) لوح پر اطلاع سے مراد نفس الامری موجودات پر اطلاع ہے جو کہ ان موجودات کے خارج میں ظہور سے پہلے حاصل ہو گو لوح کے نقوش کے مطالعے کے ساتھ ہو یا مطالعہ کے بغیر اس لئے کہ کتاب پر اطلاع سے مراد اس کتاب میں لکھے ہوئے مضامین پر اطلاع ہوتی ہے نہ کہ نقوش دیکھنا، اور یہ معنی اولیاء اللہ کو بھی حاصل ہوتا ہے۔

تفسیر عزیزی (اردو) ج ۳، ص: ۳۲۲، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔

[2] (ترجمہ) لوح محفوظ پر اطلاع بھی بعض اولیاء اللہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہے۔

تفسیر عزیزی (اردو) ج ۳ ص: ۳۲۲، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

[3] سیف الجبار (اردو) للشیخ العلامة فضل رسول البدایونی رضی اللہ عنہٗ، ص: ۱۲۸، مطبوعہ مکتبہ رضویہ لاہور۔

کے اوروں کو بھی حاصل ہے اور تعلیم الٰہی سے حاصل ہونا ثابت ہے جیسا کہ وہ حدیث وتفسیر کی کتابوں میں مصرح ہے۔

بخاری شریف ص ۱۸ میں ہے:

مامن شیٔ کنت لم اره الا قد رایته فی مقامی ھٰذا حتی الجنة و النار۔[۱]

کوئی چیز ایسی نہیں جو کہ میں نے نہیں دیکھی تھی مگر میں نے اس کو دیکھ لیا اس مقام میں یہاں تک کہ جنت ودوزخ کو بھی۔

یہ جملہ ایسا حاوی ہے کہ تمام جہان کے علم غیب کو شامل ہے۔ نیز بخاری ص ۱۹ میں ہے:

قال للناس سلونی عما شئتم فقال رجل من ابی قال ابوک حذافة فقام اخر فقال من ابی یا رسول اللہ قال ابوک سالم مولی شیبة[۲]

حضور ﷺ نے لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا تم جو کچھ چاہو مجھ

www.ziaetaiba.com

[۱] صحیح بخاری ج ا ص۱۸ رقم الحدیث: ۱۸۴۔۱۷۸۔۱۸۰۔، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۹۰۳، مؤطا امام مالک رقم الحدیث: ۴۴۷

[۲] عن عبدللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ...صحیح بخاری ج ا ص: ۱۹۔۲۰، رقم الحدیث ۹۱۔۹۲۔۶۷۷۶۔۷۲۹۱...صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۶۳۔ ۴۳۶۲...مسندبزار رقم الحدیث: ۲۷۳۸۔ ۳۱۶۵...مسند ابو یعلی موصلی رقم الحدیث: ۷۲۵۱۔۷۳۰۳...اتحاف المھرة رقم الحدیث: ۱۱۸۳۲۔۱۲۶۔۴۔۱۱۷۰۱... المدخل الی السنن الکبری للبیہقی رقم الحدیث ۲۰۹۔ ۲۸۲... الفقیہ والمتفقہ للخطیب البغدادی ۲/۱۴۲ رقم الحدیث: ۵۷۷ ... اخلاق النبی لابی الشیخ الاصبھانی ۱/۶۲ رقم الحدیث: ۱۴۳ ... مشیخة ابن البخاری رقم الحدیث: ۷۷۵، اربعون حدیثا عن مسند برید عن ابی بردة للدارقطنی رقم الحدیث ۶۱۔۷۲...امالی الجرجانی رقم الحدیث: ۱۳۶ ... کتاب العلم رقم الحدیث: ۷۲

سے سوال کروتو ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر دوسرے نے عرض کیا میراباپ کون ہے، حضور ﷺ نے فرمایا شیبہ کا مولیٰ سالم ہے۔

یہ جملہ سلونی عما شئتم بھی جامع ہے جمیع مغیبات اور تمام امورِ مخفیہ غائبہ کو۔

نیز بخاری میں ہے:

لا تسئلونی الیوم عن شئ الا بینته لکم۔ [1]

آج مجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے تم مگر میں تم سے اسکو بیان کردونگا۔

روح البیان میں ہے:

ما انت بنعمة ربک بمستور عما کان من الازل وما سیکون الی الابد لان الجن ہو الستر۔۔۔بل انت عالم بما کان خبیر بما سیکون ویدل علی احاطة علمه قوله علیه الصلوٰة والسلام فوضع کفه علی کتفی فوجدت بردها بین ثدیی فعلمت ما

[1] عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ صحیح بخاری رقم الحدیث: ۶۰۰۱۔۵۹۱۴۔۶۳۶۲۔۶۵۹۱۔۷۰۹۱۔ ۶۷۷۹۔۷۲۹۴۔۔۔مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث: ۳۱۰۸۲۔۳۲۲۹۷۔۔۔مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث: ۱۱۸۲۱۔۱۱۶۳۳۔۱۳۴۰۳۔۱۳۲۵۴۔۔۔اسد الغابة ۳/۲۱۲ رقم الحدیث: ۲۶۴۔۔۔صحیح مسلم رقم الحدیث: ۶۳۶۰۔۶۳۶۱۔۔۔الاحادیث المختارة رقم الحدیث: ۲۰۱۸۔۔۔الأنوار فی شمائل النبی المختار رقم الحدیث: ۲۹۲۔۔۔الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحدیث: ۷۵۵۔۸۱۸۔۔۔الدلائل فی غریب الحدیث رقم الحدیث: ۴۳۔۴۲۔۔۔مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: ۳۰۲۹۔۳۱۳۴۔۳۶۴۱۔۳۶۸۹۔۔۔جامع البیان عن تاویل ای القرآن ۹/۱۴ رقم الحدیث: ۱۱۷۲۰۔۹/۱۵ رقم الحدیث: ۱۱۷۲۱۔۱۱۷۲۲۔۔۔شرح السنة رقم الحدیث: ۳۶۲۸۔۳۷۲۰۔۔۔مشکل الاثار للطحاوی رقم الحدیث: ۱۴۷۶،۱۲۷۷۔۔۔تفسیر ابن ابی حاتم رقم الحدیث: ۶۹۱۷۔۶۸۷۸۔۔۔اتحاف المهرة رقم الحدیث: ۱۰۰۶۔۱۵۱۷۔۱۸۰۲۔۴۱۲۶۔۱۰۲۰۔۔۔المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی جزء رقم الحدیث: ۱۰۲۱۔۔۔صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۱۰۶۔۶۵۲۲۔۶۴۲۹۔۔۔ المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث: ۹۳۹۱۔۹۱۵۵۔۔۔مسند الشامین للطبرانی رقم الحدیث: ۱۶۸۶۔ ۱۶۹۸۔۱۵۲۶۔۱۵۷۸۔۔۔معالم التنزیل تفسیر البغوی رقم: ۴۹۴۔۴۹۶، اتحاف الخیرة المهرة بزوائد المسانید العشرة رقم الحدیث: ۲۵۱۔۳۳۷۔۔۔تاریخ دمشق لابن عساکر ۷/۲۰ رقم الحدیث: ۲۷۲۱۔۔۔غوامض الاسماء المبهمة لابن بشکوال ۱/۳۳۵ رقم الحدیث: ۲۹۵۔۔۔تغلیق التعلیق لابن حجر رقم الحدیث: ۲۳۴۲۔

www.ziaetaiba.com

کان و ما سیکون [1]

آپ خدائے مالک کی نعمت سے مستور نہیں ہیں (یعنی) ان چیزوں سے جو روز ازل سے ہوچکیں اور جو ابد تک ہونگی اس لئے لفظ جن کے معنیٰ ستر کے ہیں بلکہ آپ جو چیزیں ہوچکیں اور جو ہونگی سب کو جانتے ہیں اور احاطۂ علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یہ قولِ حضرت دال ہے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک کو میرے مونڈھے پر رکھ دیا پس اس کی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتیوں اور سینہ کے درمیان میں پائی پس مجھ پر مکشوف ہوگیا علم ان چیزوں کا جو ہوچکیں اور جو عنقریب ہونگی۔

مواہب لدنیہ میں ہے:

اخرج الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ قدرفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ماہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ [2]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما طبرانی میں روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا کو پیش کیا پس میں اس کی طرف دیکھتا ہوں اور جو چیزیں دنیا میں قیامت تک

---

[1] روح البیان ۱۰/۱۲۰، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان۔

[2] المواہب اللدنیہ ۲/۱۹۲ ... کنز العمال رقم الحدیث: ۳۱۸۰۷، ج ۱۱، ص:۱۷۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت... شرح الزرقانی علی المواہب ۷/ ۲۰۴ ...... الحلیۃ لابی نعیم ۶/۱۰۱ ... مجمع الزوائد ۸/۳۶۵ رقم الحدیث ۱۴۰۶۸ ... کتاب الفتن للحافظ نعیم بن حماد ص:۲۹۔۳۰ رقم الحدیث: ۲ ... تقریب البغیۃ بترتیب احادیث الحلیۃ ج ۳ ص ۲۵ رقم الحدیث: ۳۰۹۵ ... جمع الجوامع و جامع الکبیر للسیوطی ج ۲ ص ۴۱۳ رقم الحدیث: ۴۸۴۹۔۶۸۵۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

ہونے والی ہیں اس کی طرف ایسا دیکھتا ہوں جیسا کہ اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

و عن حذیفة قال قام فینا رسول اللہ ﷺ مقاماً ما ترک شیئایکون فی مقامه ذلک الی یوم قیام الساعة الاحدث به حفظه من حفظه نسیه من نسیه الحدیث [1]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے مکان میں وعظ فرمانے کو قیام فرمایا تو اس میں جو جو چیزیں قیامت تک ہونے والی ہیں اس کو بیان فرمادیا جس نے اس کو یاد کرلیا تو اس کو یاد ہوگیا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا یعنی حبیب خدا نے سب کچھ فرما دیا، ہماری غفلت سے بعضوں کو وہ چیزیں یاد نہیں رہیں۔

مشکوٰۃ میں عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے:

قال رسول اللہ ﷺ فوجدت بردها بین ثدیی فعلمت مافی

---

[1] صحیح بخاری ج۲ ص۲۹۰ رقم الحدیث: ۶۱۴۴۔۶۶۰۴...مشکوٰۃ ص۴۶۱...صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۸۹۱۔۲۸۹۳۔۵۱۵۳۔۵۱۵۲۔۵۱۴۴... مستدرک علی الصحیحین للحاکم ج ۴، ص: ۵۱۸۔۴۸۷۔۴۷۲ رقم الحدیث: ۸۴۵۴ ۔۸۶۰۹۔۸۵۶۲۔۸۵۶۳... مسند احمد ج۵، ص۳۸۸، رقم الحدیث: ۲۳۳۳۹ ۔ ۲۲۷۶۲۔۲۲۶۶۶۔۲۲۶۷۳۔۲۲۷۶۹۔۲۲۷۹۴۔۲۲۸۹۵... مسند الشامین ۴/۱۳۰ رقم الحدیث: ۲۹۱۷... فتح الباری ۶/۶۰۷... تاریخ دمشق ۸/۳۵۱۔۱۲/۲۶۶... السنن الواردة فی الفتن ۱/۲۳۳... الفتن ۱/۲۸ رقم الحدیث: ۳... سیر اعلام النبلاء ۲/۳۶۵... تهذیب الکمال ۵/۵۰۱... الدر المنثور ۷/۴۸۰۔...حدیث شعبه بن الحجاج العتکی رقم: ۴۵...الفوائد المنتقات لابن ابی الفوارس رقم: ۱۳۸... تاریخ المدینة لابن شبة رقم: ۵۸۵۔۶۳۳... الانوار فی شمائل النبی المختار رقم: ۸۷... سنن ابی داؤد رقم: ۳۷۰۵۔۴۲۴۰... البحر الذخار بمسند البزار رقم: ۲۴۵۴۔۲۷۹۵۔۲۵۲۹۔۲۸۸۳۔۲۵۱۴۔۲۸۶۲۔۲۴۶۳۔۲۸۰۶۔۲۴۳۷۔۲۸۱۶... شرح السنة رقم: ۴۱۴۱۔۴۲۱۵۔اتحاف المهرة رقم: ۴۱۰۳۔۴۰۵۳۔۴۱۲۶...الفوائد الشهیر بالغیلانیات لابی بکر الشافعی رقم: ۸۳۶۔۸۶۷... صحیح ابن حبان رقم: ۶۷۹۲۔۶۶۳۶... کتاب التوحید لابن منده رقم: ۴۳۷۔۴۳۸...دلائل النبوة للبیهقی ج۶ ص: ۳۱۳ رقم: ۲۵۷۸... الشفاء باحوال المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ج ۱ ص ۲۰۶

www.ziaetaiba.com

السمٰوات والارض[1]

اسکے ترجمہ میں حضرت شیخ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمین بود عبارت است از حصول تمامۂ علوم جزوی و کلی و احاطہ آن و تلا خواند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناسب این حال و بقصد استشہاد بر امکان آن این آیت را

﴿ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ﴾ [2]

و اہل تحقیق گفتہ اند کہ تفاوت است درمیان این دو روایت زیرا کہ خلیل علیہ السلام ملک آسمان و زمین دید و حبیب ہرچہ در آسمان و زمین بود حالی از ذوات و

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص۷۰ باب المساجد...جامع ترمذی ج ۲ ص۱۵۵...التاسع من فوائد البختری رقم الحدیث: ۱۴۳... مشیخۃ البیانی لابن رافع السلامی رقم الحدیث:۳۳... العلل الکبیر للترمذی رقم الحدیث:۶۲۰ـ۶۲۱... الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحدیث:۲۲۹۸ـ۲۵۸۵...مختصر قیام اللیل للمروزی رقم الحدیث:۳۰...جامع البیان عن تاویل آی القرآن ۹/۳۵۴ رقم الحدیث:۱۲۳۴۷... کتاب التوحید لابن خزیمۃ رقم الحدیث:۳۰۸ـ۳۱۸...شرح السنۃ للامام البغوی رقم الحدیث:۹۱۳ـ۹۲۴... العلل لابن ابی حاتم الرازی رقم الحدیث:۲۱ـ۲۶... السفر الثانی من تاریخ ابن ابی خیثمۃ رقم الحدیث:۱۰۰۶...اتحاف المہرۃ للعسقلانی رقم الحدیث:۱۲۹۶۰...الرد علی من یقول القرآن مخلوق للنجاد رقم الحدیث:۵۰ـ۷۷... معجم الصحابۃ لابن قانع البغدادی رقم الحدیث:۸۶۳ـ۹۷۲... الشریعۃ للآجری رقم الحدیث: ۱۰۵۹... الدعاء للطبرانی رقم الحدیث:۱۳۲۲ـ۱۴۱۸... مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث:۵۸۷ـ۵۹۷... الرؤیا للدارقطنی رقم الحدیث: ۱۸۱ـ۱۸۳ـ۱۸۵ـ۱۸۶ـ۱۸۷ـ۱۸۸

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پس میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔

[2] سورۃ الانعام، الآیۃ:۷۵

(ترجمہ کنز الایمان) اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی

صفات وظواهر وبواطن همه را دید۔[1]

ملا علی قاری ابن حجر سے ناقل ہیں، مافی السموات والارض کی شرح میں:

جمیع الکائنات التی فی السموات بل وما فوقہا کما یستفاد من قصة المعراج والارض ہی بمعنی الجنس ای وجمیع ما فی الارضین السبع بل وما تحتہا کما افادہ اخبارہٗ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الثور والحوت اللذین علیہما الارضون کلہا ویمکن ان یراد بالسمٰوات الجہة العلیاء وبالارض الجہة السفلی فیشمل الجمیع انتہی۔[2]

جمیع موجودات جو کہ آسمانوں میں ہیں بلکہ جو آسمانوں کے اوپر ہیں ان پر بھی جیسا کہ قصۂ معراج سے اور زمین وہ بمعنی جنس زمین کے ہے یعنی جملہ اشیاء جو کہ ساتوں زمیں ہیں بلکہ جو کچھ ان کے اوپر ہیں جیسا کہ وہ مستفاد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیل اور مچھلی کے حال سے خبر دینے سے جس پر یہ ساتوں زمین ہیں اور ممکن ہے یہ کہ سموات سے جہت علو مراد لی جائے اور ارض سے جہت سفلی مراد لی جائے پس سب کو شامل ہوگا۔

---

[1] اشعة اللمعات (فارسی) ج ۱ ص ۳۳۳ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
(ترجمہ) پس میں نے جان لیا جو آسمان اور زمین میں ہے یہ تمام کلی وجزوی علوم اور ان کے احاطہ سے عبارت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام کل وجزوی علوم عطا کردیے گئے اور آپ کا علم تمام کو محیط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حال کے مناسب اور اس مکان پر استشہاء کے ارادے سے یہ آیت تلاوت فرمائی وکذلك نری ابراھیم ملکوت السموات والارض اہل تحقیق نے کہا ہے کہ ان دو روایتوں میں فرق یہ ہے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کو آسمان وزمین کا ملک دکھایا گیا مگر حضرت حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ آسمان وزمین تھا اور اشیاء کی ذوات وصفات ظواہر وبواطن سب کو دیکھا۔

[2] مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح ج ۲ ص ۴۰۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے معنی لکھتے ہیں:

والمعنی انه کما اری ابراہیم (علیه الصلوٰۃ والسلام) ملکوت السموات والارض وکشف له ذلک فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت ما فیها من الذوات و الصفات و الظواہر والمغیبات۔[1]

اور معنی یہ ہیں کہ جیسا کہ حضرت ابراہیم ملکوت سموات دکھائے گئے اور زمین اسی طرح میرے اوپر کھول دیئے گئے دروازہ غیبوں کے یہاں تک کہ معلوم ہوا جو کہ غیبوں میں ہیں ذات اور صفات اور ظواہر اور مغیبات سے۔

اسی طرح ملا علی قاری شرح شفا میں لکھتے ہیں:

واطلعه علیه من علم ما یکون فی عالم الشهادة وما کان فی عالم الغیب من السعادة و 3الشقاوة ۔۔۔قال اللہ تعالیٰ ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾﴾[2]

اور غیب پر مطلع کر دیا ان کو یعنی ان چیزوں کے غیب پر جو ہو چکیں عالم شہادت میں اور جو چیزیں عالم غیب میں ہیں سعادت وشقاوت سے لقوله تعالیٰ:

---

[1] شرح العلامۃ الطیبی علی مشکوۃ المصابیح ج ۳، ص: ۹۴۶ مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفٰی الباز مکۃ المکرمۃ۔

[2] شرح العلامۃ الملاعلی القاری علی الشفاء ج ۱ ص ۱ ۲۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان
سورۃ النساء، الایۃ ۱۱۳
(ترجمہ کنز الایمان) اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

www.ziaetaiba.com

﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (۱۱۳)﴾

اور شرح قصیدہ بردہ میں تحت شعر:

فان من جودک الدنیا و ضرتها
ومن علومک علم اللوح والقلم

واقع میں آپ کی بخشش سے ہیں دنیا اور آخرت دونوں
اور آپ کے علوم میں سے ہے لوح اور قلم کا علم

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

وکون علومهما من علومه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان علومه تتنوع الی الکلیات و الجزئیات حقائق ودقائق و عوارف ومعارف یتعلق بالذات و الصفات و علمهما یکون سطراً من سطور علمه ونهراً من بحور علمه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتهی۔ [1]

اوران دونوں کے علوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم ہونے کی یہ دلیل ہے حضور پرنور کے علوم کلیات اور جزئیات کی طرف منقسم ہیں اور حقائق اور دقائق اور عوارف اور معارف متعلق ہیں ذات اور صفات کے ساتھ اوران دونوں کا علم ایک سطر ہے، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کی سطروں سے اور ایک نہر ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوم کی بحروں سے۔

[1] الزبدۃ العمدۃ فی شرح البردۃ ص۱۱۷ مطبوعہ جمعیۃ علماء سکندریہ خیرپور سندھ

اس تحقیق سے واضح ہوا کہ لوح محفوظ کا سارا علم آپ کے علم کا ادنیٰ جز ہے پس احاطہ علم غیب میں آپ کا علم لوح محفوظ سے بدرجہا زائد اور بڑھ کر ہے۔

مشکوٰۃ میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال احتبس عنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات غداۃ عن صلوٰۃ الصبح حتی کدنا نترای عین الشمس فخرج سریعا فثوب بالصلوٰۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تجوز فی صلوتہ فلما سلم دعا بصوتہ فقال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال اما انی ساحدثکم ما حبسنی الی قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاذا انا بربی تبارک و تعالیٰ فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلی قلت لا ادری قالہا ثلثا قال فرایتہ وضع کفہ بین کتفی و جدت بردانا ملہ بین ثدیّی فتجلی لی کل شئ و عرفت الی اخر الحدیث بطولہ رواہ احمد و الترمذی وقال ہٰذا حدیث حسن صحیح وسالت محمد بن اسماعیل (البخاری) عن ہٰذا الحدیث فقال ہٰذا حدیث صحیح۔ [1]

www.ziaetaiba.com

[1] مسند احمد بن حنبل ۵/۲۴۳ رقم الحدیث: ۲۱۵۳۷۔۲۱۶۰۳...جامع ترمذی ۲/۱۵۶ رقم الحدیث: ۳۱۷۹۔۳۲۳۵...مشکوٰۃ ۱/۷۲ ... تہذیب الکمال للمزی ۱۷/۲۰۳ رقم الحدیث: ۱۳۸۸ ... العلل الکبیر للترمذی رقم الحدیث: ۲۲۲۔۲۶۱ ... البحر الزخار بمسند البزار رقم الحدیث: ۲۳۴۳۔۲۶۶۸ ... کتاب التوحید لابن خزیمۃ رقم الحدیث: ۳۱۰۔۳۲۰... المسند للشاشی رقم الحدیث: ۱۲۷۶۔۱۳۴۴ ... الدعاء للطبرانی رقم الحدیث: ۱۳۱۹۔ ۱۴۱۵ ... المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: ۲۹۰۔ ۱۶۷۴۵۔ ۱۶۶۷۶۔ ۲۱۶ ... الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ۸/۶۱ رقم الحدیث: ۷۸۳۱ ... الرؤیاء للدارقطنی رقم الحدیث: ۱۷۷۔۱۷۶۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰ ... العلل الواردۃ فی الاحادیث النبویۃ للدارقطنی رقم الحدیث: ۹۷۳۔۱۲۹۸۔

ایک روز حضور پر نور ﷺ نے نماز صبح میں حجرہ شریف سے تشریف شریف لانے میں دیر لگائی یہاں تک کہ ہم آفتاب کو دیکھتے تھے کہ عنقریب نکل نہ آجائے پس جلدی سے حضور ﷺ تشریف لائے پھر نماز کیلئے اعلام کیا گیا پھر حضور ﷺ نے مختصر کر کے نماز پڑھائی پھر سلام کے بعد فرمایا کہ تم لوگ اپنی اپنی صفوں پر ٹھہر جاؤ جیسا کہ بیٹھے ہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے پھر فرمایا کہ اب میں تم سے ان باتوں کا ذکر کرونگا جن کی وجہ سے مجھ کو نماز میں آنے میں تاخیر ہوئی یہاں تک کہ فرمایا کہ میں نے یکایک اللہ تعالیٰ کو بہت ہی اچھی صورت میں دیکھا پس فرمایا اے محمد میں نے کہا حاضر ہوں اطاعت کے واسطے اے میرے مالک تو فرمایا فرشتے کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا، اس طور سے مجھ سے اللہ تعالیٰ نے تین بار فرمایا میں نے وہی جواب اول عرض کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلی مبارک میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان میں رکھ دی تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان میں پائی پھر تو مجھ پر سب چیز روشن ہوگئی اور میں نے جملہ موجودات کو پہچان لیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے ترمذی نے صحیح وحسن کہا ہے بخاری نے بھی صحیح فرمایا۔

راقم الحروف کہتا ہے، اس حدیث سے بھی جناب سرورِ کائنات فخر موجودات ﷺ کا مطلع الغیوب ہونا بہ نسبت جمیع اشیاء اور حقائق اور دقائق اور اسرارِ عالم ملک اور ملکوت وغیرہ کے علم تفصیلی کے ساتھ صراحۃً ثابت ہے۔

نیز صحیح بخاری باب بدء الخلق میں ہے:

عن عمر رضی اللہ عنہ قال قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقاما فاخبر نا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنة منازلھم واھل النار منازلھم [1]

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان میں وعظ فرمانے کو کھڑے ہو گئے پھر ہم کو ابتدائے خلق سے بیان فرما کر یہاں تک سنایا کہ جنت والے جنت میں اپنے اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو گئے اور دوزخی بھی دوزخ میں اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہو گئے۔

کرمانی اور خیر جاری میں ہے:

والغرض انه علیہ السلام اخبر عن المبدأو المعادو المعاش جمیعاً [2]

اور مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول اور آخر اور معاش دنیا سب کی خبر دیدی۔

علامہ طیبی حاشیہ مشکوٰۃ میں اس حدیث پر لکھتے ہیں:

---

[1] صحیح البخاری ۱/۴۵۳ رقم الحدیث: ۲۹۷۲... مشکوٰۃ ص۵۰۶...تعلیق التعلیق للعسقلانی ۳/۴۸۶ رقم الحدیث: ۱۰۷۸... الامالی المطلقة للعسقلانی ۱/۱۷۵ رقم الحدیث: ۱۲۱

[2] الکواکب الدراری المعروف شرح الکرمانی علی صحیح البخاری ج۱۳ ص ۱۲۱، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان۔

ولذلک انه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخبر عن جمیع احوال المخلوقات [۱]

اس حدیث نے دلالت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخلوقات کی جمیع علامت سے خبر دے دی۔

شیخ ترجمہ میں فرماتے ہیں:

یعنی احوال مبدء ومعاد از اول تا آخر ہمہ را بیان کرد۔ [۲]

صحیح مسلم میں ہے:

عن حذیفة رضی اللہ عنہٗ قال اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بما ھو کائن الی ان تقوم الساعة الخ [۳]

---

[۱] حاشیہ مشکوٰۃ المصابیح ص۵۰۶، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی۔
علامہ طیبی اس حدیث کے تحت اپنی شرح میں فرماتے ہیں:
ای اخبرنا مبتدئاً من بدء الخلق حتی انتھی الی وصول اھل الجنة الجنة ووضع الماضی موضع المضارع للتحقیق المستفاد من قول الصادق الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (شرح الطیبی علی مشکوٰۃ المصابیح ج ۱۱ ص ۳۶۰۱، مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفی الباز مکة المکرمة)

[۲] اشعة اللمعات (اردو) ج۷، ص:۱۰۴، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور۔
(ترجمہ) مبداء ومعاد کے احوال یعنی از ابتداء تا انتہا تمام بیان فرما دیا۔

[۳] حدیث شعبة بن الحجاج العتکی رقم الحدیث:۴۵... الجزء الاول من الفوائد المنتقاة لابن ابی الفارس رقم الحدیث: ۱۳۸... مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث: ۲۲۶۹۹۔ ۲۲۶۶۶۔ ۲۲۷۶۲۲۔ ۲۲۲۷۳۔ ۲۲۷۶۹۔ ۲۲۷۹۴۔ ۲۲۸۹۵... صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۱۴۴۔ ۶۶۰۴... صحیح مسلم ۵۱۵۲۔ ۱۴۴۔ ۵۱۵۳۔ ۲۸۹۳... تاریخ المدینة لابن شبة رقم الحدیث: ۵۸۵۔ ۶۳۳... الانوار فی شمائل النبی المختار رقم الحدیث: ۸۷... سنن ابی داؤد ۳۷۰۵۔ ۴۲۴۰... البحر الزخار بمسند البزار رقم الحدیث: ۲۴۵۴۔ ۲۷۹۵۔ ۲۵۲۹۔ ۲۸۸۳۔ ۲۵۱۴۔ ۲۸۶۲۔ ۲۴۶۳۔ ۲۸۰۶۔ ۲۴۷۳۔ ۲۸۱۶۔ شرح السنة رقم الحدیث: ۴۱۴۱۔ ۴۲۱۵... اتحاف المھرة رقم الحدیث: ۴۱۰۳۔ ۴۱۲۶۔ ۴۰۵۳... الفوائد الشھیر بالغیلانیات لابی بکر الشافعی رقم الحدیث: ۸۳۶۔ ۳۶۷... صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۷۹۲۔ ۶۶۳۶۔ ۶۷۹۳۔ ۶۶۳۷... المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث: ۵۷۸۶۔ ۵۶۴۰... مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث: ۴۲۹۔ ۴۳۴... الایمان لابن مندہ رقم الحدیث: ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۵... التوحید لابن مندہ رقم الحدیث: ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸... المستدرک علی الصحیحین ۴/۴۸۷ رقم الحدیث: ۸۶۰۹۔ ۴/۴۷۳ رقم الحدیث: ۸۵۶۲ ۴/۴۷۲ رقم الحدیث: ۸۵۶۳... السنن الواردة فی الفتن للدانی رقم الحدیث: ۲... دلائل النبوة للبیہقی ۶/۳۱۲ رقم الحدیث: ۲۵۷۶۔ ۲۵۷۷، ۶/۳۱۳ رقم الحدیث: ۲۵۷۸... الامالی الخمیسیة للشجری رقم الحدیث: ۲۰۰۳۔ ۲۰۶۷... الشفاء باحوال المصطفی للقاضی عیاض ۱/۲۰۶ رقم الحدیث: ۴۵... الامالی المطلقة لابن حجر ۱/۱۷۱ رقم الحدیث: ۱/۱۷۱ رقم الحدیث: ۱۵۷، ۱/۱۷۳ رقم الحدیث: ۱۵۸۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے جو چیزیں قیامت تک ہونے والی ہیں سب کی خبر مجھ کو دے دی ہے۔

و عن عمرو بن اخطب الانصاری رضی اللہ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ ﷺ یوما الفجر و صعد علی المنبر فخطبنا حتی حضرت الظھر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیامۃ قال فاعلمنا احفظنا رواہ مسلم۔ [1]

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول مقبول ﷺ فجر کی نماز پڑھا کر منبر شریف پر تشریف لے گئے پھر وعظ فرمایا اس قدر بیان فرمایا کہ وقت ظہر کا آ گیا تو منبر سے اتر کر ظہر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور اتنی دیر تک وعظ فرمایا کہ عصر کا وقت ہو گیا تو منبر سے اتر کر عصر کی نماز پڑھا کر پھر منبر پر چڑھ گئے پھر اسقدر بیان فرمایا کہ آفتاب ڈوب گیا پس جو چیزیں قیامت تک ہونے والی ہیں آنحضرت ﷺ نے سب کی خبر دے دی پس ہم میں سے جو زیادہ علم والا ہے انہوں نے یاد کر لیا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم ۲/۳۹۰، ۴/۲۲۱۷ رقم الحدیث: ۲۸۹۱... مشکوٰۃ ص۵۴۳... صحیح البخاری ۶/۲۴۳۵ رقم الحدیث: ۶۲۳۰... مسند احمد ۵/۳۸۹ ر 3قم الحدیث: ۲۳۳۵۷... المستدرک ۴/۵۳۳ رقم الحدیث: ۸۴۹۹... صحیح ابن حبان ۵/۱۵ رقم الحدیث: ۶۶۳۶... سنن ابو داؤد ۴/۹۴ رقم الحدیث: ۴۲۴۰... امالی المحاملی ص: ۳۰۸ رقم الحدیث: ۳۲۳... الفوائد المنتخبۃ ص ۱۹۴ رقم الحدیث: ۱۱۰... تاریخ دمشق ۱۲/۲۶۷... دلائل النبوۃ للبیہقی ۶/۳۱۳

تاویلات اہل السنۃ اور مواھب لدنیہ میں ہے واللفظ للمواہب:
ولذا ارسلہ تعالٰی شاہدا فانہ لما کان اول مخلوق خلقہ اللہ کان شاہدا بوحدانیۃ الحق وربوبیتہ و شاہداً بما اخرج من العدم الی الوجود من الارواح والنفوس والاجرام و الا رکان والاجسام والا جساد و المعادن والنبات و الحیوان والملک والجن و الشیطان والانسان وغیر ذلک لئلا یشذ عنہ ما یمکن للمخلوق درکہ من اسرار افعالہ و عجائب صنع و غرائب قدرتہ بحیث لا یشارکہ فیہ غیرہ ولھذا قال علیہ السلام علمت ما کان وما سیکون لانہ شاہد الکل وما غاب لحظۃ و شاہد خلق ادم علیہ السلام ولا جلہ قال کنت نبیا و ادم بین الماء والطین ای کنت مخلوقا و عالما بانی نبی وحکم لی بالنبوۃ وادم بین ان یخلق لہ جسد و روح ولم یخلق بعد واحد منہما فشاہد خلقہ وما جری علیہ من الاکرام والاخراج من الجنۃ بسبب المخالفۃ وما تاب اللہ علیہ الی اخر ماجری علیہ و شاہد خلق ابلیس وما جری علیہ من امتناع السجود لادم والطرد واللعن بعد طول عبادتہ و وفور علمہ بمخالفۃ امر واحد فحصل لہ بکل حادث جری علی الانبیاء والرسل والامم فھوم وعلوم ثم انزل روحہ فی قالبہ لیزداد لہ نور علی نور فوجود کل موجود من وجودہ وعلوم کل نبی و ولی من علومہ حتی صحف ادم و ابراہیم و موسیٰ و

غیرہم من اہل الکتب الالہیۃ انتہی۔ [1]

---

[1] تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۲۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

تاویلات اہل السنۃ، للماتریدی، میں یہ الفاظ ہیں: ﴿ شٰهِداً ﴾ لله ما لله تعالىٰ على عباده، [و] ما لبعضهم على بعض؛ فعلى هذا التأويل يكون قوله: ﴿ شٰهِداً ﴾ أي: مبينا؛ أي لتبين ما لله عليهم، وما لبعضهم على بعض؛ وهو قول أبي بكر الأصم۔

وقال بعضهم: أي: شاهدًا للرسل – عليهم السلام – بالتبليغ بالاجابة لمن أجابهم، وشاهدًا على من أبى الاجابة بالإباء والرد، فعلى هذا التأويل يكون قوله: ﴿ شٰهِدًا ﴾ على حقيقة الشهادة، على ما ذكرنا، والله أعلم۔

وقال بعضهم: أي: أرسلناك شاهداً على أمتك وعلى الأنبياء – عليهم السلام – بالتبليغ ومن ذكرنا، والله أعلم۔

تاویلات اہل السنۃ، للماتریدی، ۹/ ۲۹۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

امام قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ المواہب اللدنیۃ میں نیز علامہ زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

(وأما الشاهد) العالم، أو المطلع الحاضر، (والشهيد) العليم، أو العدل المزكى، وهو من أسمائه تعالى، أي الذي، لا يغيب عنه شئ، أو الشهيد يوم القيامة بما علم۔

قال ابن الأثير فعيل من أبنية المبالغة فى فاعل، فاذا اعتبر العلم مطلقاً، فهو العليم، فاذا أضيف الى الأمور الباطنة، فهو الخبير، أو اِلى الظاهر، فهو الشهيد انتهى۔ (فسماه الله تعالى بهما) فسماه بالشاهد (فى قوله ﴿ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شٰهِدًا ﴾ حال مقدرة، أى مقبولاً شهادتك (على من بعثت اليهم) ولهم (بتصديقهم وتكذيبهم ونجاتهم وضلالهم و) بالشهيد (فى قوله تعالى: ﴿ وَيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدًا ﴾ معدلاً مزكياً۔

(المواہب اللدنیۃ مع شرح العلامۃ الزرقانی ج ۴ ص ۲۷۲ مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان)

قال البيضاوى (روى) عند مسلم بمعناه (ان الأمم يوم القيامة يجحدون) ينكرون (تبليغ أنبيائهم) لعل المراد أكثر الأمم، وقد روى الشيخان عن أبى سعيد رفعه يدعى نوح يوم القيامة، فيقال له: هل بلغت فيقول: نعم، فيقال لأمته هل بلغكم فيقولون: ما أتانا من نذير، فيقال: من يشهد لك فيقول: محمد وأمته فيشهدون أنه، قد بلغ، ولأحمد، والنسائى يجئ النبى يوم القيامة، ومعه الرجل والنبى ومعه الرجلان، وأكثر من ذلك، فيقال لهم بل بلغتم الحديث، (فيطالبهم الله ببينة التبليغ، وهو أعلم بهم) اذ لا يغيب عنه، شئ ((اقامة للحجة على المنكرين، فيؤتى بأمة محمد ﷺ فيشهدون) للأنبياء أنهم قد بلغوا، (فتقول الأمم هم عرفتم،) فانكم، لا تدركوا عصرنا، (فيقولون علمنا ذلك بأخبار الله تعالى فى كتابه الناطق على لسان نبيه الصادق، فيؤتى بمحمد ﷺ فيسأل عن حال أمته) أهم عدول فتقبل شهادتهم، (فيشهد بعدالتهم) وفيه فضيلة له ﷺ لأن الأنبياء يسألون، ولا يسأل، هو ولا أمته، اذلم ينكروا تبليغه، بل شهدو للأنبياء، (وهذه الشهادة وان كانت لهم) للأمة المحمدية بالعدالة، (لكن، لما كان الرسول كالرقيب) الحافظ (المهيمن) المراقب، كذا فى النسخ، والذى البيضاوى المؤتمن (على امته عدى بعلى) لتضمينه معنى رقيباً، كما قال بعضهم، لكن ظاهر الكلام أن مجرد كون اللفظ بمعنى آخر يعدى بما يعدى به ما هو بمعناه وليس من التضمين، (وقدمنت الصلة) أى قوله عليكم (للدولالة على اختصاصهم بكون الرسول شهيداً عليهم)۔

المواہب اللدنیۃ مع شرحہ للعلامۃ الزرقانی، ج: ۴، ص: ۲۷۲۔ ۲۷۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان

مزید فرماتے ہیں: (أى: شاهدًا على الوحدانية) أى: اتصافه تعالى؛ بأنه واحد أحد، لا شريك له فى ذاته، ولا فى صفاته، ولا فى أفعاله، ولم يقيد الشهادة، فشملت الشهادة بها فى الدنيا والاخرة۔ وفى البيضاوى: شاهداً على من بعثت . . .

اور اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے شاہد کر کے بھیجا اور جمیع مخلوقاتِ خدا سے وہ اول مخلوق ہوئے تو وہ وحدانیتِ حق کے ساتھ شاد ہوئے اور ربوبیت کے ساتھ گواہ ہوئے اور جو عدم سے وجود میں آئے انکا شاہد ہوئے یعنی ارواح اور نفوس اور اجرام اور ارکان اور اجسام اور اجساد اور معادن اور نبات اور حیوان اور فرشتے اور جن اور شیطان اور انسان اور سوائے اس کے سب کے شاہد ہوئے تا کہ وہ چیزیں نہ نکل جائیں جس کا ادراک مخلوقات کو ممکن ہو۔ ان کے افعال کے اسرار اور ان کے عجائب پیشوں اور غرائب قدر سے ہیں اس طور پر کہ ان میں کوئی غیر شریک نہیں اور اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز ہوگئی ہے اور جو عنقریب ہوگی اس کو جانتا ہوں کیونکہ آنحضور ﷺ نے سب کو دیکھا اور لحظہ بھر ان سے غائب نہیں ہوئے اور پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کو آپ نے مشاہدہ فرمایا اسی وجہ سے فرمایا کہ جس وقت میں نبی تھا حضرت آدم علیہ السلام پانی اور

... الیھم، بتصدیقھم وتکذیبھم، ونجاتھم وضلالھم، وکذا تقدم عن عیاض؛ فجعلا ذلک صلة الشھادة، وجعلا صلة داعیاً الی الاقرار باللہ وتوحیدہ، ومایجب الایمان بہ من صفاتہ، وھو خلاف ماذکر المصنف۔

(وشاھدًا فی الدنیا بأحوال الاخرة) أی: بما یکون فیھا ذاتاً، أوصفة، (منالجنة والنار، والمیزان والصراط، وشاھدًا فی الاخرة بأحوال الدنیا، و) ذلک بأن یشھد للمطیع (بالطاعة، و) علی العاصی، (بالمعصیة) فھو بیان للمراد بالشھادة، (والصلاح) الواقع من المطیع، (والفساد) من العاصی، وعلمہ ﷺ بذلک، لان أعمال أمتہ تعرض علیہ، کما ثبت فی الحدیث، واستشکل مع حدیث الصحیح: لیذادرجال عن حوضی، کما یزاد البعیر الضال، أنادیھم ألا ھلم، فیقال انھم بدلوا وغیروا بعدک، فأقول سحقًا سحقًا۔

وفی روایة: انک لا تدری ما أحدثوا بعدک، وأجیب بأنھا انما تعرض علیہ عرضًا مجملاً، فیقال: عملت أمتک شرًا عملت أمتک خیرًا، أو أنھا تعرض علیہ دون تعیین عاملھا، قالہ الأبی۔

(وشاھداً علی الخلق یوم القیامة) بابلاغ أنبیائھم وتزکیة أمتہ، (کما قال تعالیٰ:) ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ ﴾ الایة۔

(المواھب اللدنیة مع شرحہ للعلامة الزرقانی، ج:۸، ص:۳۶۸۔۳۶۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان)

کیچڑ کے درمیان میں تھے یعنی اب تک حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا بھی نہ بنا تھا اور میں مخلوق اور اور عالم تھا اس بات کا کہ میں نبی ہوں اور نبوت کا حکم میرے واسطے ہو چکا تھا حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام کا جسم اور روح بھی پیدا نہ ہوئی تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی آفرینش کو معائنہ فرمایا اور جو کچھ ان پر جاری ہوا، اکرام سے اور جنت سے نکالنے سے اور توبہ قبول ہونے سے غرض کہ جو کچھ ان پر گزرا سب کو دیکھا اور ابلیس ملعون کی پیدائش کو بھی ملاحظہ فرمایا اور جو جو اس ملعون پر گذری سب کو دیکھا یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے سے مردود ہونا، مدت مدیدہ کی عبادت بیکار ہونا اور زیادتی علم سے مغرور ہونا امر الٰہی سے نافرمان ہونا ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشاہدہ فرمایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع حوادث کے فہوم اور علوم حاصل ہوئے۔ انبیاء اور مرسلین اور امتوں پر جو کچھ جاری ہوا سب کا علم ان کو حاصل ہوا پھر جسم پاک میں ان کی روح مبارک ومطہر نازل کی گئی تا کہ ان کیلئے نور علی نور ہو پس وجود جمیع موجودات کا ان کے وجود مبارک سے ہے اور علوم جمیع مخلوقات کے خواہ نبی ہو یا ولی وغیرہما ان کے علم سے ہیں یہاں تک کہ صحیفے حضرت آدم اور حضرت ابراہیم خلیل اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہم السلام وغیرہم کا علم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل تھا یعنی جمیع کتب منزلہ الٰہیہ کا علم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا۔

امام محقق حافظ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب میں لکھتے ہیں:

و عرض علیه امته باسر ہم حتی راہم و عرض علیه ما ہو کائن فی امته حتی تقوم الساعة قال الاسفرائینی: وعرض علیه الخلق کلهم من ادم فمن بعده کما علم ادم اسماء کل شئ و ہو سید ولد ادم واکرم الخلق علی اللّٰہ وا فضل من سائر المرسلین۔[1]

حبیب خدا کے سامنے ان کی ساری امت پیش کی گئی حضرت نے سب کو دیکھا اوران کی امت میں جو جو معاملے قیامت تک ہونے والے ہیں ان سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا حضور سراسر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو ملاحظہ فرمایا۔

اسفرائنی نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جو جو مخلوقات بعد کو ہونے والی ہیں سب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کی گئیں اور حضرت سراپا برکت کو تعلیم ہوئی ہر چیز کی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ہر چیزوں کے اسماء کی تعلیم ہوئی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار اور افسر آدم علیہ السلام ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم مخلوقات ہیں تمام مرسلین سے۔

یہی انموذج علامہ سیوطی کی وہ کتاب ہے جس میں گیارہ سو بارہ خصائص حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیس برس میں جمع کر کے لکھے ہیں جس میں سے عالم الغیب ہونا آپکا ایک خصیصہ ہے۔

اسی طرح حضرت امام ابوالمنصور ماتریدی رضی اللہ عنہ جو امام علم عقائد وغیرہ اہل

---

[1] انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص: ۲۰ مطبوعہ مکتبۃ النجاح دار بیضاء، مراکش۔

سنت و جماعت کے اپنی کتاب تاویلات میں تحت آیۃ ﴿وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ﴾[1] کے لکھتے ہیں:

ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعلم ذلک[2]

اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوغیب کی کنجیاں معلوم تھیں۔

---

[1] سورۃالانعام، الایۃ ۵۹

(ترجمہ کنزالایمان) اوراسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی

[2] امام ماتریدی رضی اللہ عنہ، نے اس آیت کے تحت فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوبھی اللہ تعالی نے غیب کی کنجیاں عطافرمائیں، جس کومصنف حضرت علامہ شاہ محمد سلامت اللہ رامپوری علیہ الرحمۃ نیز راقم الحروف کے جدامجد شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمۃ نے مقام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نقل فرمایا۔

امام ماتریدی رضی اللہ عنہ (متوفی ۳۳۳ھ) فرماتے ہیں:

وقوله- عزوجل: ﴿وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ من الحلال والحرام والأحكام كلها، وغير ذلك؛ كقوله: ﴿مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمٰنُ﴾ فهو كذلک كان۔ وقوله- عزوجل: ﴿وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ فيما علمک من الاحكام، وعصمک بالنبوة والرسالة، وصرف عنک ضرر الأعداء والله أعلم۔

(تاویلاتِ اهل السنة، ج:۳، ص: ۳۵۹، مطبوعه دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان۔)

مزید فرماتے ہیں:

وقوله: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ﴾

ذكر فى بعض الأخبار عن ابن عمر- رضى الله عنه- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ((مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها الا الله))، وعدّ هذه الخمسة التى ذكرت فى هذه الآية وكذلک روى أبو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: ((خمس لا يعلمهن الا الله، [ثم تلا] قوله: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ الى آخر الآية)) فان ثبت هذا فهو ما ذكر، ويرجع ذلک الى معرفة حقيقة ما ذكر، والاجائز ان يقال: انه يعلم بعض هذه الأشياء بأعلام، من نحو المطر انه متى يمطر، أو ما فى الأرحام: أنه ولد وأنه ذكر أو انثى، وان لم يعلم ماهية ما فى الأرحام، نحو ما يعلم المنجمة بذلک بالحساب و بأعلام، يخرج ذلک على الصدق مما أخبروا ربما، ألا ترى أن ابراهيم- صلوات الله عليه قال ﴿اِنِّيْ سَقِيْمٌ﴾ [الصافات: ۸۹) لما نظر فى النجوم، أى: سأسقم۔ وروى أن أبابكر الصديق- رضى الله عنه- قال: انى ألقى الى أن ذا بطن بنت خارجة جارية، وكان كما ذكر، فلا يحتمل ابو بكر يعلم ذلک لما ألقى اليه، ورسول الله لا يعلم الساعة؛ فانه لا يطلع عليها أحد، الا أن يقال بأن رسول الله لم يؤذن له بالتكلم والقول بشئ الا من جهة الوحى من السماء، فأما الاشتغال بمثله فلا؛ لأن الاشتغال بمثله تضييع لكثير مما امتحن، وترک لبعض ما يؤمر وينهى، أولما يخرج ذلک مخرج التطير والتفاؤل واكتساب الرزق على غير الجهة التى جعل وأبيح لهم؛ فكان المنع لذلک، والله اعلم۔

(تاویلات اہل السنة، تفسير الماتريدى، ج۸، ص: ۳۲۳، مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

اسی طرح روح البیان میں ہے حضرت شیخ نجم الدین کبری سے

و کذا صار علمه محیطا لجمیع المعلومات الغیبیة الملکوتیة کما جاء فی حدیث اختصام الملائکة انه قال فوضع کفه علی کتفی فوجدت بردها بین ثدیی فعلمت علم الاولین و الاخرین وفی روایة علم ما کان و ما سیکون انتهی۔ [1]

اور اسی طرح آنحضرت ﷺ کا علم جمیع مغیبات کو محیط ہے جیسا کہ حدیث اختصام ملائکہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلی مبارک کو میرے مونڈھے پر رکھ دی پس مجھ کو اس کی ٹھنڈک سینہ میں معلوم ہوئی پھر تو مجھ کو علم اولین و آخرین تعلیم ہوئی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ مجھ کو جو چیزیں ہو چکیں اور جو آئندہ ہونگی سب کا علم دیا گیا۔

روح محمدی کو عالم سے غیبت نہیں:

نیز اسی میں ہے:

انه حی علی الدوام۔۔۔ فقوله رد الله علی روحی ای ابقی الحق فی شعور خیالی الحسی فی البرزخ وادراک حواسی من السمع والنطق فلا ینفک الحس والشعور الکلی عن الروح المحمدی ولیس له غیبة عن الحواس والاکوان لانه روح العالم وسره الساری انتهی۔ [2]

---

[1] تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۲۷۳، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

[2] تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۶۳، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

آنخضرت ﷺ حیاۃ النبی ہیں ہمیشہ زندہ ہیں پس قول آنخضرت ﷺ کا کہ اللہ تعالیٰ نے میری روح کو مجھ پر پھیر دی ہے اسے باقی رکھی ہے میرے بدن شریف میں اور شعورِ خیالی جس کو برزخ میں اور میرے حواس وادراک کو باقی رکھا گویائی اور سمع کو ثابت رکھا پس حس اور شعورِ کلی روح محمدی صلی اللہ وسلم سے جدا نہیں ہوئے اوران کے حواس عالم سے غیب نہیں بلکہ عوالم سے کیونکہ آنخضرت ﷺ کی روح مبارک عالم ہے اور باطن ان کا ساری ہے انکے اسرار قلبیہ طاری ہیں۔

مدارج النبوۃ بیان معراج میں ہے:

پس نزدیک گردانید مرا بخود پروردگار من وچنان شدم کہ فرمودہ است ﴿ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴾[1] ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴾[2] وپرسید از من پروردگار من چیزے پس نتوانستم کہ جواب گویم پس نہاد دست قدرت خود درمیان دوشانہ من بے تکیف بے تحدید پس یافتم برد آنرا در سینۂ خود پس داد مرا علم اولین و

---

[1] سورۃ النجم، الآیۃ ۸
(ترجمہ کنز الایمان) پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔

[2] سورۃ النجم، الآیۃ ۹
(ترجمہ کنز الایمان) پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

آخرین [1]

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

تعلیم کردہ است او را پروردگار و افاضہ کردہ است بروے علوم و اسرار ما کان و ما یکون [2]

اول مدارج میں فرماتے ہیں:

﴿ وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴾ و وی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داناست بر ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق ﴿ وَفَوۡقَ كُلِّ ذِيۡ عِلۡمٍ عَلِيۡمٌ ﴿۷۶﴾ ﴾ شدہ [3]

اور آخر مدارج میں لکھتے ہیں:

---

[1] میرے رب نے مجھے اتنا قریب کیا اور میں اس قدر نزدیک ہوا جس طرح خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوۡسَيۡنِ اَوۡ اَدۡنٰى ﴿۹﴾
(ترجمہ کنزالایمان) پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔۔۔۔پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم
پھر میرے رب نے مجھ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا مجھ میں ہمت نہیں تھی کہ جواب دیتا پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت جو کہ بے کیف اور بے حدود تھا میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پس اس کے بعد مجھے اولین وآخرین کا علم عطا ہوا۔

مدارج النبوۃ (فارسی) ج ۱ ص ۱۶۸ مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاھور

[2] (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ما کان (جو ہو چکا) اور و ما یکون (جو ہوگا) کے علوم و اسرار اضافہ فرمائے۔

مدارج النبوۃ (فارسی) ص ۳۵ مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور

[3] (ترجمہ) وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيۡمٌ
(ترجمہ کنزالایمان) اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔
اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام شیونات الٰہی، احکام، صفات حق، تمام اسماء و افعال اور آثار اور جملہ علوم ظاہر و باطن اول وآخر جانتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ان سب کو محیط ہے جو وَفَوۡقَ كُلِّ ذِيۡ عِلۡمٍ عَلِيۡمٌ ﴿۷۶﴾ (ترجمہ کنزالایمان: اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے) کے مصداق ہے۔

مدارج النبوۃ (فارسی) ج ۱ ص ۲ مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور

www.ziaetaiba.com

خلاف نیست نزد محققین درآنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متصف ومتحقق ست بجمیع اسماء حسنی۔ [1]

اور اس سے پہلے بعضے اسماء کے ساتھ اتصاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ذکر کیا ہے ان میں علیم اور علام کو گنا ہے کتاب ناموس اعظم سے۔ [2]

اور ایسا ہی شفاء قاضی عیاض میں ہے اور کہا ہے قاضی نے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلع غیوب ہونا تواتر سے ثابت ہے اور یقینی ہے۔

ومن ذلک ما اطلع علیه من الغیوب وما یکون والاحادیث فی ہذا الباب بحر لا یدرک قعره ولا ینزف غمره وہذه الجملة من جملة معجزاته المعلومة علی القطع الواصل الینا خبرہا علی التواتر لکثرة رواتها واتفاق معانیها علی الاطلاع علی الغیب انتہی۔ [3]

یہی مضمون بعینہ شرح مواہب لدنیہ زرقانی میں ہے:

وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیها علی اطلاعه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] مدارج النبوۃ (فارسی) ۲/۶۱۳ مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور

(ترجمہ) محققین کو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اسماء حسنٰی سے متصف اور متحقق ہیں۔

[2] مدارج النبوۃ (فارسی) ۲/۶۱۳ مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور

[3] (ترجمہ) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سے یہ بھی ہے کہ غیب جو ہو چکا ہے اور جو ہوگا اس پر آپ کو مطلع فرمایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں اتنی احادیث وارد ہیں کہ جس کا شمار نہیں اور ان کا احاطہ کر لینا ناممکن ہے اور نہ کوئی ان کا احاطہ کر سکتا ہے یہ آپ کا ایسا معجزہ ہے جو قطعی علم اور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے جملہ راوی اس بات پر متفق ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیب پر مطلع فرمایا گیا ہے۔

الشفاء مع شرح الملا علی القاری ج ۱ ص ۶۷۹، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

علی الغیب انتہی [1]

اخبار متواتر آئی ہیں اور ان کے معنی متفق ہیں اس بات پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب پر خبردار تھے اور غیب کو جانتے۔

علامہ مدابغی حاشیہ شرح اربعین ابن حجر میں لکھتے ہیں:

والحق کما قاله جمع ان الله سبحانه و تعالیٰ لم یقبض نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی اطلعه علی کل ما ابهمه عنه الا انه امر بکتم بعض و اعلام ببعض [2]

اور حق وہی ہے جس کو ایک جماعت نے اختیار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب خاص صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا سے نہیں اٹھایا یہانتک کہ جن چیزوں کو مبہم فرمایا تھا ان سب سے اللہ تعالیٰ نے ان کو آگاہ کردیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعض کے اظہار کا حکم نہ تھا اور بعض کے اظہار کا حکم تھا۔

اسکی تحقیق روح البیان میں اس طرح کی ہے کہ سوائے علم اولین اور آخرین کے آپ کو تین قسم کے علوم اور عطا ہوئے۔

اول: علومِ حقائق صرف جن کے چھپانے کا عہد لے لیا گیا کیونکہ اس کا تحمل

[1] شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنیة ج ۱۰ ص ۱۱۳ مطبوعة دار الکتب العلمیه بیروت

[2] حاشیة العلامة حسن بن علی المدابغی رحمه الله علی فتح المبین لشرح الاربعین للعلامة ابن حجر المکی رحمه الله ص ۷۳، مطبوعه المطبعة العامرة الشرقیة مصر۔ ۱۳۲۰ھ، الفتوحات الوهبیة بشرح الاربعین حدیثا النوویة للعلامة الشیخ ابراهیم بن مرعی ابن عطیة المالکی ص ۱۴۶۔

سوائے آپ کے اور کسی مخلوق کو نہیں۔

دوم: علومِ معارفِ الٰہیہ اس کے بتانے کا اختیار دیا گیا

سوم: علومِ شرائع و احکام دینیہ جس کے عام طور سے پہنچانے کا حکم ہوا۔

چنانچہ پہلے اس حدیث معراج کو نقل کرتے ہیں:

قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سألنی ربی فلم استطع ان اجیبه فوضع یده بین کتفی [1] فوجدت بردہا فاورثنی علم الاولین و الاخرین و علمنی علوماً شتی فعلم اخذ علی کتمانه اذ علم انه لا یقدر علی حمله غیری و علم خیرنی فیه و علم امرنی بتبلیغه الی العام والخاص من امتی [2]

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے میرے رب نے سوال کیا تو میں جواب نہ دے سکا تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ مبارک میرے کاندھے کے درمیان میں رکھا تو مجھ کو اس کی ٹھنڈک معلوم ہوئی پس اللہ تعالیٰ نے مجھ کو علم اولین و آخرین کا وارث بنایا اور مجھ کو علوم مختلفہ کی تعلیم فرمائی پس ایک علم ایسا ہے کہ جس کے واسطے مجھ سے پوشیدہ رکھنے کا وعدہ لیا گیا کیونکہ خدا کو معلوم ہے کہ اس کی قدرت کسی کو نہ ہوگی اور میرے سوا کوئی اس کو اٹھا نہ

---

[1] بلاتکییف ولا تحدید ای ید قدرته سبحانه منزه عن الجارحة۔
تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۱۴۶، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان۔

[2] تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۱۴۶، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان۔

سکے گا ایک علم ایسا ہے کہ اس کا مجھ کو اختیار دیا گیا ہے چاہوں اس کی تبلیغ کروں چاہوں نہ کروں اور ایک علم ایسا ہے کہ اس کو مجھے پہنچانے کا حکم ہے اور سب کی طرف پہنچانے کو مامور ہوں۔

اس کے بعد لکھتے:

وہذا التفصیل یدل علی ان العلوم الشتی ہذہ العلوم الثلثہ کما یدل علیہ الفاء وہی زائدۃ علی علوم الاولین والاخرین فالعلم الاول من باب الحقیقۃ الصرفۃ والثانی من باب المعرفۃ والثالث من باب الشریعۃ انتہی۔ [1]

حضور ﷺ کا علم سب مخلوق سے بڑھ کر ہے، اس پر اجماع منعقد ہے:

نیز روح البیان میں ہے:

وقد انعقد الاجماع علی ان نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم الخلق وافضلہم علی الاطلاق [2]

اور اجماع اس بات پر منعقد ہو گیا ہے کہ ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جملہ مخلوقات سے زیادہ دانا و عالم ہیں اور جمیع موجودات سے افضل ہیں۔

---

[1] (ترجمہ) اور یہ تفصیل اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مختلف علوم سے مراد یہ تین علوم ہیں جیسا کہ علوم الاولین وآخرین پر فاء جو کہ زائدہ ہے دلالت کرتی ہے تین علوم یہ ہیں۔ (۱) حقیقت (۲) معرفت (۳) شریعت

تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۱۴۶، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان۔

[2] تفسیر روح البیان ۵/۳۲۵، مطبوعہ دار الحیا التراث العربی، بیروت لبنان

میں کہتا ہوں یہی اجماع حضور پرنور ﷺ کے علام الغیوب اور احاطۂ علمی جملہ ما کان و ما سیکون کے واسطے کافی اور وافی ہے اس لئے کہ سابقاً گزر چکا کہ لوح محفوظ کا علم اولیاء کو ہوتا ہے اور منقول بنقلِ متواتر ہے اور معلوم ہے کہ لوح محفوظ میں جمیع ما کان و ما یکون ازل سے ابد تک مرقوم اور محفوظ ہے پس جب حضورِ اقدس ﷺ اعلم الخلق ہوئے بالاجماع تو عالم ہوئے لوحِ محفوظ کے بالاجماع بلکہ اس سے زیادہ کے عالم ہوئے۔ اور جب آپ لوحِ محفوظ کے عالم ہوئے بالاجماع تو عالم ہوئے جمیع ما کان اور ما یکون کے بالاجماع کیونکہ اس پر بھی اجماع ہے کہ لوح محفوظ میں سب کچھ ہے یہاں تک جو ادلہ کتاب وسنت اور اجماع سے پیش کئے گئے واسطے اظہار حق اور اطمینان خاطر ارباب ظاہر کے اور ایسا ہی مذکور ہے کتب فقہ اور کتب عقائد اور تفاسیر اور کتب حدیث و سیر وغیرہا میں جس کی تفصیل رسالہ جوابات میں مفصلہ فقیر سے طلب کرنی چاہئے ورنہ احاطہ علم غیب کا اربابِ باطن کے نزدیک اجلی بدیہات سے ہے اس کا انکار نہ کرے گا مگر وہی جو محروم ازلی ہوگا بلکہ بعضے عارفین فرماتے ہیں کہ علم غیب جس کو نصیب نہ ہو اسکا خاتمہ بالخیر نہ ہونے کا خوف ہے اور ادنیٰ درجہ نصیب کا یہ ہے کہ اس کا منکر نہ ہو بلکہ اس کی تصدیق کرے اہل اللہ کے مطلع بر مغیبات ہونے کا معتقد ہو اور جو منکر ہوگا کبھی اس کو اس علم وہبی کے ساتھ نہ نوازیں گے اور یہ علم غیب صدیقین اور مقربین الٰہی کا علم ہے۔ کما فی الاحیاء قال بعض العارفین من لم یکن لہ نصیب من ہٰذا العلم اخاف علیہ سوء

www.ziaetaiba.com

الخاتمة و ادنیٰ نصیب منه التصدیق به و تسلیمه لا ہله۔۔۔ انه لا یذوق منه شیئا و ہو علم الصدیقین و المقربین[1]

جناب رسالتماب سلطان المرسلین ﷺ کے مطلع الغیوب ہونے میں بحث باوجود فرمان واجب الاذعان الٰہی اور تصریح حضرت رسالت پناہی علمت علم الاولین والاخرین بہت بڑا محل خطر ہے حضورِ اقدس کے آستانِ مقدس کے فیضیاب مطلع برمغیبات ہوئے ہیں ما کان اور ما یکون کے حضرت خواجہ فرید الدین عطار رضی اللہ عنہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا مقولہ تذکرۃ الاولیاء میں نقل فرماتے ہیں:

من عرف اللّٰہ لا یخفی علیه شیءٌ[2]

جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا تو اس پر کوئی چیز مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی ہے۔

روح البیان میں اس طرح ہے:

من عرف اللّٰہ عرف کل شیءٍ[3]

جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اس نے سب چیز پہچان لی۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان مے گفتہ اند کہ زمین در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست وما میگویم چون روئے ناخنی ست ہیچ چیز از نظر ایشان

---

[1] احیاء علوم الدین مع شرحہ اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی ج ۱ ص: ۲۵۳۔۲۵۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

[2] تذکرۃ الاولیاء شیخ فرید الدین عطار رضی اللہ عنہ ص: ۱۹، مطبوعہ شمع بک ایجنسی لاہور۔

[3] تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۱۲، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان۔

www.ziaetaiba.com

غائب نیست انتہی کذا فی النفحات۔ [1]

حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عزۃ ربی ان السعداء و الاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ کذافی بہجۃ الاسرار [2]

خدا کی عزت کی قسم ہے بیشک نیک و بداور نیک کار اور بدکار میرے سامنے لوح محفوظ میں پیش ہوتے ہیں۔اسی طرح بہجۃ الاسرار میں ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی اپنی کتاب مستطاب معارف لدنیہ میں فرماتے ہیں:

فنا فی اللّٰہ کسے را میسر شود کہ ہر ذرہ وجود خود را مرأت تمام اشیا یابد و اشیا را در آن جہت مطالعہ نماید [3]

جیسا کہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ اسرار الخلوۃ میں فرماتے ہیں:

کہ عارف مبتدی کے واسطے الخلق مرأۃ الحق **ہے اور عارف منتہی کے واسطے**

www.ziaetaiba.com

---

[1] نفحات الانس علامہ عارف عبدالرحمن جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ص: ۳۴۵۔۳۴۶، حبیب پبلی کیشنز لاہور۔
(ترجمہ:) حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ اس گروہ کے نزدیک زمین ایک دسترخوان ہے اور ہم کہتے ہیں کہ ایک ناخن کے برابر ہے ان کی نظر سے کوئی چیز غائب نہیں۔اسی طرح نفحات میں ہے۔

[2] بہجۃ الاسرار ص ۵، دار الکتب العلمیہ بیروت

[3] (ترجمہ) فنا فی اللہ کا منصب اسی شخص کو میسر آتا ہے جو اپنے وجود کے ذرے ذرے کو تمام چیزوں کا آئینہ سمجھے اور اس میں اشیاء کا مطالعہ کرے۔

علوم و معارف کے خزائن یعنی رسائل امام مجدد الف ثانی، رسالہ معارف لدنیہ ص ۳۳۱، مطبوعہ تبلیغ صوفیاء دعوت الی الخیر، کراچی۔

الحق مرآۃ الخلق۔

فتوحاتِ مکیہ میں فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے میری بصر اور بصیرت سے پردہ اٹھا لیا مجھ پر جملہ امورِ غائبہ کھول دیئے میں نے تمام انبیاء علیہم السلام کو مشاہدہ کیا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جنابِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک اور دکھایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے جملہ انبیاء علیہم السلام کی ساری امتوں کو جو ان پر ایمان لائے ہیں یہاں تک کہ ایک بھی ان میں سے باقی نہ رہا جس کو میں نے نہ دیکھا ہو جو مومن ہو چکے ہیں اور جو آئندہ ایمان لائیں گے قیامت تک چاہے خاص خاص لوگ ہوں ان میں سے یا عام سب کو میں نے دیکھا اور مشاہدہ کیا بلکہ ہر ایک جماعت کے مرتبے دیکھے اور ان کی قدر پہچانی یا ان کی تقدیروں پر واقف ہوا اور میں نے اطلاع پائی ان سب اشیائے غائبہ پر جن پر میں ایمان لایا ہوں بطریق اجمال کے اور جو جو امور عالم علوی میں ہیں مومن بہ میں سے یعنی حق تعالیٰ کے صفات کمال اور دوزخ و بہشت اور حساب و محشر اور درجات و درکات و عرش و ملائکہ وغیرہا سب مجھ پر کھل گئے مشاہد ہوئے۔

کشف اللہ عن بصری و بصیرتی فصار الامر لی مشہودا وشاہدت جمیع الانبیاء کلہم من ادم الی محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام و اشہدنی اللہ تعالیٰ المومنین بہم کلہم حق ما بقی منہم احد ممن کان ویکون الی یوم القیامۃ خاصتہم و عامتہم ورایت مراتب الجماعۃ کلہا فعلمت اقدارہم و اطلعت علی جمیع ما امنت بہ مجملا و ما ہو فی العالم العلوی وشہدت

ذلک کلہ انتہی۔[1]

یہاں جو کچھ میں نے لکھا نہایت مختصر لکھا جس کو تفصیل دیکھنی منظور ہو ہمارے رسالۂ جوابات مفصلہ کو مطالعہ کرے کہ اس مسئلہ کی تحقیق اور علم غیب کے ثبوت میں، میں نے چھیاسی ۸۶ آیتیں اور ڈھائی سو ۲۵۰ حدیثیں اور پانچ سو ۵۰۰ اقوال محققین اوران کا اجماع اور اتفاق نقل کیا ہے۔ واللہ سبحانہ الموفق

سوال ثانی

جو شخص شیطان کے علم کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے بڑھ کر کہے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

جو شخص شیطان علیہ اللعن کے علم کو معاذ اللہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے بڑھ کر کہے اس کا حکم وہ ہے جو منکر آیاتِ قرآنی اور منکرِ احادیثِ صحیحہ نبویہ اور منکر اجماع اور محقر شانِ حضرتِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے۔

تفصیل ضروری اس اجمال کی یہ ہے کہ شخص قائل مذکورہ اولاً منکر ہوا اپنے اس قول سے ان آیات قرآنیہ کا جن میں تصریح اور تنصیص اس امر کی ہے کہ سوائے رسولِ مجتبیٰ کے (جن میں ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہیں دخولاً اولیاً) اللہ تعالیٰ اپنے

[1] الفتوحات المکیۃ ج۳ص۳۲۳

www.ziaetaiba.com

غیب خاص پر کسی کو مطلع نہیں کرتا جیسے آیہ کریمہ

﴿ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ﴾ [۱]

اس واسطے کہ اس آیت سے صاف صراحۃً ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غیب خاص پر سوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام سے اور کسی کو اطلاع نہیں خواہ بشر ہوں یا جن یا شیطان۔

ثانیاً: یہ شخص منکر ہوا ان احادیث نبویہ صحیحہ صریحہ کا جن میں یہ تصریح ہے کہ خاص مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا علم عطا فرمایا اور خاص میرے لئے ایسا کیا جیسے مثلت لی امتی فی الماء والطین **یعنی** تصویرات امت من درآب و گل ساختہ بمن نمودند۔ [۲]

و علمت الاسماء کلها کما علم آدم الاسماء کلها رواہ الدیلمی
عن ابی نافع کما فی التفسیر فتح العزیز [۳]

---

[۱] سورۃ الجن، الایۃ ۲۶
(ترجمہ کنز الایمان) غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

[۲] میری امت کی تصویریں مٹی اور پانی میں بنا کر مجھے دکھائی گئیں۔

[۳] مسند الفردوس للدیلمی ج ۴ ص ۱۲۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت ... کنز العمال رقم: ۳۴۵۸۸ ... در منثور ج ۱ ص ۴۹ ... الخصائص الکبری ج ۱ ص: ۱۸۲ ... فتح القدیر للشوکانی ج ۱ ص: ۶۵ ... المزھر فی علوم اللغۃ و انواعھا ج: ۱ ص: ۲۳ سبل الھدی والرشاد ج: ۱۰ ص: ۲۶۵ ... جامع الاحادیث رقم الحدیث: ۲۱۰۵۷ ... تفسیر عزیزی (اردو) ج ۱ ص ۳۴۳، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔

www.ziaetaiba.com

اور مجھ کو کل اسماء کی تعلیم ہوئی مثل آدم علیہ السلام کے دیلمی نے اس کو ابی نافع سے روایت کی ہے جیسے کہ تفسیر عزیزی میں ہے اور جیسے:

ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذا رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما کما فی المواھب اللدنیۃ وغیرھا[1]

بیشک اللہ تعالی نے میرے سامنے دنیا کو پیش کیا پس میں اس کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرف بھی ایسا دیکھتا ہوں جیسا کہ اپنی ہتھیلی۔ طبرانی نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے جیسا کہ مواہب اللدنیہ وغیرہا میں ہے۔

۲۔ شیطان کیلئے جو علم ثابت ہے احادیث اور روایات سے اس سے فقط بعض موجودات کا علم مثبت ہے قطعاً نہ کل موجودات اور معدومات کا بخلاف علم ہمارے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہ علم حاوی اور محیط جملہ ما کان اور ما یکون کو ہے نہ صرف موجودات یا بعض کا۔

www.ziaetaiba.com

۳۔ علم شیطان صرف بعض موجوداتِ ارضیہ اور ان کے متعلقات کا ہے نہ مافی السموات وغیرھا کا جب سے راندا گیا اور ہمارے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم بطریق اطلاق وعموم اور احاطہ وشمول خود آپ کے کلام مبارک سے ثابت ہے مانند

[1] کنز العمال ج۶ ص۱۰۵ ... المواہب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی ج۷ ص۲۰۵۔۲۰۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

فتجلی لی کل شئ اور فانکشف لی ما کان و ما یکون اور علمت ما فی السموات و الارض اور علمت علم الاولین و الاخرین وغیرہا اور جب علم شیطان نہ محیط اور شامل ہوا، نہ ما فی السموات علی الاطلاق اس کے علم میں اصلاً داخل تو اس تقدیر پر مساوات بھی نہ ہوئی چہ جائے کہ بڑھ کر۔

ثالثاً: یہ شخص اس قول سے مکذب ہوا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس لئے کہ آپ فرماتے ہیں تجلی لی کل شیٔ اور علمت علم الاولین و الاخرین اور رفعت لی الدنیا فانا انظر الیہا جس کا حاصل یہ ہے کہ مجھ کو ہر چیز کا علم ہے اس سے اعلم ہونا آپ کا ظاہر ہے اور یہ شخص شیطان کو اعلم کہہ رہا ہے اگر ان مضامین کو احادیث سے ثابت نہیں مانتا تو جاہل ہے اور اگر ثابت مان کر قولِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں معاذ اللہ جواز خلاف اس کا زعم کرے تو صریح کفر ہے کہ مجوز کذب علی الانبیاء بالاجماع کافر ہے اگرچہ ظاہراً مسلمان باایمان ہو۔ یہ اسلام و توحید اس کا قابل اعتبار نہیں کما فی الشفاء للقاضی علیہ رحمۃ اللہ من دان بالوحدانیۃ و صحۃ النبوۃ و نبوۃ نبینا علیہ الصلوٰۃ و السلام ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ او لم یدعہا فھو کافر باجماع [1]

---

[1] الشفاء مع شرح الملا علی القاری ج ۲ ص ۵۱۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان۔

(ترجمہ) اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت و رسالت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت پر ایمان رکھتا ہو لیکن انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات میں کذب کو ممکن سمجھتا ہو اور بزعم خود مصلحت کی گنجائش رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو ایسا عقیدہ رکھنے والا بالاجماع کافر ہے۔

رابعاً: اس قول سے شخص مذکور بہتان اور افترا کرنے والا ہے حضرت رسالت پر علیہ افضل الصلوات و التسلیمات اسلئے کہ آپ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حق تعالیٰ نے سب چیز بتادی اور مجھ پر ما کان و ما یکون کھول دیا جس کا مفاد یہ ہے کہ میں اعلم خلق ہوں چنانچہ اسی پر اجماع ہو چکا ہے کما مر و سیاتی اور یہ شخص کہتا ہے کہ آپ اعلم نہیں بلکہ شیطان اعلم ہے تو گویا اس شخص نے آپ کی نسبت یہ کہا کہ آپ خلافِ واقع کے مدعی ہیں اور خلافِ حق کے مصدِق اور بہتان خلافِ واقع کا بعینہ ایسا ہے جیسا کہ مثلاً آپ نے ان چھوکریوں کا گانا سنا ہے جو دف بجا کر گاتی ہیں اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے توحرام سنا ہے اور اس کا معتقد ہو تو اس تہمت اور اعتقاد سے بالاتفاق اس پر حکم کفر عائد ہوگا جیسا کہ قاضی شوکانی اپنے رسالہ ابطال دعوی الاجماع میں ھوارق الالماع امام احمد غزالی علیہ الرحمۃ سے ناقل ہیں:

> عنہ ﷺ انہ سمع الجواری یغنین بالدف کما فی حدیث الربیع بنت معوذ بن عفراء فمن قال ان النبی ﷺ سمع حراما وما منع عن سماع حرام و اعتقد ذلک فقد کفر بالاتفاق [1]

خامساً: یہ شخص اس قول میں فقط سرور عالم ﷺ کا ہی مکذب اور انہیں پر مفتری نہ ہوا بلکہ یہ تکذیب اور افترا اس کا حق تعالیٰ تک منسوب ہوگا اس لئے کہ بحکم

---

[1] ابطال دعوی الاجماع علی تحریم مطلق السماع للشوکانی ۱۱۔۱۲

(ترجمہ) حضور نبی کریم ﷺ سے یہ بات مروی ہے کہ آپ ﷺ نے لونڈیوں کو سنا جو دف کے ساتھ غنا کر رہی تھیں جیسا کہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حدیث میں آیا ہے پس جو شخص یہ کہے کہ معاذ اللہ آپ ﷺ نے حرام سنا اور آپ نے کیوں منع نہ فرمایا اور اس کا اعتقاد رکھے تو اس پر بالاتفاق حکم کفر ہے۔

﴿ وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ؕ﴿۳﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۙ﴿۴﴾ ﴾[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان، حق کا فرمان ہے اور نیز قطع نظر اس سے حق تعالیٰ کے کلام پاک سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلمیت ثابت ہے جیسا کہ سابقاً گزر چکا۔

سادساً: شخص قائل اعلمیتِ شیطان اگر اس فرقہ سے ہے جو امکانِ کذبِ باری کے قائل ہیں تو ظاہر باہر ہے کہ جب خدا کا جھوٹ بولنا اس کے نزدیک بعید نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھوٹ بولنا کیا بعید ہوگا۔ اور اگر اس فرقہ سے نہیں ہے تو اس قول سے ان کی ہاں میں ہاں ملانے والا ضرور ہوگیا۔ کما لا یخفی علی من لہ ادنی فہم وذکاء[2]

اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس تکذیب اور افترا اور استخفاف میں ایذا ہے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور موذی اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دونوں جہان میں ملعون ہے نص قطعی قرآن سے

﴿ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا مُّهِیۡنًا ﴿۵۷﴾ ﴾[3]

---

[1] سورۃالنجم ۳:۴

(ترجمہ کنزالایمان) اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

[2] (ترجمہ) جیسا کہ صاحب فہم وفراست پر یہ بات مخفی نہیں۔

[3] سورۃالاحزاب، الآیۃ۵۷

(ترجمہ کنزالایمان): بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور جس کو اس کی ایذا ہونے میں تردد ہو اس کو چاہئے کہ اپنے حال میں ذرا غور کر کے دیکھ لے کہ مستلزمات حقارت اپنے حق میں یا اپنے بزرگوں اور بڑوں کی شان میں تجویز کرتا ہے یا نہیں پھر سید العالمین ﷺ کی نسبت کیونکر یہ تجویز ہے جن کی شان ارفع ما او ذی نبی مثل ما او ذیت ہے بجہت کمال عظمت کے اور ابن نویرہ کو قتل کرنا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا صرف صاحبکم کے لفظ پر غور کرلو ہر چند یہ بات تفصیل طلب ہے مگر بوجہ عدیم الفرصتی صرف ایک دو روایت شفا پر جو مریض منصف کو شفا بخشنے والی ہے اکتفا کرتا ہوں۔

وکذلک من اضاف الی نبینا ﷺ تعمد الکذب فیما بلغه و اخبر به او شک فی صدقه او سبه او استخف به او باحد من الانبیاء او ازری علیهم او اذاهم فهو کافر باجماع انتهی [1]

اور اسی طرح جو ہمارے نبی ﷺ کی طرف جھوٹ کی نیت قصداً کرے یعنی آنحضرت علیہ السلام نے جس کو پہنچایا ہو یا خبر دی ہو یا شک کیا صادق ہونے میں یا ان کو گالی دی یا خفیف سمجھا ان کو یا اور کسی پیغمبروں کو یا ان لوگوں پر ذلت کا گمان کیا یا ان کو تکلیف دی تو وہ سب کے نزدیک کافر ہے اس پر اجماع ہے۔

بلکہ میں کہتا ہوں کہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے منصب نبوت کی حقارت لازم آئے مثلاً یوں کہے کہ حیوانوں میں بھی انبیاء ہوتے ہیں، انہی کی جنس سے بندروں

[1] الشفاء مع شرح العلامۃ الملا علی القاری، ج ۲ ص ۵۱۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان۔

میں بندر نبی ہے اور خنزیروں میں خنزیر اور مینڈکوں میں مینڈک تو اس سے بھی بالاجماع کافر ہوجاتا ہے پھر کیا گمان ہے تیرا ان کلمات کی نسبت جن سے حقارت لازم آئے سلطان المرسلین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

قال فی الشفاء و کذلک نکفر من ذہب مذہب بعض القدماء ان فی کل جنس من الحیوان نذیرا من القردۃ والخنازیر والدواب والدود وغیر ذلک یودی الی ان یوصف انبیاء ہذہ الاجناس بصفاتہم المذمومۃ وفیہ من الازراء علی اھل ہذا المنصب المنیف مافیہ مع اجماع المسلمین علی خلافہ و تکذیب قائلیہ [1]

سابعاً: یہ شخص اس قول سے منکر ہوا اجماع کا اس واسطے کہ اجماع تمام اہل سنت وجماعت اور محققین کا اس پر منعقد ہوچکا ہے کہ ہمارے سرور خاتم النبین سلطان المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم جملہ مخلوقات سے زیادہ ہے کما فی روح البیان وغیرہ قد انعقد الاجماع علی ان نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم الخلق وافضلھم علی الاطلاق۔ [2]

www.ziaetaiba.com

از علم تو نکتہ ایست عالم، زان دائرہ نقطہ ایست آدم

اور منکرِ اجماع کا حکم معلوم ہے جس طرح منکر آیات اور احادیث کا۔

وحکمہ فی الاصل ان یثبت المراد بہ شرعاً علی سبیل الیقین

---

[1] الشفاء مع شرح العلامۃ الملا علی القاری، ج ۲ ص ۵۱۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان۔

[2] تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۳۲۵، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان۔
(ترجمہ) جیسا کہ تفسیر روح البیان وغیرہ میں ہے کہ اس بات پر اجماع منعقد ہوگیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق سے اعلم اور افضل ہیں۔

یعنی ان الاجماع فی الامور الشرعیۃ فی الاصل یفید الیقین والقطیعۃ فیکفر جاحدہ کذافی نور الانوار وغیرہ من کتب الاصول [1]

اوراصل کا حکم اس کا یہ ہے کہ اس کے ساتھ از روئے شرع شریف کی مراد ثابت ہو بطریق یقین کے یعنی اجماع امور شرعیہ میں یقین کا فائدہ دیتا ہے پس منکر اس کا کافر ہوگا اسی طرح نورالانوار وغیرہ کتب اصول میں مرقوم ہے۔

درمختار میں ہے، باب صلوٰۃ الجنائز میں:

والصلوٰۃ علیہ فرض کفایۃ بالاجماع فیکفر منکرھا لانہ انکر الاجماع انتہی۔ [2]

قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں:

فاکثر المتکلمین ومن الفقہاء والنظار فی ہذا الباب قالوا بتکفیر کل من خالف الاجماع الصحیح ۔۔۔وحجتہم قولہ تعالیٰ ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ

---

[1] نورالانوار ص ۲۳۳، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

[2] درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۹۶۔۹۷، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت لبنان۔
(ترجمہ) نماز جنازہ بالاجماع فرض کفایہ ہے پس اس کا منکر کافر ہوگا کیونکہ اس نے اجماع کا انکار کیا ہے

www.ziaetaiba.com

مَصِیۡرًا ﴿۱۱۵﴾ [1]

وقوله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من خالف الجماعة قید شبر فقد خلع ای نزع ربقة الاسلام من عنقه وحكوا الاجماع على تكفير من خالف الاجماع [2]

اکثر متکلمین فقہاء اور مناظر اس باب میں ان لوگوں کی تکفیر کے قائل ہوئے ہیں جو کہ اجماع کے خلاف کریں اور ان کی حجت قولہ تعالی ہے ﴿ وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الۡهُدٰی وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا ﴿۱۱۵﴾ اور ان کی دلیل قولہ علیہ السلام ہے جو جماعت سے بالشت بھر خلاف ہو گیا پس اس نے اپنی گردن سے رسی اسلام کی نکال ڈالی اور ان لوگوں نے اجماع نقل کیا ہے ان لوگوں کی تکفیر پر جن لوگوں نے اجماع کا خلاف کیا۔

ثامناً: یہ شخص اس قولِ سے تحقیر کرنے والا ٹھہرا شان سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس لئے کہ قول مساواۃ علم شیطان کا علم سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قطعاً مستلزم تحقیر شانِ حضور ہے چہ جائے کہ بڑھ کر کہنا نعوذ باللہ من ذلک بفرض محال اگر مساوی بھی

---

[1] سورۃ النساء، الآیۃ ۱۱۵

(ترجمہ کنز الایمان) اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

[2] الشفاء وشرحہ للعلامۃ الملا علی القاری ج ۲ ص: ۵۲۳۔ ۵۲۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

ہوتا تب بھی ایسا کہنا موجبِ حقارت شانِ عظمت حضرت خاتم ﷺ کا تھا کیونکہ ہمارے سرور باعث ایجاد عالم و ما فیہا اور وہ مردودِ بارگاہ حق تعالیٰ بمقابلہ ایسے مقبول خیر الخلائق کے ایسے مردود بدترین مخلوقات کو وصفِ واقعی میں بھی مساوی کہنا مستوجبِ تحقیر ہے نہ یہ کہ فی الواقع ایسا نہ ہواور ایسا کہا جائے جس طرح کوئی شخص حق تعالیٰ کو خالقِ خنزیر کہے تو کافر ہو جاتا ہے بجہت استلزام تحقیر کے اگرچہ یہ قول واقع کے مطابق ہے کما ھو مصرح فی کتب العقائد و الفقہ اور تحقیر و استخفاف کرنے والے کا حکم گزر چکا کہ وہ موجب ہے کفر کا بالاجماع۔

تاسعاً: جناب رسالت مآب ﷺ کا مشاہدہ آیات کبریٰ کو اور مقام ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ﴿۸﴾ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ﴿۹﴾﴾ [1] کو پہنچنا نصِ قطعی سے ثابت جس میں تاویل کو اصلاً گنجائش نہیں اور اس کا اشتمال ایسے عجائبات قدرت پر قطعی جس کا دیکھنا کسی نبی ورسول کو بھی نصیب نہیں شیطان تو شیطان ہے پھر بایں ہمہ قول اعلمیتِ شیطان سوائے حزبِ شیطان کے اور کون مسلمان کر سکتا ہے۔

عاشراً احادیثِ معراج جو مثبت ہیں روایت ان عجائبات ملک وملکوت وسموات اور فوق سموات وغیرہا من رویۃ اللہ و امثالہا کے مشاہیر ہیں جن کا منکر بالاتفاق ضال اور مضل ہے یعنی خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا۔

قال فی روح البیان کفر و امن انکر المعراج الی المسجد الاقصی

---

[1] سورۃالنجم، الآیۃ: ۹،۸

(ترجمہ کنزالایمان) پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔ پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

لثبوتہ بالنص القطعی وضللوا من انکرہ الی ما فوقہ لثبوتہ بالخبر المشہور انتہی [1]

اور وہ شخص قائل اعلمیت شیطان بے شبہ منکر ہے ان خصوصیات کا جو ان احادیث سے ثابت ہیں اس واسطے کہ اقرار ان خصوصیات کا بالضرور مستلزم ہوگا قول اعلمیت حضرتِ رسالت کو نہ اعلمیتِ شیطان کو اور اس میں کوئی تردد نہیں کہ قائل اعلمیت شیطان ایسے قول کا نکالنے والا ہے جس سے تضلیل ہے امت کی کہ تمام امت میں کوئی اس قولِ باطل کا قائل نہیں اور جس سے تضلیلِ جمیع امت ہو اس کے قائل کے کفر میں تردد نہیں کما فی الشفاء وکذلک نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ انتہی [2]

اب اگر قائل اعلمیتِ شیطان یا اسکے حزب میں سے کوئی اس کا حمایتی اس کے اس قول کی ایسی توجیہ کرے جس سے استلزام کفر نہ ہو تو یہ عذر ایسا ہوگا جیسا کہ منافقین محقرین شانِ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عذر گڑھے تھے اور وہ مسموع اور مقبول نہ ہوئے اور ان پر حکم کفر بعد الایمان مسجل فرمایا گیا کہ ﴿لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ کَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِیۡمٰنِکُمۡ ؕ﴾ [3]

---

[1] تفسیر روح البیان ج ۹ ص: ۲۶۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربیۃ بیروت، لبنان
(ترجمہ) امام حقی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان میں فرمایا کہ ائمہ کرام نے اس شخص کی تکفیر فرمائی ہے جس نے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی معراج کا انکار کیا ہے اسلئے کہ یہ نص قطعی سے ثابت ہے اور اس شخص کو گمراہ قرار دیا ہے جس نے مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی طرف معراج کا انکار کیا ہے اسلئے کہ یہ خبر مشہور سے ثابت ہے۔

[2] الشفاء مع شرح الملا علی القاری ج ۲ ص ۵۱۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان۔
(ترجمہ) جیسا کہ شفاء شریف میں ہے کہ ایسا عقیدہ ونظریہ رکھنا جس سے امت کی گمراہی ظاہر ہو کفر ہے۔

[3] سورۃ التوبۃ، الآیۃ ۶۶
(ترجمہ کنز الایمان) بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

www.ziaetaiba.com

تنبیہ ضروری دو امر کے بیان میں **اول:** یہ کہ بکر جو عقیدۂ مذکورہ زید کو کفر و شرک بتاتا ہے اس عقیدے والوں کو کافر اور مشرک ٹھہراتا ہے اس سے خود بکر کافر اور مشرک ہو گیا بچند یں وجوہ۔

اول:

بوجہ موافق ہونے عقیدۂ بکر کے عقائد کفار اور مشرکین اور منافقین اور یہود سے جیسا کہ سوالِ اول کے جواب میں اس کی تنقیح گزر چکی۔

دوم:

بوجہ منکر ہونے بکر کے ان آیات و احادیثِ صحیحہ صریحہ سے جن سے ثبوت حصولِ علم غیب آنحضرت ﷺ کے واسطے مبرہن ہے چنانچہ اسکی بھی توضیح معلوم ہو چکی۔

سوم:

بوجہ کافر اور مشرک کہنے بکر کے ان محققین اور ائمہ دین اور علماء صالحین معتبرین کو کہ جو معتقد اور قائل ہیں موافق عقیدۂ زید کے۔

چہارم:

حکم کفر اس پر بقدر شمار ان محققین اور علمائے دین کے عائد ہوگا کہ وہ لاکھوں کروڑوں ہیں صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور مقلدین مذاہب ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین سے جیسا کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے:

www.ziaetaiba.com

ایما امری قال لاخیہ یا کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ رواہ البخاری و مسلم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما [1]

---

[1] صحیح بخاری رقم الحدیث : ۵۲۶۸_۶۱۰۴ ...صحیح مسلم رقم الحدیث :۹۵، ۹۴، ۶۲، ۲۱۳، ۶۳، ... الاستذکار رقم الحدیث: ۱۲۴۰ ... نسخۃ عبداللہ بن صالح کاتب اللیث رقم الحدیث: ۴۷_۱۶۳۸ ... فوائد ابی علی المدائنی رقم الحدیث: ۲۳ ... حدیث شعبۃ بن الحجاج العتکی رقم الحدیث: ۱۲ ... مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث : ۴۸۸۷_ ۵۰۱۵_ ۴۵۴۸_ ۴۶۷۳_ ۴۹۲۸_ ۵۰۵۷_ ۵۷۷۰_ ۵۸۹۷_ ۵۷۵۰_ ۵۸۷۸_ ۶۱۰۷_ ۶۲۴۴_ ۵۱۰۹_ ۵۲۳۷_ ۵۱۰۰_ ۵۲۳۸ ... الخامس والسادس والسابع والثامن من احادیث عبدالرحمن بن بشر العبدی رقم الحدیث: ۸۵_۹۸ ... الثانی من اجزاء ابی علی بن شاذان رقم الحدیث: ۱۱۳ ... کتاب اللطائف من علوم المعارف رقم الحدیث: ۴۵۰_ ۳۲۶ ... الادب المفرد للبخاری رقم الحدیث: ۴۳۶_ ۴۳۹_ ۴۳۷_ ۴۴۰ ... مما اسند سفیان بن سعید الثوری رقم الحدیث: ۱۰۲ ... المنتخب من معجم شیوخ ابن السمعانی ۱/۳۷۴ رقم الحدیث: ۶۷ ... سنن ابی داؤد رقم الحدیث: ۴۰۷۰_۴۶۸۷ ... معجم شیوخ الابرقوھی رقم الحدیث: ۱۰۳ ... جامع الترمذی رقم الحدیث : ۲۵۸۱_۲۶۳۷ ... موطا مالک بروایۃ محمد بن الحسن الشیبانی رقم الحدیث : ۸۰۸_۹۱۸ ... موطا مالک بروایۃ ابی مصعب الزھری رقم الحدیث : ۱۱۵۴_۲۰۶۹ ... حدیث اسماعیل بن جعفر رقم الحدیث: ۱۶ ... السنۃ لابی بکر بن الخلال رقم الحدیث : ۱۴۸۹_۱۵۰۲_۱۵۱۸ ... مستخرج ابی عوانۃ رقم الحدیث : ۴۰_ ۵۳_ ۳۷_ ۵۰ ... موطا مالک روایۃ یحیی اللیثی رقم الحدیث : ۱۷۸۳_۱۸۴۴ ... مستخرج ابی عوانۃ رقم الحدیث: ۳۸_ ۵۱_ ۳۵_ ۴۸_ ۳۶_ ۴۹_ ۳۴_ ۴۷_ ۳۹_ ۵۲ ... شرح السنۃ رقم الحدیث: ۳۴۵۵_ ۳۵۵۰_ ۳۴۵۶_ ۳۵۵۱ ... مشکل الآثار للطحاوی رقم الحدیث : ۷۲۴_ ۸۵۵ ... اتحاف المھرۃ رقم الحدیث: ۹۵۴۲ ... الاول من حدیث ابی بکر محمد بن العباس بن نجیح البزاز رقم الحدیث: ۱۱۷، صحیح ابن حبان رقم الحدیث : ۲۵۲_ ۲۴۹ ... المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث : ۱۱۱_ ۱۲۵۹_ ۱۲۳۶ ... مسند الموطأ للجوھری رقم الحدیث: ۳۴۹_ ۴۸۴ ... مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث: ۱۹۴۱_ ۱۹۵۲ ... معجم ابن المقری رقم الحدیث : ۲۳۴_ ۲۴۸ ... الایمان لابن مندہ رقم الحدیث: ۵۸۷_ ۵۸۸_ ۵۸۹_ ۵۱۲_ ۵۱۳ ... الابانۃ الکبری لابن بطۃ ۵۷۴_ ۵۷۵_ ۵۷۶ ... شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ للالکائی رقم الحدیث : ۱۵۶۱_ ۱۸۹۲_ ۱۵۶۲_ ۱۸۹۳_ ۱۵۶۳_ ۱۸۹۵ ... المسند المستخرج علی صحیح مسلم لأبی نعیم رقم الحدیث : ۱۸۰_ ۲۱۴_ ۱۷۹_ ۲۱۳ ... السنن الکبری للبیھقی ۱۰/۲۰۸ رقم الحدیث : ۱۹۲۵۸ ... مسند الحمیدی رقم الحدیث : ۶۷۵_ ۷۱۵ ... شعب الایمان للبیھقی رقم الحدیث : ۷۶_ ۶۱۵۵ ... التمھید لابن عبدالبر ۱۷/۱۳ رقم الحدیث : ۲۶۵۲_ ۲۶۵۳، ۱۷/۱۴ رقم الحدیث : ۲۶۵۴_ ۲۶۵۵، ۱۷/۲۲ رقم الحدیث : ۲۶۵۵ ... تاریخ بغداد للخطیب البغدادی ۱۰/۸۹ رقم الحدیث : ۲۹۶۴ ... فوائد عبدالوھاب بن مندہ رقم الحدیث: ۵ ... تبیین کذب المفتری فیما نسب الی الاشعری رقم الحدیث: ۴۱۲_ ۴۱۴_ ۴۱۳_ ۴۱۵ ... مسند ابن الجعد رقم الحدیث: ۱۳۷۰_ ۱۵۹۴ ... معجم السفر رقم الحدیث: ۲۰۸_ ۱۲۹۴۔

(ترجمہ) جس شخص نے اپنے کسی دینی بھائی کو کہا اے کافر تو کفر دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گا اگر وہ شخص واقعی کافر تھا تو ٹھیک ورنہ جس نے کافر کہا اس کی طرف کفر لوٹے گا۔

نیز صحیح بخاری و مسلم میں ہے:

لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ و لیس کذلک الا عادعلیہ [1]

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے: کذلک یا مشرک و نحوہ [2] درمختار میں نہر الفائق سے منقول ہے:

المختار للفتوىٰ فی جنس ہذہ المسائل ان القائل بمثل ہذہ

---

[1] صحیح بخاری رقم الحدیث: ۵۶۱۴۔ ۶۰۴۵۔ ۳۵۰۸... صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۱۴... الاستذکار رقم الحدیث: ۱۲۳۹... مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث: ۲۱۰۳۸۔۲۱۰۶۰... الادب المفرد للبخاری رقم الحدیث: ۴۲۹۔۴۲۳... البحر الزخار بمسند البزار رقم الحدیث: ۳۳۶۱۔۳۹۱۹... السنۃ لابی بکر بن الخلال رقم الحدیث: ۱۵۶۶... مستخرج ابی عوانۃ رقم الحدیث: ۴۲۔۵۵... شرح السنۃ رقم الحدیث: ۳۴۵۷۔۳۵۵۲... مشکل الاثار للطحاوی رقم الحدیث: ۸۲۲۔۸۲۷... مساوی الاخلاق للخرائطی رقم الحدیث: ۱۲۔۱۳۔۱۴... الحجۃ فی بیان المحجۃ وشرح عقیدۃ اہل السنۃ ۵۲۵۲... کشف الاستار رقم الحدیث: ۱۹۱۶... الاداب للبیہقی رقم الحدیث: ۲۱۵۴... التمہید لابن عبدالبر ۱۷/۲۳ رقم الحدیث: ۲۶۵۶... تبیین کذب المفتری فیمانسب الی الاشعری رقم الحدیث: ۴۱۵۔۴۱۷۔

(ترجمہ) جس نے کسی شخص کو کافر یا دشمن خدا کہہ کر پکارا اور وہ شخص ایسا نہیں ہے تو کفر قائل کی طرف لوٹے گا۔

[2] ترجمہ: اسی طرح اگر کسی مسلمان کو مشرک وغیرہ کہا۔

عارف باللہ سیدی امام عبدالغنی نابلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ومن دعا ای نادی من دعوت زیدا نا دیتہ وطلبت اقبالہ رجلا مسلما او امرأۃ... بالکفر باللہ تعالیٰ او الشرک بہٖ و کذلک بالذندقۃ والالحاد والنفاق الکفری لانفاق العمل بان قال لہ یا کافر او انت کافر او ہو کافر او کفر ونحو ذلک او قال عن غیرہ من المسلمین عدو اللہ ای یا عدو اللہ او انت عدو اللہ او ہو عدو اللہ او صار عدو اللہ ونحو ذلک و عدو اللہ ہو الکافر لا غیر... بیقین عند القائل بل لیس کذلک عندہ او مشکوکاً فی حالہ لان الاصلا فطرۃ الاسلام... والکفر امر طاری فلابد من التحقق بہ بیقین من غیر شبہۃ فی المقول لہ ذلک الاحار بالحاء المہملۃ والراء ای رجع قولہ ذلک علیہ ای علی القائل فیقول ہو القائل لنفسہ کافر او عدو اللہ... (الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ ج۲ ص ۱۳۹)

www.ziaetaiba.com

المقالات ان کان یعتقده کافرا یکفر [1]

درمختار میں وہبانیہ سے ہے:

یکفر ان اعتقد المسلم کافرا به یفتی [2]

جامع الرموز میں ہے:

المختار انه لو اعتقد المخاطب کافرا کفر انتہی۔ [3]

قائلین اور معتقدین موافق عقیدۂ زید کے جو میری اس تحریر میں مذکورین ہیں اور سوائے ان کے جن کو معاذ اللہ بکر نے مشرک کافر بنایا ہے یہ محققین ذیل ہیں بعد جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاءِ راشدین میں سے حضرت فاروقِ اعظم، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ راوی حدیث فتجلی لی کل شیء

---

[1] الفتاوی العالمکیریة المعروفة بالفتاوی الهندیة ج ۲ ص ۲۷۸، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة ج ۲ ص ۱۴۰۔

ترجمہ: ان مسائل یعنی اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کافر کہتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ کافر ہے تو قائل کی تکفیر کی جائے یہی مختار قول ہے۔

خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

(ان اعتقد المسلم کافراً نعم) أی یکفر ان اعتقده کافرا لا بسبب مکفر۔ قال فی ((النهر)): وفی ((الذّخیرة)): المختار للفتوی أنه ان أراد الشتم ولا یعتقده کفراً لا یکفر، و ان اعتقده کفراً فخاطبه بهذا بناء علی اعتقاده أنه کافر یکفر، لأنه لما اعتقد المسلم کافراً فقد اعتقد دین الاسلام کفراً۔

(ردالمحتار ج ۶ ص ۸۵، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان)

[2] درمختار مع ردالمحتار ج ۶، ص ۸۵، مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی، بیروت لبنان

ترجمہ: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جس نے کسی مسلمان کے بارے میں یہ نظریہ رکھا کہ وہ کافر ہے، یہی مفتی بہ قول ہے۔

[3] جامع الرموز شرح مختصر الوقایة المسمیٰ بالنقایة للعلامة شمس الدین محمد الخراسانی القهستانی، ص: ۶۵۱، مطبوعہ مطبع مظهر العجائب کلکتہ ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۸ء

ترجمہ: اگر کسی نے مسلمان کو مخاطب کرکے کافر کہا اور اس کا اعتقاد بھی ہے کہ وہ کافر ہے تو قائل کی تکفیر کی جائے گی یہی مختار قول ہے۔

www.ziaetaiba.com

کے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راویانِ حدیث لا تسئلو نی عن شئ الا بینته لکم حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ وغیر ہم من الصحابة رضوان اللہ علیهم اور علامہ قسطلانی صاحب المواہب اور علامہ عینی شارحِ صحیح بخاری اور صاحبِ تفسیر بحر الحقائق اور صاحبِ روح البیان اور علامہ ابن خازن امام فخر الدین رازی صاحبِ تفسیر کبیر علامہ حافظ ابن حجر مکی، امام محقق جلال الدین سیوطی علامہ زرقانی شارحِ مواہب لدنیہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب، علمائے مکہ کثر ہم اللہ تعالیٰ و شرفها حضرت شیخ نجم الدین کبری رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ کرمانی، صاحب خیر جاری شارحانِ صحیح بخاری، ملا علی قاری، قاضی عیاض صاحب الشفاء حضرت محبوبِ سبحانی قطب الاقطاب عالم غوث اعظم رضی اللہ عنہ جو فرماتے ہیں:

اعطانی الرحمن من غیب علمه، ثمانین علما غیر علم الحقیقة [1]

حضرت امام ربانی مجدد الفِ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ صاحبِ فتوحاتِ مکیہ وغیر ہم من المشائخ السلف الی الخلف جن کے اسماءِ مبارکہ کی تفصیل میں نہایت طول ہے اور کسی قدر میں نے جوابات مفصلہ میں لکھ دی ہے یہ اکابر خیر الامة سے بہترین متبعین حضرتِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کی نسبت بکر کا یہ عقیدہ ٹھہرا کہ یہ کافر اور مشرک ہیں تو بکر کے کافر اور مشرک ہونے میں کیا تردد اور شبہ ہوگا۔

امر ثانی:

یہ کہ بکر مذکور فی السوال اور اس کے احزاب اور قائلین اعلمیتِ علم شیطان کے

[1] (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے مجھے علم غیب میں سے علم حقیقت کے علاوہ ۸۰ علوم عطا فرمائے۔

پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ ایسے عقیدہ والا جب کافر اور مشرک ٹھہرا موافق روایاتِ مفتی بھا کے تو خود اس کی نماز کہاں ہوئی نہ کہ اس کے مقتدیوں کی ہو اور علاوہ اس کے فرقہ وہابیہ کہ اماموں کی تصانیف میں ہزاروں کفریات بھرے ہوئے ہیں ایک چھوٹا رسالہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ کا کوکبۂ شہابیہ دیکھو نمونہ کے واسطے جس میں ستر کفریات ابو الوہابیہ کے مدلل بدلائل قاہرہ و براہینِ باہرہ مسطور ہیں سوائے ان کفریات کے اور صدہا عقائدِ باطلہ اور اعمالِ فاسدہ ان کے ایسے ہیں جن کی وجہ سے ان کے پیچھے مقلدینِ ائمہ اربعہ کی نماز اصلاً نہ ہوگی و لیس ہذا محل اجمالہ و التکملۃ و من شاء فلیطلب من الجوابات المفصلۃ و اللہ سبحانہ و رسولہ اعلم و علمہما اتم و احکم و صلی اللہ عالیٰ علی من ھو الاول و الاخر و الظاہر و الباطن و ھو بکل شئ علیم[1]

و انا العبد الاواہ
محمد سلامت اللہ عفی عنہ
مہر
ابو الذکاء سراج الدین
محمد سلامت اللہ سنہ ۱۲۹۶ھ

[1] عارف باللہ برکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الھند امام المحدثین سیدنا الامام الشیخ المحقق الشاہ عبدالحق المحدث المجدد الدہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ھو الاول والاخر والظاہر والباطن وھو بکل شئ علیم این کلمات اعجاز سمات ہم مشتمل بر حمد و ثنای الٰہی ست تعالیٰ و تقدس کہ در کتاب مجید خطبۂ کبریای خود بدان خوانده وہم متضمن نعت و وصف حضرت رسالت پناہی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وی سبحانہ اورا بدان تسمیۃ و توصیف نموده و چندین اسماء حسنیٰ الٰہی جل شانہ است کہ در وحی متلو وغیر متلو حبیب خود را بدان ناسیده وحلیہ جمال و حلی کمال وی ساختہ اگر چہ وی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتمامۂ اسماء و صفات الٰہی متخلق و متصف ست باوجود آن بہ بعضی از ان بخصوص نامزد و نامور گشتہ است مثل نور حق علیم حکیم مومن مہیمن ولی ھادی رؤف رحیم وجز آن و ایں چہار اسم اول و آخر و ظاہر و باطن نیز از ان قبلیست۔ [مدارج النبوۃ (فارسی) حصہ اول ص: ۲، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور] ....

... (ترجمہ) ھو الاول والاخر والظاہر والباطن وھو بکل شئ علیم یہ کلمات اعجاز اللہ تعالیٰ سبحانہٗ کی حمد وثنا پر بھی مشتمل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مجید میں اپنی کبریائی کا خطبہ ان کلمات میں ارشاد فرمایا اور حضرت رسالت پناہ ﷺ کی نعت اور وصف کا مضمون اس میں شامل ہے کیونکہ اللہ سبحانہ نے اسماء وصفات سے ان کی توصیف فرمائی اور یہ اسماء اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے وحی متلو وغیر متلو میں اپنے حبیب ﷺ کو ان ناموں سے موسوم فرما کر آپ ﷺ کے حلیہ مبارک جمال وحسن اور آپ ﷺ کے کمال وخصائل کو ظاہر فرمایا باوجود اس امر کے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء حسنیٰ سے متخلق اور متصف ہیں ان میں سے بعض تو خصوصیت کے ساتھ نامزد اور مشہور ہو چکے ہیں۔ مثلاً نور، حق، علیم، حکیم، مومن، مہیمن، ولی، ہادی، رؤف، رحیم وغیرہ اور یہ چاروں اسم اول، آخر، ظاہر، باطن بھی اسی قبیل سے ہیں۔

امام قسطلانی مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں:

أما الاول فلأنہ أول الأنبیاء خلقاً۔ کما مر۔ وکما أنہ أول فی البدء فھو أول فی العود، فھو أول من تنشق عنہ الأرض، وأول من یدخل الجنۃ، وھو أول شافع وأول مشفع، کما کان فی أول البدء فی عالم الذر أول مجیب، اذھو أول من قال: بلی، اذأخذ ربہ المیثاق علی الذریۃ الآدمیۃ، فأشھدھم علی أنفسھم: ألست بربکم۔ فھو ﷺ الأول فی ذلک کلہ علی الاطلاق۔ وأما (الآخر) فلأنہ آخر الأنبیاء فی البعث کما فی الحدیث۔ وأما (الظاھر) فلانہ ظھر علی جمیع الظاھرات ظھورہ، وطھر علی الأدیان دینہ، فھو الظاھر فی وجود الظھور کلھا۔ وأما (الباطن) فھو المطلع علی بواطن الأمور بواسطۃ مایوحیہ اللہ تعالیٰ الیہ۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح العلامۃ الزرقانی ج ۴، ص: ۲۵۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)...

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

(والعلیم) اسم فاعل للمبالغۃ الذی لہ کمال العلم وثباتہ، وھما مما سماہ بہ تعالیٰ من أسماءہ۔

(شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب ج ۴ ص ۲۶۱، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)

علامہ ملاعلی قاری مکی شرح شفاء میں فرماتے ہیں:

وقد روی التلمسانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نزل جبریل فسلم علی فقال فی سلامہ السلام علیک یا أول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن فانکرت ذلک علیہ وقلت یا جبریل کیف تکون ھذہ الصفۃ لمخلوق مثلی وانما ھذہ صفۃ الخالق الذی لا تلیق الا بہ فقال یا محمد اعلم أن اللہ أمرنی أن اسلم بھا علیک لأنہ قد فضلک بھذہ الصفۃ وخصک بھا علی جمیع النبیین والمرسلین فشق لک اسماً من اسمہ ووصفاً من وصفہ وسماک بالأول لأنک أول الأنبیاء خلقاً وسماک بالآخر لأنک آخر الأنبیاء فی العصر وخاتم الأنبیاء الی اٰخر الأمم وسماک بالباطن لأنہ تعالی کتب اسمک مع اسمہ بالنور الأحمر فی ساق العرش قبل أن یخلق أباک آدم بألفی عام الی ما لا غایۃ لہ ولا نھایۃ فأمرنی بالصلاۃ علیک فصلیت علیک یا محمد ألف عام بعد ألف عام حتی بعثک اللہ بشیراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً وسماک بالظاہر لأنہ أظھرک فی عصرک ھذا علی الدین کلہ وعرف شرعک وفضلک أھل السموات والأرض فما منھم من أحد الا وقد صلی علیک صلی اللہ علیک فربک محمود وأنت محمد وربک الأول والآخر والظاھر والباطن وأنت الأول والآخر والباطن فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی۔

(شرح الشفاء للعلامۃ الملاعلی القاری ج ۱، ص: ۵۱۵ مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)

www.ziaetaiba.com

تقریظات

و

تصدیقات

علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ

قد صح الجواب و اصاب من اجاب

العبد محمد عبداللہ عفی عنہ

الجواب صواب و المجیب مثاب

محمد ارشد علی سلمہ الولی

مہر ۱۳۱۱ھ

الجوابان صحیحان

مہر

محمد عبدالغفار خان

بلاشک جواب باصواب خود بخود بول رہا ہے

جاء الحق و زہق الباطل

العبد

محمد حسین عفی اللہ عنہ

الجواب صحیح

العبد محمد پردل

مدرس اول

دارالارشاد رام پور

مہر

محمد پردل

الجوابان صحیحان لا ریب فی صحتہما

مہر

محمد معز اللہ خان

ھذا الجواب موافق بالسنۃ و الکتاب

و المجیب مصاب

مہر

العبد ولی النبی

۱۲۸۶ھ

ذلک کذلک

العبد خواجہ احمد عفی عنہ رام

پوری

نعم الجواب و حبذ التحقیق

العبد حامد حسین عفا اللہ عنہ

مہر

مولوی علیم الدین صاحب

شاگرد رشید مصنف

www.ziaetaiba.com

تقریظ وتصدیق

جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول

حضرت علامہ ظہور الحسین فاروقی رامپوری علیہ الرحمۃ

للہ در المجیب المصیب الفاضل الاکمل الجامع للمعقول والمنقول الحاوی للفروع والاصول الموفق فی احقاق الحق بتوفیق من اللہ المولوی الشاہ محمد سلامت اللہ حیث صبّ علیھم سوط الرد والجواب و حقق بالبراھین الشافیۃ والحجج الکافیۃ من النصوص القرانیۃ والاحادیث الصحیحۃ واقوال الائمۃ ان علم ما کان ما یکون بعض من علوم سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰت علی رغم انف الفرقۃ الضالۃ النجدیۃ الزاعمین بالمزخرفات کالشمس فی نصف النھار یرتاح بھا اولوا الالباب ذوالایدی والابصار۔

حررہ

مہر

محمد ظہور الحسین الفاروقی

www.ziaetaiba.com

اشعار رشک لولوء آبدار رتائج افگار گہر بار علامہ زماں فہامہ دوراں فاضل اجل، عالم باعمل، محسودِ اقران و امثال رکن الصلاح والدین جناب مولانا محمد علیم الدین صاحب اسلام آبادی سلمہ ربہ الہادی

خدا کی حمد ہے الحمد کافی ونعت احمدی احمد سے وافی درودان پر بقدرِ حسن واخلاق

اور آل واصحاب پر قدر مکانی علوم غیب فخر انبیا کو ازل سے تا ابد سب کا ہے وافی

ہے علم غیب بلکہ اولیا کو تمامی لوح محفوظ اے مصافی مگر ذاتی نہیں یہ علم انکا

عطیہ سے خدا کے ہے اضافی حقیقی ہے قدیمی علم ان پر شریک اس میں نہیں ممکن موافی

خدا جب خود علوم غیب بخشے تو پھر کیوں ہو شریعت کی منافی حدیث وآیت واجماع امت

دلیل اس کی ہے واضح بے خلافی جو ہے شانِ رسالت کا محقر یہاں ہے نہ وہاں اس کی معافی

یہ ہے تحریر محض حق کی مثبت جو باطل اس کی مبطل اور زمانی عدو کے واسطے زہر آب قاتل

محبوں کیلئے خوش آب صافی ہوئی تفصیل گو اجمال میں درج ولے تحقیق مطلب کو ہے کافی

رسالہ میں جو ہیں فوج دلائل ہیں کافی اور وافی اور شافی مؤلف کو جزائے خیر دے حق

www.ziaetaiba.com

تقریظ وتصدیق

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہلسنّت

امام احمد رضا خان محقق بریلوی علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد عدد ما تعلم صل علی من علمته ما کان و ما یکون وما لم یعلم وکان فضلک علیه عظیما و علی اله وصحبه وسلم تسلیما۔

فی الواقع زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے حضرت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ﴿مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾[1] کا شاہد بنایا روزِ اول سے قیامت تک کا سب ما کان و ما یکون انہیں بتایا جس کے دلائل کافی بتفصیل بقدر حاجت مولانا الفاضل الکامل المجیب سلمه المولی القریب المجیب نے بیان فرمائے اور اگر کچھ نہ ہو تو قرآنِ عظیم شاہد عدل وحکم فصل ہے۔

قال تعالیٰ:

---

[1] سورۃ الانعام، الآیۃ ۷۵
(ترجمہ کنز الایمان) ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی

www.ziaetaiba.com

﴿ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ﴾ [1]

وقال تعالیٰ:

﴿ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ ﴾ [2]

وقال تعالیٰ:

﴿ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ﴾ [3]

اقول جب قرآن مجید ہر شے کا بیان ہے اور اہلسنت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو فرش عرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتاب لوح محفوظ بھی ہے تو بالضرورۃ یہ بیانات محیط اسکے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھئے کہ لوحِ محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے

www.ziaetaiba.com

قال تعالیٰ:

---

[1] سورۃ النحل، الآیۃ ۸۹
(ترجمہ کنزالایمان) اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

[2] سورۃ الیوسف، الآیۃ ۱۱۱
(ترجمہ کنزالایمان) یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں لیکن اپنے سے اگلے کاموں کی تصدیق ہے اور ہر چیز کا مفصّل بیان۔

[3] سورۃ الانعام، الآیۃ ۳۸
(ترجمہ کنزالایمان) ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا

﴿ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ ﴾ [1]

وقال تعالیٰ:

﴿ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ ﴾ [2]

وقال تعالیٰ:

﴿ وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾ ﴾ [3]

اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفیدِ عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کہیں خاص ہو کر مستعمل نہیں ہوتا اور عام افادۂ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی بے دلیل شرعی تخصیص و تاویل کی اجازت نہیں نہ حدیث احاد اگرچہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کر سکے بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اسکے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے تو بحمد اللہ تعالی نہ فقط نصِ صریح بلکہ آیات محکمہ سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ عزوجل نے تمام موجودات و جملہ ماکان و مایکون الی یوم القیامۃ مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور کوئی ذرہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

---

[1] سورۃ القمر الآیۃ ۵۳
(ترجمہ کنز الایمان) اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔

[2] سورۃ یٰس، الآیۃ: ۱۲
(ترجمہ کنز الایمان) اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں

[3] سورۃ الانعام، الآیۃ ۵۹
(ترجمہ کنز الایمان) اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔

www.ziaetaiba.com

علم سے باہر نہ رہا اور یہ علم قرآنِ عظیم کی ﴿ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ﴾ ہونے نے دیا اور پھر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے نہ ہر آیت سورت کا تو نزول جمیع قرآن سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہو۔ ﴿ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ﴾ یا منافقینکے باب میں فرمایا جائے ﴿ لَا تَعْلَمُهُمْ ﴾ ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطہ علم مصطفوی کا نافی نہیں آخر نہ دیکھا کہ خود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فتجلی لی کل شئ و عرفت

ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

اور امام ترمذی اور بخاری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے معاذاللہ شرک کہنا قرآنِ عظیم پر حرف رکھنا ہے۔ بصیرت کے اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی وہ واجب یہ ممکن وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقاء یہ جائز الفناء وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل ان عظیم فرقوں کے بعد احتمالِ شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنون کو۔

بالجملہ بکر پُرمکر کے گمراہ بددین ہونے میں اصلاً شبہ نہیں، رہا وہ ذریت شیطان کہ اپنے اس بزرگ لعین کے علم ملعون کو علم اقدس حضور عالم ماکان و ما یکون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زائد کہے اس کا جواب اس کفرِستان ہند میں کیا ہوسکتا ہے۔ ان شاءاللہ القہار روزِ جزا وہ ناپاک اپنے کیفرِ کفر گفتار کو پہنچے گا یہاں اسی قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیب لگانا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیب لگانا کلمہ

کفر نہ ہوتو اور کیا کلمہ کفر ہوگا۔

نسال اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاخرۃ ونعوذبہ من الفور بعد الکور ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد والہ وصحبہ اجمعین والحمدللہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہٗ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی
الامی ﷺ

مہر

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان
محمدی سنی حنفی قادری
۱۳۰۱ھ

مہر

محمد عبدالرحمن عرف
محمد رضا خان قادری

مہر

محمد حامد رضا خان
ولد مولوی محمد احمد رضا خان
محمدی سنی حنفی قادری

www.ziaetaiba.com

مہر

محمد سلطان احمد خان قادری
۱۳۰۹ھ

مہر

نصیر الدین حسن خان

تقریظ وتصدیق

استاذ العلماء، سند الفضلاء

حضرت علامہ مولانا محمد عنایت اللہ خان رامپوری علیہ الرحمۃ

نعم الجواب و حبذا التحقیق بے شبہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو خلیفہ علی الاطلاق سارے عالم پر ہیں ان کو وہ علوم جو مختص ہیں حق تعالیٰ کے ساتھ حق تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں اور اسی پر اتفاق ہے تمام محققین اہلِ سنت و جماعت کا اور اس کا خلاف باطل ہے کما حققہ المجیب المصیب جزاہ اللہ خیر الجزاء

العبد

مہر

محمد عنایت اللہ خان ولد حبیب اللہ خان

www.ziaetaiba.com

تقریظ وتصدیق

عمدۃ المحققین، سند الفضلاء، استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا عماد الدین سنبھلی علیہ الرحمۃ

الحمد للہ و الصلوٰۃ علی رسول اللہ و علی الہ و اصحابہ اجمعین

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب اضافی یعنی بواسطہ تعلیم الٰہی تھا کما حررہ المجیب المعظم المکرم المصیب اور یہ شبہ کہ آپ کو افکِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علم قبل وحی متلو کے نہ تھا بالکل غلط ہے کیونکہ آپ نے قسم کھا کر فرما دیا تھا کہ مجھ کو اپنے اہل کی خیریت کا یقین ہے کما فی قصۃ الافک

www.ziaetaiba.com

بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۹۵

فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی یومہ فاستعذر من عبداللہ بن ابی ابن سلول قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو علی المنبر فقال یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قدبلغ اذاہ فی اھلی فواللہ ما علمت علی اھلی الا خیراً ولقد ذکروا رجلا ما

علمت علیہ الا خیراً۔ [1]

پس کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اسی دن تو عذر بیان فرمایا عبداللہ بن ابی منافق کی طرف سے اس حال میں آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف رکھتے

---

[1] مسند اسحاق بن راہویہ رقم الحدیث:۸۱۸_۹۴۲_ ۱۵۱۶_۱۶۹۷_۱۵۱۸_۱۶۹۹ _۱۰۴۱_۱۱۷۷_۱۱_ ۶۲۹_ ۷۲۹_ ۶۳۰_ ۷۳۰_ ۷۹۱_ ۱۱۰۴_ ۹۹۶_ ۱۱۳۱_ ۹۹۸_ ۱۱۳۳_ ... تاریخ ابن ابی خیثمۃرقم الحدیث: ۳۴۴_۱۵۰۴ ... جزء القاسم بن موسیٰ الاشیب رقم الحدیث: ۹۲ ... اجزاء ابی علی بن شاذان رقم الحدیث: ۱۰۳_ ... فوائد ابی الحسین بن المظفر رقم الحدیث:۸۴ ...مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث:۲۴۲۷۳_ ۲۴۳۱۲_۲۳۴۶۵_۲۳۴۹۲_۲۵۶۸۸_۲۵۷۴۶_۲۳۵۱۶_۲۳۵۴۵_۲۳۷۶۱_۲۳۷۹۵_۲۳۷۶۵_۲۳۷۹۹_ ۲۵۷۲۱_ ۲۵۷۸۱ ... صفوۃ التصوف رقم الحدیث:۴۴۰_۲۷۱ ... الرابع من امالی ابی عبداللہ المحاملی رقم الحدیث:۶ ... جزء من حدیث ابی بکر النجاد رقم الحدیث:۴۳ ... جزء فیہ من حدیث ابی عمر العطاردی وغیرہ رقم الحدیث:۱ ... الثانی من امالی ابن سماک رقم الحدیث:۶۷ ... الفوائد المنتقاۃ عن الشیوخ الثقات رقم الحدیث ۷۹ ... مسند عبد بن حمید رقم الحدیث ۱۵۲۹_۱۵۲۰ ... کتاب اللطائف من علوم المعارف رقم الحدیث: ۱۳۳_ ۲۶ ...صحیح البخاری رقم الحدیث: ۲۶۸۰_ ۲۸۷۹_ ۴۳۴۹_ ۴۶۹۰_ ۲۴۵۷_ ۲۶۳۷_ ۲۴۸۱_ ۲۶۶۱_۴۸۳۸_ ۵۲۱۱_ ۳۸۵۳_ ۴۱۴۱_۲۴۱۷_۲۵۹۴_۲۵۰۵_۲۶۸۸_۶۱۹۹_۶۶۶۲_۴۴۰۸_ ۴۷۵۰_۳۷۴۸_۴۰۲۵_۶۲۱۵_۶۶۷۹_۷۹۷۲_۷۵۰۰_۶۸۴۸_۷۳۶۹_۶۸۴۹_۷۳۷۰ ... صحیح مسلم رقم الحدیث: ۴۹۸۰_ ۲۷۷۳_ ۴۴۸۴_ ۲۴۴۷ ... الخامس من علل الدارقطنی رقم الحدیث: ۵۶۰_ ۶۲۵_ ۶۶۴ ... تاریخ المدینۃ لابن شبۃ رقم الحدیث: ۶۲۵_ ۶۷۸_ ۶۲۷_ ۶۸۴_ ۶۲۸_ ۶۸۵_ ۶۲۹_ ۶۳۴ ... الطیوریات لابی الحسن الطیوری رقم الحدیث: ۳۳۸ ... بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث رقم الحدیث ۹۹۹_ ۱۰۰۲ ... اثارۃ الفوائد لابن عبدالبر رقم الحدیث:۳۷ ... مسند الامام الشافعی رقم الحدیث ۲۰۷_ سیر اعلام النبلاء رقم الحدیث: ۲۰ ... سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۹۶۰_۱۹۷۰_۲۵۵۹_۲۵۶۷_ ۲۳۴۰_ ... فوائد ابن اخی میمی الدقاق لابی الحسین البغدادی رقم الحدیث: ۲۳۱_ ۲۳۲_ ۴۷۱_ ۴۸۰ ... الانوار فی شمائل النبی المختار ﷺ رقم الحدیث: ۱۰۶۶_ ۳۰۲ ... سنن ابی داؤد رقم الحدیث: ۱۸۳۰_ ۲۱۳۸_ ۴۵۴۵_ ۵۲۱۹_ ۳۸۸۳_ ۴۴۷۴_ ۶۶۲_ ۷۸۵_ ۱۱۶۹ ... معجم شیوخ الابرقوہی رقم الحدیث:۳۵۶_ ۴۴۵ ... الوسیط فی تفسیر القرآن المجید للواحدی رقم الحدیث: ۶۵۵ ... جامع الترمذی رقم الحدیث: ۳۱۲۴_۳۱۸۰_۳۱۲۵_ ۳۱۸۱ ... الجامع المسند (فضائل القرآن) للبجیری رقم الحدیث: ۹۰ ... تہذیب الکمال للمزی ۱۰/۴۲۱ رقم الحدیث: ۶۷۳ ... انساب الاشراف للبلاذری ۲/۴۸ رقم الحدیث: ۳۵۲_ ... دیث السراج بر اویت الشحامی رقم الحدیث: ۶۴_ ۱۱۷۸_ ۵۵ ... غریب الحدیث للحربی ۱/۳۱۹ رقم الحدیث: ۶۵۲ ... السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث : ۱۰۸۵۷_ ۱۱۱۸۷_ ۱۰۸۵۷_ ۱۱۲۹۶_ ۸۶۱۱_ ۸۸۷۴ ... الدلائل فی غریب الحدیث رقم الحدیث: ۵۵۷_ ۵۶۱_ ۶۱۶_

تھے تو فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت! کونمعذ ور رکھے مجھ کو اس خبیث مرد سے جس سے مجھ کو ایذا پہنچی ہے، میرے اہل میں خدا کی قسم میرے اہل پر سوائے خیر کے غیر نہیں جانتا ہوں اور جس مرد کا ذکر کیا انہوں نے اس پر بھی سوائے خیر کے غیر نہیں جانتا۔

اور یہ شبہ کہ جو باعلام الٰہی ہو وہ علم غیب نہیں سراسر باطل ہے کیونکہ خدائے عز اسمہ اس کو خود غیب فرماتا ہے:

﴿ ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ ؕ ﴾ [1] الایۃ

دوسری جگہ:

﴿ تِلۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهَاۤ اِلَيۡكَ ۚ ﴾ [2] الایۃ

کیا منکرین بے خبر ہیں اس بات سے کہ غیب اس کو کہتے ہیں جو حواس ظاہرہ و باطنہ سے خارج ہو کما فی التفسیر الکبیر والثانی وھو قول جمھور المفسرین ان الغیب ھو الذی یکون غائبا عن الحاسۃ [3]

دوم اور وہ جمہور مفسرین کا قول ہے یہ کہ غیب اس کو کہا کرتے ہیں کہ حواس سے غائب ہو۔

و فی مجمع البحار الغیب کل ما غاب عن العیون و سواء کان

---

[1] سورۃ آل عمران، الآیۃ ۴۴
(ترجمہ کنز الایمان) یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔

[2] سورۃ الھود، الآیۃ ۴۹
(ترجمہ کنز الایمان) یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

[3] التفسیر الکبیر للامام الرازی ج ۱ ص ۲۷۳، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور

محصلا فی القلوب اولا [۱]

غیب وہ ہے جو آنکھوں سے غائب ہو

(قد تمت ترجمة العبارات العربية المنقولة فی الکتاب علی حاشية بفضل اللہ الوہاب وحررھا العبد المسکین الراجی رحمة ربه المعین محمد علیم الدین الاسلام ابادی عفا عنه الھادی فی الرام فور حفظه اللہ المغفور عن الفتن والشرور الی یوم النشور (امین) [۲]

وفی التفسیر العزیزی غیب نام آن چیز یست کہ از ادراک حواس ظاھرہ وباطنہ خارج باشد مثل ذات وصفات پروردگار و فرشتگان وروز آخرت وانچہ دران روز موعود ست۔ [۳]

اسی تفسیر میں ہے:

غیب نام آن چیز یست کہ از ادراک حواس ظاھرہ وباطنہ غائب باشد نہ حاضر تا بمشاھدہ ووجدان دریافت شود واسباب وعلامات آن نیز در عقل وفکر درنیاید وببداھت واستدلال دریافت شود وایں غیب مختلف باشد پیش کور ما در زاد عالم الوان غیب ست وعالم اصوات ونغمات والحان شھادت و

[۱] مجمع بحار الانوار للعلامة محمد طاہر الفتنی، ج ۳ ص ۴۷، مطبوعہ مطبع العالی لمنشی نول کشور ۱۲۸۳ھ

[۲] (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کتاب میں منقول عربی عبارات کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے جو حاشیہ پر موجود ہے جسے اپنے رب مددگار سے رحمت کے امیدوار محمد علیم الدین اسلام آبادی (اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں معاف فرمائے) نے رامپور میں تحریر کیا۔

[۳] غیب اس چیز کا نام ہے جو حواس ظاہرہ اور باطنہ کے ادراک سے خارج ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور قیامت آنے کا وقت اور فرشتوں سے متعلق علم ہے۔ [تفسیر عزیزی (اردو) جلد ۳ ص ۳۱۶، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔]

پیش عنین لذت جماع غیب ست و پیش فرشتہا الم گرسنگی و تشنگی غیب ست و دوزخ و بہشت شہادت لہٰذا این قسم را غیب اضافی گویند الخ۔ [۱]

شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ترجمہ مشکوۃ میں تحت حدیث خمس لا یعلمھن الا اللہ **کے ارقام فرماتے ہیں:**

مراد آنست کہ بے تعلیم الٰہی بحساب عقل ہیچ کس اینہا را ندا ند آنہا از امور غیب اند کہ جز خدا کسے آنرا نداند مگر آنکہ وے تعالیٰ از نزد خود کسے را بدانا ند بوحی و الہام انتہی۔ [۲]

اور یہ شبہ کہ خالق اور مخلوق کا علم برابر ہے بھی باطل کیونکہ خالق کا علم بالذات اور مخلوق کا بالعطا خالق کا قدیم مخلوق کا حادث ان دونوں میں کس قدر بون بعید ہے۔

الراقم المفتقر الیٰ فضل اللہ المبین

ابو المکارم ... و خادم الشرع المتین

محمد عماد الدین عفا عنہ

www.ziaetaiba.com

خلف جناب پیشواء رہروانِ طریقت ......کاشف استارِ حقیقت ......قدوۃ

---

[۱] غیب اس چیز کا نام ہے جو حواس ظاہرہ اور باطنہ کے ادراک سے غائب ہو نہ کہ حاضر، تا کہ مشاہدہ اور وجدان سے دریافت ہو اور اس کے اسباب اور علامات بھی ان کی عقل و فکر کی نظر میں نہیں آتے تا کہ سوچ اور استدلال کے ساتھ دریافت ہوں اور یہ غیب مختلف ہوتا ہے مادرزاد اندھے کے نزدیک عالم رنگ و بو غیب ہے اور آوازوں، نغموں، خوش الحانی کا عالم شہادت ہے اور نامرد کے لیے لذت جماع غیب ہے اور فرشتوں کے نزدیک بھوک اور پیاس کی تکلیف غیب ہے اور جنت اور دوزخ شہادت ہے لہٰذا اس قسم کو غیب اضافی کہتے ہیں۔ [تفسیر عزیزی (اردو) جلد ۳ ص: ۳۱۶، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، لاہور۔]

[۲] اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۴۴ فارسی ۔۔۔۔ ج ۱، ص: ۲۱۰ اردو، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور۔
(ترجمہ) نفی علم سے مراد یہ ہے کہ بے تعلیم الٰہی محض عقل کے ذریعے ان مذکورہ چیزوں کو کوئی نہیں جان سکتا اور یہ ان امور غیبیہ میں سے ہیں جن کا صرف خدا تعالیٰ کو ہی علم ہے ہاں اگر اللہ تعالیٰ وحی و الہام کے ذریعے بتا دے تو یہ امر دیگر ہے۔

السالکین ......زبدۃ العارفین ......مخزنِ برکات ......جامع الحسنات ......مرہم قلبی ......
حقیقت آگاہ ......محمد افضل شاہ صاحب حنفی قادری مدظلہ العالی تلمیذ جناب کمالات
مآب ......فضیلت اکتساب ......طریقت انتساب ......حضرت مولانا و اولانا وہادینا
واستاذنا مخدوم الانام ......مرشدِ خاص و عام ......مظہر فیضِ الٰہی ......مصدرِ فضائل
نامتناہی ......سایۂ افضال پر کمال ایزدی ......ظل تفضلات پیغاماتِ سرمدی......محققِ
حقائقِ دینِ محمدی ......مدقق دقائق شرعِ متین احمدی ......کاشف دقائق معقول و
منقول......واقفِ حقائق فروع واصول ......محرر تفسیر کلام ربانی......رہنمائے علوم فقہ و
معانی......فیض بخشائے علم وحکمت ولغت......ہدایت فرمائے فنون حنفی مذہب وادب
......مجمعِ علم وعمل ......مرکزِ ارباب ملل ونحل ......منبع کمالات بے پایاں ......معدن
فتوحات فراوان ......مقبولِ بارگاہِ رب المشرقین والمغربین ......قبلۂ کونین و کعبۂ
دارین ......معارف آگاہ قدوۂ دستگاہ جناب مولانا مولوی ابوالذکاء سراج الدین محمد
سلامت اللہ شاہ صاحب رامپوری ادام اللہ فیضانہم و عم نوالہم و و
افضالہم وشموس اجلالہم واقبالہم

www.ziaetaiba.com

تقریظ و تقریر دلپذیر مخدوم و مکرم معظم و مفخم

ذو المجد و الخلق الکریم

جناب سید مولانا مولوی عبد الحکیم صاحب قائم گنجوی

دام مجدہ العلی بر حمۃ ربہ القوی

الحق یعلو و لا یعلی

رسالہ فتوی علم بالغیب کو بامعان نظر میں نے بالاستیعاب دیکھا واقعی یہ فتویٰ سلسلہ بندانِ عقائد و اخلاص دین متین کے واسطے ایک روشن آفتاب ہے جس کے نور بخش بصارت روشنی میں بیشتر گم گشتگان بوادی ظلمات وضلالت نشانِ شاہرِ اہ ہدایت پا کر بعون عنایاتِ ایزدی فائز المرام ہونگی ۔ یہ فتویٰ جو بصورت کتاب طبع ہوا اور جامع کمالات صوری و معنوی عالم بے عدیل فاضل بے مثیل عارفِ احد شیدائے احمد جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول عالی پائے گاہ خدا آگاہ اعنی استاذی ابوالذکاء سراج الدین جناب مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب دام فیوضہم کی تالیف تازہ ہے جو بجواب سوال لکھی گئی ہے مفقودی علوم دینیہ نے امت مِرحومہ کے بعض افراد کو بفحوائے و علی ابصارہم غشاوہ۔ فخر بنی جان و انسان حبیبِ خدا محبوبِ کبریا صاحبِ مقام دنی فتدلی کے مدارج ظاہری و باطنی کو سمجھنے میں مذبذب

کر کے ﴿ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴾[1] کا مصداق بنایا العیاذ باللہ۔

مخصوص علم بالغیب جناب رسالت مآب ﷺ سے ایک گروہ منکر ہو کر مستحق وعید من آذانی ہوا مفتی محتشم نے علم الغیب جناب ختمی رسالت مآب ﷺ کو آیات و احادیث سے اس خوش اسلوبی کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ باید و شاید، جو حجاب کہ علم بالغیب میں بخیال بالذات موجب تذبذب و گمراہی تھا اس کو بہ تفصیل و تصریح بالعطاء بالکل اٹھا دیا۔

میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ فرقہ منکرین لفظ بالعطاء کو علم غیب کے ساتھ ملا کر دیکھنے کے بعد ضرور از کردہ خود پشیمان ہونگے کیونکہ عطیہ خداوندی کے انکار سے صریح تکذیب کلام الٰہی ہوتی ہے معاذ اللہ منہا۔

میں کہتا ہوں کہ گروہِ منکرین علاوہ نکات و رموز و بطونِ آیاتِ فرقانی کے غالباً آیۃ الکرسی سے بھی ناواقف محض ہیں کیونکہ ﴿ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ ﴾[2] میں لفظ بِمَا شَآءَ مثبت علم بالعطاء ہے اور یہی مذہب اہلِ تحقیق ہے کیونکہ کوئی سفیہ ولا یعقل بھی علم بالذات کو جو خصوصیاتِ ذاتِ صمدیت سے ہے حضرت کی طرف منسوب نہیں کرتا اسی فتویٰ کے آخری حصہ میں سوال تقابلِ علم نبی علیہ السلام و شیطان علیہ اللعن دیکھ کر کمال حیرت و استعجاب ہوا اور دل سے بے ساختہ یہ

---

[1] سورۃ الحج، الآیۃ ۱۳
(ترجمہ کنز الایمان) دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا یہی ہے صریح نقصان۔

[2] سورۃ البقرۃ، الآیۃ ۲۵۵
(ترجمہ کنز الایمان) اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے

کلمات نکلے کہ اے قادر قیوم ایسے بھی تیرے بندے ہیں جو تیرے حبیب پاک ﷺ اور ابلیس سراپا تلبیس کے علم کا تقابل ہی نہیں کرتے بلکہ باغوا اسی لئیم کے توبہ توبہ عقیدہ اعلمیت سے بھی رکھتے ہیں سبحانک ہذا بہتان عظیم۔

مولانائے محتشم دام برکاتہم نے اس سوال کا جواب بھی نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے اوراس امرکو آیات واحادیث سے بدلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ ثابت کر دکھایا ہے کہ جو شخص شیطان رجیم کو عالم ما کان و مایکون سے اعلم سمجھے وہ کافر بد دین ہے اور واقعی ہے بھی یوں ہی اس لئے کہ ماوراء دیگر آیاتِ قرآنی کے جو مظہر شان عظمت وجلال حضرت ہیں ﴿ فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوۡحٰی ﴿۱۰﴾ ﴾[1] ثبوتِ اعلمیت وافضلیت ماسوا اللہ کے واسطے کیا کم ہے الا چشم حق بین ہونا چاہے جو گروہ یہ عقیدہ فاسدہ رکھتا ہے اور خدا کرے کہ کوئی کلمہ گو نہ ہو وہ ضرور وساوسِ ابلیس میں پھنسا ہوا ہے جس کی پوری پوری کیفیت معائنہ فتویٰ سے ظاہر ہوتی ہے۔

اللھم اہدنا الصراط المستقیم

حررہ

بندہ عبدالحکیم حکیم نقوی قائم گنجوی

معتقدین اعلمیت جناب رسالت مآب ﷺ کے واسطے اس فتوی کا نام تاریخی [**صفات رسالت پناہ ۱۳۲۰ھ**] اور [**دور نشاط گلشن فردوس ۱۳۲۰ھ**] ہے اور منکرین کے واسطے [**تکذیب افعال بد ۱۳۲۰ھ**] ہے اسمائے تاریخی سے جو کچھ ثمرہ پیدا ہوتا ہے ہر فریق اس کا مستحق ہے اللھم اھد۔

---

[1] سورۃ النجم، الآیۃ: ۱۰

(ترجمہ کنز الایمان) اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

www.ziaetaiba.com

تقریظ وتصدیق

حضرت علامہ مولانا محمد نسیم چاٹگامی علیہ الرحمۃ

جواب صحیح وصواب ہے، حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ الغفور کو خالق صبور نے علم غیوب اضافی ما کان و ما یکون الی یوم القیمۃ عطا فرمایا ہے کما ہو مصرح فی الجواب المرقوم اور یہ کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ امور کا علم عطا نہ ہوا بالکل بے جا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کو باعلام الٰہی ان پانچوں کا علم نہ ہوتا تو اپنی موت اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موت کی خبر، مرض الموت میں سردارِ دو عالم ﷺ کیونکر دیتے،

جیسا کہ حدیث صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۶۳۸ اس پر شاہد وعادل ہے:

www.ziaetaiba.com

عن عائشة قالت دعا النبی ﷺ فاطمة ابنته فی شکواه الذی قبض فیه فسارها بشیء فبکت ثم دعا ها فسارها فضحکت قالت سارنی النبی ﷺ فاخبرنی انه یقبض فی وجعه الذی توفی فیه فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اهل بیته اتبعه

فضحکت۔ [1]

---

[1] (ترجمہ) ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یاد فرمایا اور ان کو سرگوشی میں کوئی بات ارشاد فرمائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں آپ ﷺ نے پھر سرگوشی میں کوئی بات ارشاد فرمائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلی بار سرگوشی میں اپنی وفات کی خبر دی تو میں روئی اور دوسری بار سرگوشی میں یہ خبر دی کہ آپ ﷺ کے اہل میں سے سب سے پہلے آپ کے ساتھ میں ملاقات کروں گی، تو میں ہنسی۔

مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: ۳۳۳۱۱_۳۷۰۰۲_۳۵۳۰۰_۳۶۹۹۱_۳۱۵۹۳_۳۲۸۰۹ ... مسند اسحاق راھویہ رقم الحدیث: ۱۸۸۷_۲۱۰۳ ... الجامع فی العلل و معرفۃ الرجال للامام احمد بن حنبل رقم الحدیث: ۳۱۰_۲۷۳۶ ... تاریخ ابن ابی خیثمۃ رقم الحدیث: ۳۹۷_۱۶۱۰ ... الاوائل لابی عروبہ الحرانی رقم الحدیث: ۴۴_۷۱ ... اجزاء ابی علی بن شاذان رقم الحدیث: ۱۴۱۔ فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل رقم الحدیث: ۱۱۶۰_۱۳۲۲ ... مسند الامام احمد بن حنبل رقم الحدیث: ۲۵۴۵۰_۲۵۵۰۰_۲۳۹۲۴_۲۳۹۶۱_۲۵۸۲۱_۲۵۸۷۴_۲۵۸۲۷_۲۵۸۸۰ ... صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۳۷۸_۳۶۲۶_۳۴۶۲_۳۷۱۶_۴۱۰۷_۴۴۳۴_۵۸۴۱_۶۲۸۵ ... الخامس من مشیخۃ ابن حیویہ رقم الحدیث: ۱۷ ... الخامس من علل الدارقطنی رقم الحدیث: ۷۲۰_۷۲۲ ... صحیح مسلم رقم الحدیث: ۴۴۹۳_۴۴۹۴_۲۴۵۱_۲۴۵۲ ... اسد الغابۃ رقم الحدیث: ۲۳۳۲_۷/۲۲۴ ... سنن ابن ماجۃ رقم الحدیث: ۱۶۱۰_۱۶۲۱ ... جامع الترمذی رقم الحدیث: ۳۸۵۸_۳۸۹۳_۳۸۳۷_۳۸۷۲_۳۸۳۸_۳۸۷۳ ... الاوائل لابن ابی عاصم رقم الحدیث: ۱۴۹_۱۵۲_۷۴_۷۵_۷۶_۷۷ ... الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم رقم الحدیث: ۲۶۳۹_۲۹۴۲_۲۶۴۰_۲۹۴۳_۲۶۴۱_۲۹۴۴ ... السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۸۰۵۵_۸۳۰۸_۸۰۵۶_۸۳۰۹_۸۹۰۵_۹۱۹۲_۸۹۰۶_۹۱۹۳_۸۲۰۴_۸۴۵۹_۸۲۰۵_۸۴۶۰ ... مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث: ۶۷۱۳_۶۷۵۵_۶۸۴۰_۶۸۸۶ ... الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رقم الحدیث: ۱۸۴_۱۸۵_۱۷۸_۱۷۹_۱۹۱ ... شرح السنۃ للبغوی رقم الحدیث: ۳۸۶۸_۳۹۵۹ ... مشکل الآثار للطحاوی رقم الحدیث ۱۲۹_۱۴۶ ... صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۱۱۰_۶۹۵۲_۷۱۱۱_۶۹۵۳_۷۱۱۲_۶۹۵۴ ... الشریعۃ للاجری رقم الحدیث: ۱۶۰۱_۱۵۹۹ ... المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث: ۴۲۲۱_۴۰۸۹ ... المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث: ۱۸۵۰۴_۱۸۵۰۷_۱۸۵۰۸_۱۸۵۱۱_۱۸۵۱۲_۱۰۳۱_۱۰۳۴_۱۰۳۳_۱۰۳۷_۱۰۳۸_۱۰۳۹ ... مسانید فراس المکتب روایۃ ابی نعیم ۱/۲۱ رقم الحدیث: ۲۹ ... الرخصۃ فی تقبیل الید رقم الحدیث: ۲۶۔ فضائل سیدۃ النساء بعد مریم فاطمۃ لابن شاہین رقم الحدیث: ۳_۴_۵_۶_۷_۸_۹ ... شرح مذاہب اہل السنۃ لابن شاہین رقم الحدیث: ۱۸۱_۱۸۲ ... المستدرک علی الصحیحین ۴/۲۷۳ رقم الحدیث: ۴۷۹۸ ... حلیۃ الاولیاء لابی نعیم رقم الحدیث: ۱۴۷۸_۱۴۷۹ ... فضائل الخلفاء الراشدین لابی نعیم رقم الحدیث: ۱۳۶_۱۳۷ ... دلائل النبوۃ للبیہقی ج۷ ص: ۱۶۴_۱۶۷ رقم الحدیث: ۳۰۹۵_۳۰۹۸ ... الاول من فوائد الحنائی رقم الحدیث: ۲۲ ... تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۳۳ ص ۲۶۹ رقم الحدیث: ۱۳۴۸۹_ج ۷۰ ص ۱۱۲_۱۱۳ رقم الحدیث: ۲۶۵۳۹_۲۶۵۴۰ ... الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۳۷۳ رقم الحدیث: ۲۰۷۵_۲۰۷۷ ... تاریخ الاسلام للذہبی ۱/۳۸۳ ... المعجم المختص بالمحدثین للذہبی ۱/۱۹۔

www.ziaetaiba.com

یہاں پر تو وحی متلو کا ذکر بھی نہیں ہاں غیر متلو سے بھی خالی نہیں۔

لقولہ تعالی:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾[1] الایۃ

واللہ اعلم بالصواب

مہر

محمد نسیم عفی عنہ

چاٹگامی

www.ziaetaiba.com

[1] سورۃ النجم، الایۃ: ۳

(ترجمہ کنز الایمان) تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

Principles of Faith
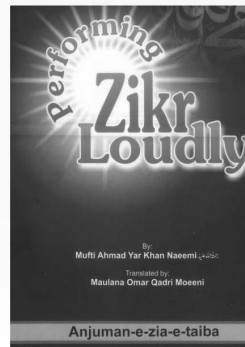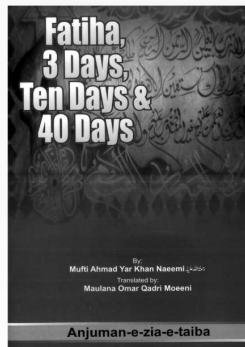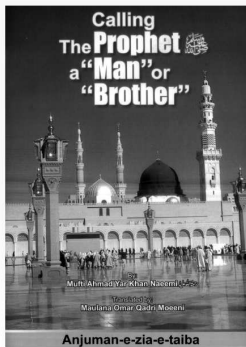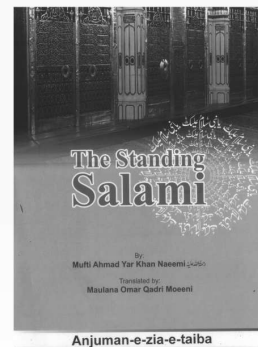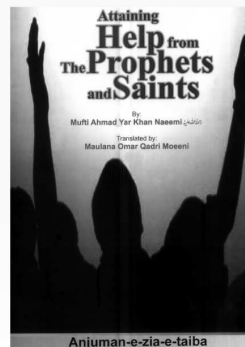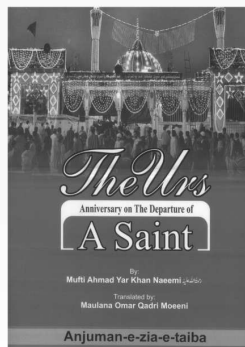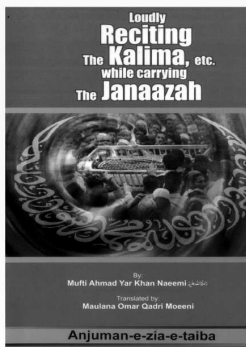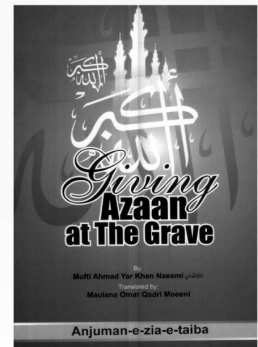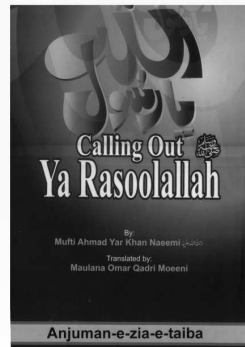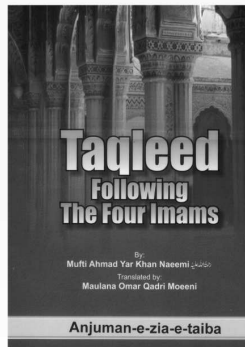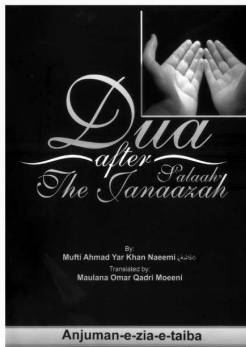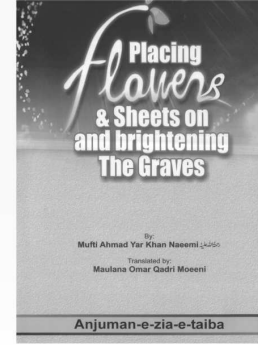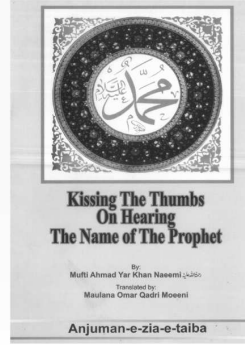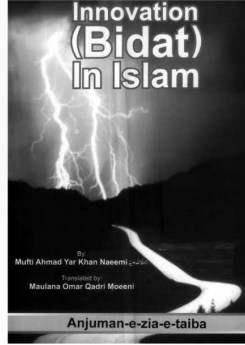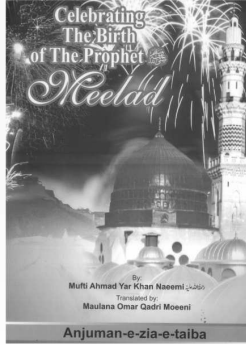
Published & Produced by:

Anjuman Zia-e-Taiba

انجمن ضیاء طیبہ کی چند مطبوعات